کی عمر تک تمام تجرید میں بزرگوں کی خدمت میں پھرا کیا۔ اور بہت کاملوں کی
خدمت بابرکت میں استفادہ کیا۔ چنانچہ بعد شفقت کی حضرت قبلہ عالم
خواجہ سلیمان چشتی تونسوی قدس اللہ سرہ کے۔ مکان شریف پر [illegible]
میں غوث صمدانی ظل رحمت یزدانی حضرت امام ربانی سید سلیم شاہ صاحب
نقشبندی المجددی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں پہونچا۔ اور بارہ
چودہ برس تک خاک بوسی آستان فیض ترجمان رہا۔ حضرت کی جناب سے
اجازت نامہ عنایت ہوا۔ اور طالبان خدا کی ہدایت واسطے ارشاد فرمایا
بائیس برس کی عمر میں کہ خدا اسکی اور لدھیانہ رہنا اختیار کیا۔ صدہا
طالبان خدا کا مجمع ہوا۔ ہدایت کا رستہ جاری کیا باوجود ناقابلیت کی
اس وقت تک کہ سنہ ۱۲۹۵ ہجری ہے میں بائیس برس کا عرصہ ہوا کہ لدھیانہ میں
اسی ذوق و شوق میں طالبان خدا کے ساتھ بسر کرتا ہوں اور دعا مانگتا
ہوں کہ خدا تعالے میرا اور میرے متعلقوں اور دوستوں کا خاتمہ بخیر
کرے اور اعلی درجہ کو پہونچا دے اور صالحوں کے ساتھ ہمارے اور
حشر کرے اور بخشے اور گناہ معاف کرے مگر میں نہایت افسوس سے
یہ بات کہتا ہوں کہ لوگوں کے طبایع میں نہایت اختلاف پایا اور جیسا سوچا
اور چاہا تھا ظہور میں نہ آیا بعضے لوگ داخل طریقہ ہوئے صرف اس نیت سے
کہ ہم کو پیر نے بہشت میں پکڑ لیا۔ ہمارا پیر شفاعت کروائیگا اور انجام بخیر ہو جاویگا
بعضوں کی یہ نیت کہ دنیا میں اسی رستگاری مال و دولت میں ترقی ہوگی روزگار
لگ جاویگا خوش رہینگے اچھی اوقات گذارینگے کئی بیماری میں
لڑکے کو تعویذ لینا و پینگے مصیبت کے وقت ہماری فریاد رسی کرینگے

بعضونکو جو تہوڑا بہت شوق ہوا تو انکو معاش کے فکر نے نہ چہوڑا
اور بیوی بچون نے تنگ کیا۔ اور خدا کا نام نہ لینے دیا بعضون نے باپ
تارک ہو گئے اور بعضونکو بیماری نے گہیر لیا بعضون کو بیعلمی اور نفس نے
خراب کیا و بعضون نے اسقدر بیعد ادبی کی۔ اور بعضون نے ہوا سے
اور جیتے ہی [illegible] کا رستہ اختیار کیا۔ بعضون نے حق شناسی نہ کی
اور گمراہی کا رستہ پکڑا۔ بعضون کو کم و بیش جو کچہہ حاصل ہوا انکو موت
نے آگہیرا۔ بعضون نے اپنی لذت مین گوشہ اور کنارہ پکڑا۔ فی الجملہ
اپنے دوستو مین جو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق ایسا کوئی شخص
صاحب کمال نہوا جو بندگان خدا کو بخوبی نفع پہونچاتا اور ہدایت کا رستہ دکہلاتا
اور گمراہی اور ضلالت سے بچاتا۔ اور ایسا رستہ جاری کرجاتا کہ بندگان
خدا کو ایک عام فیض اور نفع پہونچتا۔ اب اس مسکین کو ضعیفی اور بیماری نے
گہیر لیا۔ اور موت کا پیغام آپہونچا۔ افسوس ہے کہ یہ بزرگون کی دولت
باوجود اس محنت اور مشقت کی قبر مین سینہ مین جاوے۔ اور مخلوقات
اوس سے بے نصیب رہے۔ اور فایدہ اور نفع اوٹہاوے ہے۔ اور یہی
سبب ہی کہ کمالات درویشی بزرگون کے سینہ مین قبر مین چلا گیا
اور جنکو پہونچا انہون نے کسی خاص مصلحت کے واسطے اسکا اظہار نہ دیا۔
اور نا اہلون اور بیوفایون سے چہپایا۔ یہانتک کہ یہ علم دنیا مین کمیاب بلکہ
نایاب ہو گیا۔ اور چونکہ علم طریقت نہایت متبرک اور بافضیلت علم ہے۔ اور
تمام جہان اور ہر ہر مذاہب کے لوگون کو اسپر اعتقاد رہتا۔ اور یہی
سبب ہے۔ اور قیامت تک رہیگا اور لوگ اسکی اور درویشون کے بزرگے

اور بستر لئے نگاہ پر رکھتے ہین۔ اور انکا ادب کرتے ہین۔ اسیلئے عوام الناس
بندہ نفس اور بندہ درہم و دینار رہتے ہین۔ درویشی مین بیٹھے۔ اور لوگون کو مرید
کرنیلے لگے۔ اور پیر بن گئے ہی اور صلاحیت کا جامہ پہنکر خلقت کو ٹھگنے لگے
اور بزرگون کی منقولی جو کتابی ہے تہے بیان کرنے اور تسلیم لونکو پہلانے
اور کتابی ذکر و شغل بتلانے لگے۔ اور جب طالبون کے حصول مین دیر ہونے
لگی۔ تو بہانہ بتلانے اور کہنے لگے۔ کہ دیکھو حضرت باواصاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
کیسے مجاہدے کیے ہین۔ اور دیکھو حضرت ذوالنون مصری نے کیسے کیسے صدمے
اوٹہائے ہین طالبان خدا برسون صائم الدہر اور قائم اللیل رہے ہین۔ تذکرۃ
الاولیا کو دیکھو۔ ریاضۃ السالکین کا مطالعہ کرو۔ ایسا مت گہبراؤ اور اپنی سب کام
خدا کے سپرد کرو۔ انشاء اللہ انجام بخیر ہو جاویگا ایسا ایسا کہتے ہین۔ اور لوگون
کی عمر گرانمایہ کو برباد کرتے ہین۔ اگرچہ خدا تعالے کسیکی محنت ضایع نہین کرتا
بیشک انکو تو نیک ہی پہل ہوگا۔ مگر ایسے ثابت قدم لوگ کہان ہین کہ اپنی
عمر اسی شوق مین گزار دین۔ یہانتک کہ مرجاوین اور ہمت نہ ہارین لاچار ہوکر
بد اعتقاد ہو جاتے ہین اور درویشی پر طعن مارتے ہین اور بٹہ لگاتے ہین
اور بعضے دل ہی دل مین بزرگان قدیم اور حال کے درویشونکے منکر ہوکر
ایمان گنواتے ہین۔ اور وہابیون اور لامذہبون مین شریک ہوکر مسلمانون
مین فساد ڈالتے ہین۔ اور چونکہ سچا دوست خدا کا نظر نہین آتا۔ یا اپنی نہین
جہپاتا ہے۔ اگر موجود ہووے تو حق و باطل کو چہانٹ دیوے۔ اور تحقیق اور
تقلید اور سچ جہوٹ کو پرکہ دیوے اور اپنی تصرفات سے جہان کو معمور کرے

چونکہ ایام زمانہ سعدوم ہے جہان مین ظلمت اور ضلالت زیادہ پہیلتی جاتی ہے
افسوس صد افسوس کہ ایسا متبرک علم جہان سے اوٹہا جاتا ہے بلکہ اوٹہہ گیا
اور اوٹہہ گیا بہی نہین کہا جاتا بلکہ مرگیا (التماس) اب مین نہایت ادب اور
انکسار سے جمیع صاحب باطنون اور اہل کمالات کی خدمت مین التماس کرتا ہون
کہ اب وقت بہت نازک ہے اگر میرے عرضداشت کو قبول کرین تو مصلحت وقت
یہی ہے کہ خواہ تصرف باطنی خواہ تحریر کتابی خواہ اجازت عام خواہ کلام وغیرہ
سے جسطرح مناسب سمجہین خلق اللہ کو نفع پہونچادین۔ اور ہدایت کا طریقہ جاری
کرین۔ اور اسرار باطنی کو طالبان خدا کے سینون مین بہرین اور رسم کرین
ورنہ یاد رکہین کہ ایسا وقت آنیوالا ہے بلکہ آگیا۔ کہ عنقریب ہمارے علم سے
غیر مذاہب کے لوگ فائدہ بخشین اور فاسق فاجر لوگون کے زبان سے اسکی
اسرار شہرت پاوین اور ہم لوگ پہر اونکی خدمت مین جاکر سیکہین [illegible]
کے صفت وثنا کرین۔ یہہ مقولہ سیر انتجابات سے معلوم ہوگا مگر یقین جانو کہ
ایسا ہے نظر آتا ہے۔ افسوس ہماری بے ہمتی پر مجہکو تو اس علم سینہ بسینہ
کے دریا سے ایک قطرہ بہی میسر نہین جو مین خلق اللہ کو چکہاؤن۔ مگر بتقریب
استخارہ ہائی مسنونہ اور الہام غیبی کے اشارہ سے جو کچہ تر و خشک بزرگون
کے سینہ سے عطا ہوا ہے اللہ جل شانہ سے مدد مانگ کر درج قرطاس کرتا ہون کہ عام
خلائق اسمین سے نفع اوٹہاوے۔ اور یہہ علم گم نہو جاوے۔ اور بزرگون
کی جناب سے امید رکہتا ہون کہ اگر خطا دیکہین تو پردہ پوشی فرماوین اور مجہکو
رسوا نکرین۔ مین یہہ نہین چاہتا کہ غلطی اور خطا کا رواج دون۔ اگر مین [illegible]

ہون تو مجھکو بلا کر سمجھا دین ۔ اور جب مین مر جاؤن تو اپنی علیحدہ کتاب بین
اور بعض بھول چوک کو اسی طرح اصلاح دین اور سنوارین کہ مجھکو بٹہ نہ لگے
اور برا العلمانہ کہین ۔ کہ یہہ شیوہ بندگان خدا اور شرفا کا نہین ۔ بہت
لوگون نے کیا اتفاقی اور جھوٹ اور عیب جوئی نے نہایت اسفل درجہ
تکو پہونچایا ۔ اور تمام جہان مین رسوا اور خراب کیا ۔ مقصود خلق اللہ کا نفع
پہونچانا ۔ اور عاقبت مین نیک پہل پانا ۔ اور خدا اور رسول خدا صلعم
راضی کرنا ہے جسطرح ہوسکے بغیر خودبینی اور تعصف اور تکبر کے حاصل کر
اور عاقبت کو سنوارو ۔ اور بیشک مین بد باطنون اور کوتہ فہمون کے تعصب اور
زبان درازی سے ڈرتا ہون اور گمان کرتا ہون کہ لوگ مجھپر طعن اور تشنیع
اور عیب جوئی اور ملامت کے صدہا تیر پہینکینگے ۔ اور شاید بتاو نیکے ۔

خیر جیسا وہ کرینگے ویسا ہی پائینگے (من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعليها)
باوجود اسکے مین اپنے سینہ کو سپر بناتا ہون ۔ اور سچ سچ کہتا ہون کہ میرا
مقصود تصرف خلق اللہ کو نفع پہونچانا ہے ۔ اور عذاب آخرت سے ڈرنا ۔
اور اللہ تعالے کی رضا ڈہونڈنا اور یہی دعا کرتا ہون کہ خداوندا انجام بخیر کرنا
اور عاقبت مین نجات بخشنا ۔ اللہ تعالے مجکو خلوص نیت دیوے ۔ اور عجب وریا
اور تکبر سے بچاوے ۔ اور اس کتاب کو خیر وخوبی سے تمام کرا دیوے ۔ اور
قبول کرے ۔ اور میرے گناہون پر نظر نہ ڈالے ۔ انه هو الغفور الرحيم

اب میرا ارادہ ہے کہ ایک کتاب لکھون ۔ اور اوسکا نام (جامع علوم
عرفانی) رکھون ۔ اور بول چال اردو ایسی صاف اور سلیس بولون کہ ہر

شخص آسانی سے سمجھ سکے۔ اور نفع اوٹھاوے۔ اور اس کتاب کے تین
دفتر بناؤں۔ اور ہر ایک مین علیحدہ علیحدہ مضامین لکھوں۔ اگرچہ ایک دفتر دوسرے
کو اور دوسرا تیسرے کو مدد دیگا۔ اور کمال جبھی حاصل ہوگا کہ تینوں دفتر کا مطالعہ
کیا جاوے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ربط دیا جاوے۔ اور بخوبی سمجھا جاوے
مگر یہہ بھی ضرور ہے کہ جسکے پاس جس مضمون کا ایک دفتر ہوگا وہ ایک ہی اوس مطلب
واسطے کافی اور وافی ہوگا۔ دوسرا دفتر اوسے دیکھنا نہ پڑیگا۔ لیکن یہہ بات جدا ہے
کہ اگر کوئی شخص اپنا علم بڑھانا چاہے۔ یا تمام مطالب مین دخیل ہونا اور کمال
پیدا کرنا چاہے تو تینوں دفترونکا مطالعہ کرے۔ اور سمجھے۔ اور آزماوے۔
(اول) دفتر مین سب امراض کا طریقہ لکھونگا۔ اور سمجھاؤنگا کہ مریض کی مرض کو
توجہ سے اسطرح دور کرنا چاہیے۔ اور اس دفتر کو مقدم کرونگا۔ اور دفتروں سے
اسلئے کہ صحت جسمانی اور تندرستی سب چیز سے مقدم ہے جب انسان تندرست
ہوگا تو خدا کا نام بھی لیگا۔ اور معاش بھی پیدا کریگا۔ اور سب کام کر سکیگا۔
اور جب تندرستی ہی نہ ہوگا تو کیا کریگا۔ جمادات کی طرح پڑا رہیگا بلکہ جینے سے
زیادہ موت کو پسند کریگا۔ اور اس پہلے دفتر کا نام (طب روحانی) رکھونگا۔
(دوسرے) دفتر مین ہدایت کا ایسا راستہ بتلاؤنگا جو طالب اور مطلوب کے
حق مین مفید ہوگا۔ اور عام تصوف خدا برسوں کی جگہہ مہینوں اور مہینوں کی جگہہ
دنوں مین۔ اور دنوں کی جگہہ پہروں اور گھڑیوں مین فایدہ اوٹھاویگا۔ اور تجربہ کریگا
اگرچہ یہہ رستہ انہیں مشہور کتابوں اور بزرگونکا ہوگا۔ مگر وہ ہوگا جو اکثر
بزرگوں سے سینہ بسینہ چلا آیا ہے۔ اور اوسکا عام چرچا اور شہرہ نہیں ہوا ہے

اور اسکے بعد دوسرے دفتر کو اسلئے دفتر ثانی کرونگا کہ جب خدا تعالیٰ کی تندرستی دی اور عافیت عطا کیا اور ہزاروں نعمتوں سے سرفراز اور عزیز کیا اور بزرگی کا خلعت بخشا تو ہر شخص پر فرض ہے اور واجب ہوا کہ اپنی نجات کا راستہ ڈھونڈے۔ اور عذاب آخرت سے اپنی تئیں بچاوے۔ خدا تعالیٰ کی بندگی کرے۔ اور اوسکی رضا جوئی کا مبتلا مشتاق رہے۔ اور اس دفتر کا نام (نجات جاودانی) رکھونگا۔

(تیسرے دفتر) میں کشف آفاقی۔ اور کشف انفسی۔ اور کشف عالم ارواح۔ اور فنا فی الشیخ۔ اور کشف قبور وغیرہ کا ذکر کرونگا۔ اور جس سے زیارت آنحضرت صلعم اور دیگر بزرگوں کی عالم رویا اور استغراق وغیرہ میں ہو جاوے اوسکا طریقہ سکہلاؤنگا۔ اور اسی قسم کی بعض بعض اور باتیں بہی بتلاونگا۔ لیکن اس تیسرے دفتر کو میں بطور اجمال لکہونگا۔ کیونکہ یہہ سب باتیں طالبان خدا کی لئے نقصان دیتے ہیں۔ بلکہ مشتاقین کو بہی ترقیات مدارج سے روکتے ہیں۔ اور ماسوا اللہ کی طرف لگاتی ہیں اور مجکو ان باتوں میں تجربہ بہی کم ہوا ہے۔ اسلئے اس تیسرے دفتر کو میں سب سے اخیر بیان کرونگا کہ یہہ سب باتیں عاقبت کے دن بالکل بکار آمد نہونگے۔ اور مرنے کے بعد کچھ نفع نہ بخشینگے۔ اور اس تیسرے دفتر کا نام (کمالات انسانی) رکہونگا

اب میں اول دفتر جسکا نام (طب روحانی) ہی لکہتا ہوں اس دفتر میں آٹھہ ارشاد اور تین تاکمین ہدایتیں ہونگے۔

ارشاد پہلا

توجہ سے سلب امراض کی طریقہ کا بیان

واضح ہو کہ میں بزرگوں کی کتابوں میں جو باب تصوف میں عام مشہور ہیں نسبی سلب

امراض کا طریقہ بڑھ ہوگا۔ بلکہ بعض مرتبہ پیر درویشون کو سلب مرض و اسقط
توجہ وغیرہ دیکہا گیا۔ سلب مرض اسکو کہتے ہین کہ کوئی درویش مریض کو حالت
تنہائی مین بغیر دینے دوا دارو کے اپنے سامنے بٹہلا کر خیالی قوت کر زور اور پختہ
ارادہ سے متوجہ ہوکر مریض کے مرض کو دور کردے۔ اور تا وقتیکہ صحت نہو
دو چار دس بیس دن ایک آدہ گہنٹہ یا دو گہنٹہ توجہ کرتا رہے۔ اسی توجہ کے
برکت سے مریض جلد شفا پاتا ہے۔ اور روز بروز صحت کی صورت نظر آتی ہے
اور بخوبی اچہا ہوجاتا ہے۔ اگر توجہ کرنیوالا ضبط خیال پر قادر ہو اور اپنے
کام مین مکمل ہو تو یہ علاج عجایب فوائد اور کرامات ظاہر کرتا ہے۔ اور سوائے
شفا کے عجیب خوبیان دکہلاتا ہے۔ مریض کے اخلاق مین تہذیب پیدا کرتا
یا اسکے کا شوق بڑہتا ہے۔ برائیون اور بد اخلاقیون سے بیزاری دلاتا ہے
غرض کہان تک لکہون طوالت سے ڈرتا ہون۔ بعض بعض بزرگان قدیم
جو جنگل اور پہاڑون مین خوفناک جگہہ اور ویرانون مین یاد الٰہی مین رہا کرتے
تہے اسی توجہ اور خیالی قوت سے بہوک پیاس۔ بیماری سردی گرمی
اور جمیع تکالیف کو ہٹا دیا کرتے تہے۔ اور شیر اور اژدہا اور موذی جانورون
کو رام کرلیا کرتے تہے۔ اور اس سے نفع اوٹہاتے تہے۔ اور اسکو اسرار
باطنی سمجہ کر نا اہلون کے بتلانے سے کنارہ رکہتے تہے۔ اور اپنے خاص خاص
مریدون اور خادمون کو جو صالح اور خدا پرست ہوا کرتے تہے بتلایا کرتے تہے
فی الجملہ عام اور مشہور کتابون مین جو کچہ لکہا ہوا ہے صرف صورت
ہے۔ اور اسکے حقیقت خواہ تو کاملون کے سینہ مین مخفی ہے۔ خواہ

چلے گئے اور یہہ متبرک علم دنیا مین کمیاب ہوگیا۔ اور جھوٹے اور مکار لوگ درویش بنکر دعوے کرنے لگے اور چونکہ یہہ لوگ ناواقف اور ناتجربہ کار تھے۔ اگر کسی جگہہ سلب مرض کرنیکا اتفاق ہوا تو کامیاب نہوئی۔ یا کمتر درجہ بیمار کو کامل صحت نہ دے سکے۔ شرمندگی اور خجالت اور محنت کے سبب یہہ طریقہ ہی چھوڑ بیٹھے اور صرف دعا۔ اور گنڈہ۔ تعویذ۔ اور جھاڑ پھونک وغیرہ اختیار کرلیا۔ اسیطرح یہہ طریقہ دنیا سے معدوم ہوگیا۔ میرے نزدیک مریض کو صحت بخشنا۔ اور دکھیا کا دکھہ درد مٹانا۔ اور حاجتمند کی حاجت روائی کرنی۔ اور بھولے ہوئے کو رستہ بتلانا۔ اور خاص وعام خلق اللہ کو نفع پہونچانا بہت ہی بڑی دولت ہے۔ نہ اس سے بہتر کوئی نیکی ہے نہ اس سے بڑھکر کوئی عبادت یہہ جمیع مذاہب کا اسپر اتفاق ہے۔ اور یہی اصول شریعت اسی سبب سے مین اس کتاب کو ایسا شرح اور مفصل لکھونگا کہ ہر شخص جو ہو رسمی بھی استعداد اور قابلیت اسکے دیکھنا ہوگا۔ اسکا تجربہ اور آزمایش کرلیگا۔ اور مریض کو کم و بیش صحت بخش سکیگا۔ مین عام اجازت دیتا ہون اور کامل اعتقاد سے اسکے آزمایش کی ترغیب دلاتا ہون کہ ہر شخص خواہ عورت ہو خواہ مرد۔ سوائے مشرک کے کسی مذہب کا ہو مگر صالح اور پرہیزگار۔ اور دلسوز۔ خدا ترس۔ عاقل۔ بالغ۔ تندرست اور اس کام کی قابلیت اور استعداد رکھتا ہو کامل اعتقاد۔ اور یقین۔ اور ہمت سے بخوبی تجربہ کرے انشاء اللہ تعالے کامیاب ہوگا۔ اور میرے تجربہ کی بموجب آزمالیگا۔ اوسوقت میرے حق بخشش کی دعا کرے۔ حق پہچانے۔ اور مجھے محروم نہ رکھے۔ باکرنا کام دشوار نیست۔

ہدایت ۱۰ ابر

میں بھی اول اول اسی نماز کو پڑھتا رہا

جسوقت میں حضرت اعلیٰ قدس سرہ کی خدمت شریف سے سنہ ۱۲۷۴ ہجری میں
اجازت پاکر لدھیانہ میں سکونت پذیر ہوا۔ اور اکثر بندگان خدا ارادت لاتے گئے
تو میرا یہی ارادہ تھا کہ جہاں تک ہوسکے اس دولت کو نااہل اور نالائق لوگوں سے
چھپاؤں۔ چنانچہ سالہا سال اسیطرح ہوتا رہا۔ دروازہ بند کر کے خلوت کیا کرتا۔ اور
غیر شخص کو سوائے دوستوں کے اندر آنے کی اجازت نہ تھا۔ اگر کوئی بیمار آتا
تعویذ۔ اور گنڈہ وغیرہ پر اکتفا کرتا۔ اور بہت ترس کھاتا۔ تمام مجلس میں پاس اپنے
بٹھلا لیتا۔ اور دل میں اوسکا خیال رکھتا۔ اکثر مریض شفا پاتے۔ اور بیمار
تندرست ہوجاتے اگر بتفصیل انکا ذکر کروں کتاب بطوالت پکڑ جاویگی۔ مگر
ایکدو اشخاص کا ذکر کرتا ہوں (حکایت) ایک دفعہ میرا مکان تعمیر ہو رہا تھا اور
درویش مٹی گارہ کا کام کرتے تھے۔ اور ایک گھڑونچی جسپر پانی ڈالتے تھے بعد
دفعتا گھڑا ٹوٹ گیا۔ میں نے کہا فلانا گھڑا فلانی عورت کا جو ہمسایہ ہے قیمت دیکر لیلو
اوسنے کہا حضرت میں قیمت نہیں لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے۔ اوسکو
پانچ چھ مہینہ سے تپ آتا تھا اور تیسرے دن اوسی گھڑی اوسکو تپ آنیکا وقت
تھا۔ میں نے دل ہی دل میں خیال جمایا۔ اور وہ وقت اوسکا ٹل گیا بعد تندرست ہوگئی
(حکایت) سرہند شریف میں ایک مولوی صاحب بہت خوش آواز اور درویش
الحان آدمی تھے اونکو باری کا تپ جاڑے سے آتا تھا۔ اور جمعہ کا دن تھا۔
اونہوں نے بیماری کے باعث امامت سے انکار کیا۔ بعد نماز میں نے کہا فلانا معجزہ

سنتا ہوں وہ لحاف لیے بیٹھے رہے کہنے لگے مجھکو تپ چڑہتا ہے ایسے میں کچھ پڑھ
نہیں سکتا ہوں۔ بیٹے کہا تم مجھکو شروع کرو خدا تعالیٰ اوسکی برکت سے تپ دور
کر دیگا۔ اونہوں نے مجھے شروع کیا۔ اور میں اونکی طرف خیال جمایا۔ پانچ
منٹ نہیں گزرے ہونگے کہ تپ کم ہونے لگا۔ اور مجھے ختم ہوا اور پھر انہوں نے
لحاف پھینک دیا۔ حکیم صاحب ایک شخص کی آنکھیں دکھتی تھیں وہ دم کرانے آیا
میں اپنا ایک انگوٹھا اوسکے ایک آنکھ پر رکھا اوسیوقت ایک ضروری کام
واسطے میں لگ گیا تھا۔ اور چلا گیا۔ وہی آنکھ اوسکی دو گھڑی بعد راضی ہوگئی۔
دوسری آنکھ پر دم کرنے سے چار گھڑی بعد آرام ہوا۔ غرض بہت ہی
چھپا کر علاج کرتا تھا۔ اور یہی چاہتا تھا۔ کہ اس علم کو بالکل نااہلوں پر ظاہر نہ کروں
جسکو لائق اور وفادار دیکھوں۔ اوسکو اسکی اجازت دوں۔ اور بتلاؤں۔
ایسا نیک شخص دیکھتے دیکھتے سالہا سال گزر گئے جسکو دیکھا بیوفا اور بے مروت
اور ناحق شناس پایا۔ دل اداس ہوگیا۔ اور عاقبت کا اندیشہ ہوا۔ کہ اسکو
ضعیفی نے گھیر لیا۔ اور موت کا پیغام آ پہنچا۔ اور یہ علم سینہ کا سینہ
ہی میں رہا بلکہ قبر میں ساتھ چلا۔ خلقت اپنی نالائقی سے محروم رہے
اور میں اسکے رازداری میں ثواب سے محروم چلا۔ اب لاچار جناب باری
میں رجوع کیا۔ اور سوائے اسکے چارہ نہ دیکھا کہ اس علم کو کتاب میں
درج کرکے ایسا عام کر جاؤں کہ تمام خلق اللہ اس سے فائدہ اوٹھاوے۔ [illegible]

ہدایت ۱

سلسلے امراض کی بہت ترقی ہے

اب معلوم کرو کہ سلب امراض کی طریق بہت ہیں۔ بعضے اپنے خیال سے چادر ڈال کر اخلاط منکر مریض میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض شخص شفا سنکر مریض کی خون میں نفوذ کر جاتی ہیں اور بعض مریض کی روح کو اپنی روح کے ساتھ یکرنگ کر کر کمال دلسوزی سے دعا کرتے ہیں۔ بعض نفی اثبات اور اسم ذاتکی ضرب سے مرض کو ہٹاتے ہیں۔ یا کھینچتے ہیں۔ اور زمین پر ڈالتے ہیں۔ بعضے باواز بلند اسم ذات کی بیض کے قلب پر بہنیت شفا ضرب لگاتے ہیں۔ بعضے دستار یا رومال یا چادر وکے کوٹنے سے کمال رجوع سے مریض کی مرض کو زمین پر جہاڑتے ہیں۔ بعضے مرض کی جگہہ پر مریض کا ہاتھہ دہر دیتے ہیں۔ اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد ہٹولتے ہیں۔ بعضے اپنا ہاتھہ مریض کے سر یا سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ جگہہ پر دہر تے ہیں۔ حضرت اعلی قدس سرہ بعد مغرب بہت سے مریضوں کو دور دور اپنے چپ و راست بٹھا لیا کرتے تھے۔ اور آپ رو بقبلہ تسبیح ہاتھہ میں لیکر وظیفہ کے بہانے خاموش بیٹھہ جایا کرتے تھے۔ بڑے بڑے سخت امراض دور ہوتے تھے۔ اور سخت سخت مریض شفا پاتے تھے۔ فی الجملہ اصول ان سبکا ایک ہے اگرچہ صورت میں اختلاف پایا جاتا اور ان سبکا بیان بہت زیادہ طوالت رکھتا ہے۔ جو بزرگ جس طریق سے کرتا ہے اور کامیاب ہو چکا ہے اوسی طریق سے کئے جاوے۔ اور چھوڑ دی نہیں کہ یہ کام بہت ہی بڑے درجہ کا ہے۔ اور ایسے بزرگوں کو میری الحمد میری التماس کی ضرورت نہیں ہے میں تو ناواقفوں اور اندھوں کو رستہ بتلاتا ہوں۔ میں تو وہی طریق اور ترکیب بتلاؤنگا جو میں کرتا ہوں۔ اور جسکو بخوبی آزما چکا ہوں۔ اور بیچے عیب و ثواب اور کم و بیشی کا تجربہ کر رہا ہوں۔

ہدایت ۳

انسان میں وہ کیا چیز ہے اور کیا نور ہے جس سے بیمار شفا پاتے ہیں
اول اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہے کہ وہ کیا شے ہے جو توجہ دینے والے
کے خیال اور ارادہ سے مریض کے اندر جا داخل ہوتی ہے خواہ وہ غایب ہو خواہ حاضر
ہے - اور مریض کو صحت بخشتی ہے - یا صرف خیال ہی میں ایسی کوئی تاثیر
ہے جو مریض کو شفا دیتی ہے - سو جان لو کہ اللہ تعالے نے ہر انسان
میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے کہ تمام کام جہان کے اوسی نور کے متعلق ہیں
اسی نور کے سبب انسان دنیا کی ہر ایک چیز کو پہچان جاتا ہے - اور ہر چیز
کے ساتھ ایک نسبت پیدا کر لیتا ہے - انسان کو نفرت اور انس اسی کے
سبب ہوتا ہے انسان اسی سے فتح اور شکست پاتا ہے - غرض جو
کام جہان میں موجود ہے - اور ہوتا ہے اوسکے ساتھ اسکو ایک نسبت اور
لگاو پیدا ہوتا ہے - اسی نور کے سبب انسان کی زندگی ہے - یہہ نور اعتدال
اور ہمواری کو چاہتا ہے زیست کو تازہ رکھتا ہے - اور کجی کو کہوتا ہے یہی
سبب ہے کہ شفا بخشتا ہے اور انسان کو ہدایت کے رستہ پر لاتا ہے - اور
اخلاق کو سنوارتا ہے - اور یہہ نور نور انسانی ہے اور نیت اور ارادہ کے
تابع - انسان اپنے ارادہ سے جس طرح اسکو دوڑاتا ہے روان ہوتا ہے -
یہہ وزن اور رنگ بھی رکہتا ہے - اور بزرگوں نے اسکی حقیقت کو پہچانا
زیادہ حال اسکا دوسرے دفتر میں لکہونگا - اور اوس سے زیادہ مجکو اسکی حقیقت کی

دوستانِ خدا نے صرف اللہ تعالے کی رضامندی کیواسطے نکالا ہے۔ یہہ کام بہی برکت والا ہے۔ اور اسکا اختیار کرنیوالا بہی نزدیک خدا کا ہے۔ اوراسمین نہایت ادب اور پرہیزگاری اور صلاحیت سے قدم رکہنا چاہئیے۔ شریعت کی تابعداری کرو۔ خدا کی بندگی مین لگے رہو۔ جو جو اللہ تعالے اور اوسکے رسول مقبول صلّعم نے حکم کیا ہے۔ اوسکو بجا لاؤ۔ اور جس جس بات کو منع کیا ہے اور روکا ہے اوس سے بچتے رہو۔ اور پرہیز کرو۔ کبہی ظلم اور زیادتی نکرو۔ بندگانِ خدا کو اپنا عضو بدن سمجہو۔ جہوٹ اور فریب سے بچو۔ سچ بولو۔ معاملہ مین درستی اور صفائی رکہو۔ کسی جاندار اور بیجان شَے کو اللہ تعالے کی ذات اور صفات مین شریک نگرداننو۔ مصیبت زدون کے دکہ درد مین شریک رہو۔ اور اس کام کو روپیہ پیسا کمانے کی نیت سے نہ اختیار کرو۔ اسمین خالص خدا کی رضامندی۔ اور اوس مخلوق کی بہبودی ڈہونڈو۔ اگر ان باتون پر عمل کروگے تو بخوبی کامیاب ہوؤگے۔ اور جلد شفا کروگے۔ اور مریض کے اخلاق کو بہی سنواروگے۔ اور مریض کو بہی یہہ سب باتین سمجہادو۔ اور نصیحت کرو۔ کہ صلاحیت اور پارسائی سے رہا کرے۔ اور اپنے اخلاق کو سنوارے۔ اور سیر و تماشے اور عجائبات دیکہنے کی نیت سے بہی یہہ کام نکرے۔ کیونکہ یہہ نور بذاتہٖ پاکی اور صفائی رکہتا ہے۔ اور توجہ دینیوالے کو بہی صالح اور پارسا چاہتا ہے۔ اور جب توجہ دینے والا بری اعمال اور گناہ کے کام کرتا ہے اور اخلاقِ ذمیمہ اور ناشائستہ باتون مین مبتلا ہوتا ہے تو یہہ نور مکدر اور گندہ ہوجاتا ہے۔ اور بجائے شفا کے نقصان بڑہاتا ہے۔ یا کمتر درجہ شفا کے

بحال لڑنے مین مزاحم ہوتا ہے۔ اور مریض کے اخلاق کو بھی بگاڑتا ہے
مین تجربہ کر چکا ہون کہ اگر عرضہ دراز مریض کی تندرستی کی نیت سے سلب
مرض کیا گیا ہے تو توجہ کی برکت سے مریض صالح اور پرہیزگار ہوگیا ہے۔
اور اگر خالص ہدایت کے ارادہ سے بکثرت توجہ دی ہے۔ تو مرض طفیل مین
جاتا رہا ہے۔ اور جب مریض پر استغراق اور سکر دار ہوگیا ہے تو بخوبی آزما
لیا ہے۔ کہ اوسکو جھوٹ اور بڑی ناشایستہ باتون سے بیزاری ہوتی ہے
اور حرم دمظلومان سے نفرت کھاتا ہے۔ اور خدا سے بہت ڈرتا ہے۔ صلاحیت
اور پرہیزگاری کی کلام سے شادکام اور خوش ہوجاتا ہے۔ اور اوسکا چہرہ بشاش
اور سیال لعل آتا ہے اگر اوسکو کسی برے کام کا حکم کیا جاوے تو بالکل
نہین مانتا ہے بلکہ جواب دینے سے انکار کرتا ہے۔ اسکا مفصل ذکر دوسرے
دفتر مین آویگا۔ اب تم یہہ اعتراض کروگے کہ ایسی محنت اور مشقت سے
کس امید پر اوٹھا دین۔ روپیہ پیسا لینے سے تو تم منع کرتے ہو۔ پھر معاش
کہان سے چلاوین۔ اور روٹی کس گھر سے کھاوین۔ سو امید کا تو یہہ جواب
ہے کہ تم ایسا بڑا ثواب کماتے ہو جسکو تمام مذہب والے پسند کرتے
ہین۔ اور بالاتفاق اعلیٰ اور اولیٰ مانتی ہین۔ پھر تم اوس پاک پروردگار
سے امید کہو وہ تمکو بہت ہی بڑا درجہ دینے والا ہے جسکی صفت و ثنا بیان
نہین کرسکتے ہین۔ اب رہا معاش کا معاملہ سو اگر تم کہین سرکار دربار مین
نوکر ہو۔ یا تجارت زراعت کرتے ہو۔ یا املاک یا کرایہ یا جمع رکھتے ہو۔
اور تمہارا گذارا چلا جاتا ہے۔ تو پھر کس لئے طمع کرتے ہو۔ اور تھوڑا

بہت دو چار دس بیس روپیہ لیکر کیون کہا لے گئے کیا تمہارا ایسے اپنی خیر کو
ادنی شے سے بدلنا پسند کرتے ہو۔ اور تہوڑا سا لالچ کر کر عاقبت کا افسوس کیون اوٹہاتے
ہو۔ یہہ تمکو سزاوار نہین۔ ہرگز ایسا مت کرو۔ اور اگر تم بالکل مفلس اور محتاج
ہو۔ اور آمدنی کسی قسم کی نہین۔ اور معاش کے فکر مین سرگردان رہتے ہو
تو خیر جو مریض اپنی خوشی سے کچہہ دیوے لے لو مگر یہہ تو مریض سے چکاؤ نہ
اور نہ کچہہ مقرر کرو اور جو اپنی خوشی سے مریض تمکو تہوڑا بہت دیوے تو
خوش اور راضی ہوکر قبول کر لو۔ اور لالچ ہوس نہ کرو۔ روزی کا دینے
والا وہی قادر رزاق ہے جسنے تمکو پیدا کیا ہے۔ اور پیدا ہونے سے
پہلے رزق بہیج دیا ہے۔ اور تمہارا رزق آسمان پر لکہا ہے۔ جہان
کسیکا ہاتہہ نہین پہونچتا۔ مگر ہان اگر مریض کو تم صاحب مقدور دیکہو۔ اور
اوسکو ناگوار نہ ہو۔ تو اوسکی اوقات موافق اوسے کہدو کہ وہ توفیق کو کچہہ کہلاوے
اور یتیم غریب و غربا کو دیوے۔ کیونکہ کہلانا اور دینا دینی ہی بلا ردی اور بلا کو ٹالتا ہے
اوسکو کہدو کہ آئندہ واسطے کچہہ بزرگونکی نیاز کے نکال کر اوسے اپنے پاس جمع
رکہدے۔ اور تمسے کہدے کہ یہہ کچہہ نکالا ہے۔ اگر تمہین دیوے تو تم غریب
اور محتاج بیمارونکو کہلا کر علاج کرو۔ بہتر تو یہی ہے کہ خالص نیت سے عاقبت
کماؤ اور خدا کی رضامندی حاصل کرو دیکہو انسان عاقبت واسطے ہزارہا روپیہ لگا دیتا
کوئی مسجد بنواتا کوئی کنوا کہدواتا کوئی سدابرت جاری کرتا ہے بادشاہون کے وقت مین شفاخانے
جاری ہوئے۔ اب سرکار انگریزی کی عملداری مین ہسپتال بنے گئے
لوگ دنیا مین بدلہ مانگتے ہین۔ نہین ہرگز بلکہ عاقبت کی بہلائی چاہتے

ہیں۔ تم بھی اسی امید پر اسکام کو کرو۔

ہدایت ۵

دوسری بات یہہ ہے کہ بدکار سے توجہ نہ لو

اگر کسی شخص کو دیکھو کہ توجہ دیتا ہے۔ اور کام بری بری کرتا ہے معاملہ خراب اور اخلاق ذمیمہ رکھتا ہے۔ تو ہرگز مریض کا علاج ایسے شخص سے نہ کراؤ۔ بلکہ اوسکی صحبت میں بھی نہ جاؤ۔ اور اوسکے ساتھہ نشست برخاست نکرو اور حتی المقدور ایسی بدمعاملہ کو اس علم میں دخیل نہونے دو۔ جہانتک ہوسکے اوس سے اس علم کو چھپاؤ بلکہ یہہ کتاب بھی اوسے نہ دکھاؤ۔ جہانتک ممکن ہو۔ اوسکو اس دولت سے محروم رکھو۔ اور اگر کسی صالح اور متقی خداپرست کو پاؤ۔ اور تمکو معلوم ہوجاوے کہ یہہ شخص اس علم سے ناواقف ہے تو بڑی رغبت اور شوق سے اوسکو یہہ کتاب دکھلاؤ۔ اور ترغیب دو۔ اور سکھلانے پڑھانے میں اوسکی مدد کرو۔ اوس حد تک کہ وہ اسکو تجربہ کرے۔ اور آزمالے۔ غرض متقی سے چھپاؤ نہیں۔ اور فاسق فاجر کو بتاؤ نہیں۔

ہدایت ۶

تیسری بات خلوت ہے

جہانتک ممکن ہو خلوت میں توجہ دو۔ صرف مریض اور معالج کے سوا اور شخص موجود نہو نہ وہاں کسیکا گذر ہو۔ نہ کوئی شخص دور سے دیکھتا ہو۔ تاوقت صحت کسیکے سامنے اسکا ذکر تک بھی نہ کیا جاوے

ہے ہوں اونکو بہی ذکر کرنے سے روک دیا جاوے۔

اور مریض کو بہی افشا سے اوسے منع کیا جاوے۔ بزرگوں نے اسکو تاکید امنع کیا ہے۔ اور ظاہر کرنی میں نقصان اوٹھایا ہے بیان طوالت رکہتا ہے۔

ہدایت

چوتہی بات علاج شروع کرکر ناغہ نکرو

اگر کوئی تمسے توجہ لینے اور سلب مرض کرانے کی التجا کرے۔ اور تم اوسکی درخواست کو منظور کرلو تو اول تم اپنے فرصت اور ہمت کو آزمالو اور دیکہہ لو کہ تا وقتِ صحت تم اس محنت اور مشقت کو انجام پہونچا دوگے۔ اور ناغہ تو نکروگے۔ یہہ بات بہت نامناسب ہے۔ اور بڑا نقصان کرتی ہے۔ کہ ایک دن دو دن توجہہ دو اور پہر چہوڑ دو۔ یا جسدن چاہا توجہہ دی۔ اور جسدن دل نہ چاہا ندے۔ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ شروع ہی نہ کرو۔ کیونکہ جب توجہ دیجاتی ہے۔ تو بیماری ہاتہوں پاؤں کی اونگلیوں کے سر ونسے نکل جاتی ہے اگر دست چپ کے بازو یا کہنی میں بیماری ہو تو مرشد اوسکو دست چپ کی اونگلیوں کے سرونسے نکال دیتا ہے۔ اور جو دست راست کے بازو یا کلائی یا پنجہ میں ہو تو دست راست کی اونگلیوں کے سر ونسے باہر کردیتا ہے اسیطرح اگر سر یا سینہ یا پیٹ میں بیماری ہو تو جلد یا دیر میں پاؤں کی اونگلیوں کے سرونسے نکالی جاتی ہے۔ اور جو داہنی پاؤں میں۔ ران یا زانو

پانیڈلی مین بیماری ہوتی ہے۔ تو داہنی پاؤن کی انگلیون کے سرونسے ہٹائی جاتی ہے۔ اور جو بائین پاؤن مین ہووے تو بائین پاؤنکی انگلیونسے باہر نکالی جاتی ہے۔ بعض مریض اسکو بخوبی پہچان لیتا ہے۔ اور بیماری سنسناتی ہوئی اور سر و نکیطرف جاتی ہوئی اوسکو محسوس ہوتی ہے۔ میرے علاج سے زانو کے نیچے کا زخم چار انگل نیچے اوتر کر اچھا ہو گیا۔ اور ملم جو زانون تک دور بہی ہو گئی تہی۔ اور ورم تمام ٹانگ مین انگلیون کے سرون تک تہا دو دن مین پاؤن کے نیچے تک پہونچکر ایک دن ٹھہر کر اوتر گیا۔ اسیطرح ایک بچہ کے چہرہ اور گردن کا ورم اول پیٹ اور زانون پر گیا۔ بعدہ پاؤن پر نظر آیا تہا۔ آخر جاتا رہا۔ اسلئے چہوڑ دینی اور موقوف کرنے کو منع کرتا ہون کہ اگر کسی کے چہرہ پر زخم یا پہوڑا تہا۔ اور تمنی اوسکا علاج شروع کیا تو وہ مواد گلو اور سینہ کی راہ سے اوتریگا۔ یا تو پیشاب کے رستہ یا دستون کی راہ یا پاؤن کی انگلیون کے سرونسے نکلیگا۔ اگر تم علاج چہوڑ بیٹھے اور وہ مواد سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ مین ٹھہر گیا تو پہر کیونکر خارج ہوگا۔ اور اوس جگہہ دوسری بیماری پیدا کر دیگا۔ اور یہہ سراسر تمہارا قصور ہوگا۔ کیونکہ اگر تم توجہہ جاری رکہتے تو یہہ کام کبہی ہوتا اور بے معلوم اور بے دوا بیماری کا اخراج ہوجاتا۔ اور مریض بخوبی صحت پاتا۔

ہدایت ۸

پانچوین بات دلسوزی سے توجہہ دو

جس شخص پر تم توجہہ دینیکا ارادہ کرو۔ تو اوسکو اپنی حقیقت پیارے سے بہائی سے زیادہ عزیز رکہو۔ بلکہ اوسکو اپنا ہی عضو بدن سمجہو۔ اور اوسکے ساتہہ کمال محبت کرو۔ اور اوس سے کسیطرح کی نفرت دلمین نلاؤ۔ تم جسقدر اوس سے محبت کروگے۔ اوسیقدر جلد شفا بخشوگے۔ کیونکہ اسکو شفا کے پہونچانے کو محبت اور دلسوزی اور رحم بہت مفید ہیں اور عمدہ واسطہ بن جاتا ہے۔ اور شفا بخشنے کو قوی واسطہ ہوجاتا ہے۔ معالجہ مین تین باتین بہت ضروریات سے ہین۔ مستقل مرضی۔ اپنی قوت اور طاقت کا اعتماد۔ اور نفع پہونچانے کی نیت۔ بخوبی آزمایا گیا ہے کہ والدین اپنی اولاد۔ اور خواہ بندہ اپنا بیوی۔ اور بیوی اپنے خاوند۔ اور عاشق اپنے معشوق۔ اور پیار رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو جب سلب مرض واسطے توجہہ کرتا ہے۔ تو جلد اور کامل شفا بخشتا ہے۔ اسیواسطے جس معتقد مرید کی جگہہ شیخ بزرگوار کے دلمین ہو وہ جلد شفا پاتا ہے۔ دوسرے دفتر مین اسکا بخوبی بیان کیا جائیگا۔ اس دفتر مین اسقدر بیان سے زیادہ طوالت دینا ہے۔ سو تمکو واجب ہے کہ جب توجہہ دینا شروع ہو تو صحت ہونے تک موقوف نکرو۔ جتنی دیر بیٹھہ سکو اوتنی ہی دیر ہر روز بیٹھا کرو۔ اگر دس منٹ کا ارادہ کرو تو دس منٹ بیٹھا کرو اور جو ایک گھنٹہ کا ارادہ ہو تو ایک ہی گھنٹہ بیٹھو۔ تیسرے دن توجہہ دینیکی فرصت ہو تو تیسرے ہی دن دیا کرو۔ ہر روز نہو۔ جسطرح عرصہ مقرر کرلو۔ اوسیطرح وقت بھی ٹھہرا لو۔ مثلاً صبح کے آٹھہ بجے یا رات کے دس بجے۔ اور جو ترکیب اول دن شروع کرو وہی ترکیب آخر تک جاری رکہو۔

ایسا ہو کہ آج اور ترکیب سے توجہ دیجیے۔ کل اور ترکیب سے توجہ دینے لگے
پرسوں اور کوئی ترکیب نکال بیٹھے۔ مریض کو بھی سمجھا دو کہ ان سب باتوں کا خیال
رکھے۔ وہ بھی تمہارے ساتھہ محبت اور عشق پیدا کرے۔ تمہارے اوپر
اعتقاد اور یقین رکھے۔ ناامید نہ ہو شکت نہ کرے۔ اپنے تئین تمہارے سپرد
کردینے پہ اور تمکو اپنا کامل غمخوار۔ اور وسیلہ بہبودی سمجھے۔ یہان تک کہ تم دونو
مین رابطہ اور یگانگت پیدا ہو جاوے۔ اور تم بھی اوسکی صحت مین شک کر کر
انکو کسی طرحکا وہم نہ لاؤ۔ نہ اوسیکی دل مین شک ڈالو۔ شاید کہ سخت بیماری مین
دیر جانے کا عرصہ لگ جاوے۔ یا کسی دورہ کی بیماری ہین اس سے زیادہ
توجہ دینے کی ضرورت ہو۔ اور کئی دورہ ٹل جانیکا انتظار کرنا پڑے۔ تو ہرگز
مت گھبراؤ۔ اور علاج نہ چھوڑو۔ شاید تم یہہ اعتراض کرو کہ ان باتون سے
تو بعضی باتین بہت سخت ہین۔ اور بعضے پر ہیز ہین اور اختیار نہین ایسی
مشکل کام کب ہو سکتے ہین۔ اور ہم کیونکر کرسکتے ہین۔ اور کس امید پر ہم
ایسی سخت جھیل سکتے ہین۔ سو ایسے بیفایدہ بہانے مت کرو۔ امید کا حال
تو میں پہلے سمجھا چکا ہوں کہ اسکے بدلہ اور اجر کی امید خدا کی جناب سے بہت ہی
رکھتے ہو۔ اور محنت کی بات یہہ ہے کہ تم اگر غریب اور مفلس ہو۔ اور چھوٹی
چھوٹی اولاد موجود رکھتے ہو۔ اور بیوی کو جان و دل سے چاہتے ہو۔ اور اوسکو
سخت بیماری مین مبتلا دیکھو۔ تو سوچ لو کہ تمہارے دلپر کیا سخت صدمہ گزریگا۔
نہ تو اتنا پیسہ ہے جو دوائی ہانڈی مین خرچ کرو۔ اور حکیم طبیب کو دیکر بلاؤ۔
نہ دلکو اتنا صبر ہے کہ وہ مرجاوے۔ اور چھوٹی چھوٹی اولاد رل جاوے۔

پہر بتلاؤ کہ کیا تم ایک گہنٹہ یا آدہ گہنٹہ محنت ذکر سکوگے۔ اسمین تمہارا کیا
خرچ ہوگا۔ اور کس قدر عرصہ لگیگا۔ ڈیڑہ گہنٹہ سے زیادہ تو مین توجہہ دینے کو
منع کرتا ہون۔ تمام دن رات مین ڈیڑہ گہنٹہ سے زیادہ ہرگز توجہہ مت کرو۔
خواہ آدہ آدہ گہنٹہ تین آدمیون پر۔ خواہ ڈیڑہ گہنٹہ ایک کو توجہہ دو۔ اس سے
زیادہ محنت نہ اوٹہا۔ کیونکہ توجہہ دینے سے وہ نور جو باعث زندگی ہے۔
دوسرے مین جاتا ہے۔ اور اسی مین سے خرچ ہوتا ہے۔ اسلیئے آدمی اپنے اندر
کمزوری اور کچھہ ضعف معلوم کرتا ہے۔ اگرچہ اوسکا دفعیہ چہل قدمی اور ہواخوری
اور سیر تماشے اور تفریح سے ہوجاتا ہے۔ اور اصلی حالت اور سچا لیت پہر آجاتا
اسیلئے مین منع کرتا ہون کہ سن بلوغ سے پہلے۔ اور ستر برس کی عمر سے پیچہے
دس پندرہ منٹ سے زیادہ توجہہ دینا نامناسب ہوگا۔ لڑکوکی تو نشو
نما مین فتور پڑیگا۔ اور بڈہو نکی ضعف اور نقاہت کو بڑہا دیگا۔ اگر تیسرے پہر سکے
تو گہڑی۔ گہنٹہ وقت بہچاننے کو توجہہ دینے کے وقت سامنے رکہہ لیا کرو۔
اب تم کہوگے کہ خیر کچہہ ڈیڑہ گہنٹہ کی محنت تو ہم سنہال لینگے مگر ایسی محبت
اور عشق۔ اور دلسوزی ہر ایک مریض واسطے کہا لینے لائینگے۔ یہہ کام زبردستی
اور زور اور تکلف سے کبہی پیدا نہوگا۔ سو یاد رکہو کہ یہہ کام تو خودبخود پیدا ہوگا۔
مگر اول مین تہوڑا بہت تکلف تمکو ضرور کرنا پڑیگا۔ اور الفت اور محبت کو بزور لانا
اور جمانا ہوگا۔ یقین جانو کہ توجہہ نہایت بڑا عمل جیب کا ہے۔ اگر چند روز مریض
کو اچہی طرح توجہہ دیجاوے تو مریض مرشد سے نہایت محبت کرنے لگتا ہے۔
اور دلسوزی اور یگانگت خودبخود پیدا ہوتی ہے۔ اور جو مریض اچہی طرح

معالج کیطرف دل جاتو ہے۔ اور بیچیال ہوکر رجوع کامل سے سامنے بیٹھے۔ اور اوسکے چہرہ کیطرف ٹکٹکی باندھکر دیکھتا رہے تو بہرشدت کے دلمیں بھی اوسکی محبت اور دلسوزی۔ اور یکرنگی پڑجاتی ہے۔ اور ہمنے تو بہت مفید باتوںکا بیان کیا ہے اگر یہہ میسر ہوے تو پہر جس صورت سے ہوسکے توجہہ دیئے جاؤ ناغہ مکرو۔ ہمت نہارو۔ ناامید نہو۔ خودشک کرو۔ نہ مریض کے دلمیں شک ڈالو۔ انشاء اللہ انجام اچھا ہوگا۔ اول تو شفا ہی بخشوگے یا مریض کی مرض کو کم کروگے۔ کمتر و رجہ زیادہ تو نہونے دوگے۔

ہدایت ۹

جہوٹی بات بیجا دعوا نکرو اور لاف زنی سے بچو۔

اگر کوئی تمسے علاج کرانا چاہے۔ تو ایسا بیجا دعوا نکرو۔ اور ایسی شیخی مارو کہ میں بیشک تمہارا مرض کہودونگا۔ اور دو تین ہی توجہہ میں صحت بخشونگا اس علاج کو تم کرامت سمجھو۔ اور تمام علاج معالجہ چہوڑدو۔ ایسی لاف زنی مسیحی بندونکا کام نہیں۔ ایسا نہوکہ بیجا بیہودہ غرور کرنے سے انجام میں ذلت اوٹہاؤ۔ بشاید کہ وہ بیماری موت ہو۔ یا ایسی سخت ہو جسکو حکمانے لاعلاج لکہا ہو۔ اور شاید کہ اوسکی شفا دوا کہانے۔ اور دوسری شخص کی توجہہ پر موقوف ہو۔ یا وہ بیماری مہلک تو نہو۔ مگر آخر دم تک جانیوالے بہی نہو۔ شاید ایسا دعوا کرکے پیچہے ندامت کہینچو۔ اور دل ہی دلمیں افسوس کرو (ع) چرا عاقل کند کاری کہ باز آید پشیمانی۔ تمکو لائق ہے کہ ہمت نہارو۔

اور دلسوزی اور یقین کے ساتھہ علاج کئے جاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کی جناب سے
صحت کی امید رکھو۔ شافی وہی ہے حکیم داتا ہے۔ اور تمہارا علاج تو صرف حیلہ اور بہانہ ہے
مگر اس علاج میں یہہ مصلحت بھی ضروریات سے ہے کہ مریض کو کامل امید دلاؤ اور
اوسکے شک وشبہہ کو دور کرو۔ صاف صاف کہدو کہ اگرچہ یہہ علاج کرامت سے
کم نہیں مگر موت اور تقدیر سے کسیکو چارہ نہیں۔ چند روز علاج کرا کر دیکھہ لو۔ پھر
جیسا ہونیوالا ہوگا۔ خود ظاہر ہوجاویگا اور ایسی بیماریوں پر جنکو اطبا لا علاج بتلاتے
ہیں ہاتھہ مت ڈالو۔ جیسی دق کا تیسرے درجہ کی اور سل وغیرہ۔ اور اول اول جب
جب تم توجہ دینا سیکھنے لگو۔ تو جو بیماریاں دورہ کی ہیں جیسے مرگی وغیرہ
اونپر بھی ہاتھہ نہ ڈالو۔ یہہ اسواسطے نہیں کہ ان بیماریوں میں صحت محال ہے
بلکہ اسلئے کہ انکو مہینوں علاج جاری رکھنا پڑیگا۔ کیونکہ جس شخص کو مرگی کا
دورہ دو مہینہ بعد ہوا کرتا ہے۔ تو صحت جب سمجھو جب پانچ چھہ دورے ٹل
جاویں۔ تو اس صورت میں تمکو دس بارہ مہینہ علاج کرنا ہوگا۔ اور ہر دورہ کے
ٹلنے کا انتظار کرنا پڑیگا۔ اگر دو چار دس روز توجہ دیکر چھوڑ دوگے۔ تو کیا فائدہ
ہوگا۔ اسیطرح کل دورہ والی بیماریاں سمجھہ رکھو۔ مجھکو بھروسا نہیں کہ نوآموز
آدمی اتنی عرصہ دراز تک توجہ بڑے استقلال اور صبر سے دیتا رہیگا۔
اور اگر اپنے میں ہمت دیکھو تو منع نہیں کرتا۔ نوآموز مبتدی کو مناسب ہے
کہ اول اول ایسی بیمار کو لیوے۔ جسپر توجہ کا اثر اول ہی دن معلوم ہوجاوے
اور ایسے ایسے خفیف بیماریوں پر ہاتھہ ڈالے جنکو دو چار یا پانچ یا سات دن کے
اندر اچھا کر سکے۔ جب قوت بڑھتی جاوے۔ تو سخت سخت امراض پر توجہ

کرینے ۔ اور یہ بخوبی آزمایا گیا ہے ۔ کہ معالج جسقدر کثرت سے اسکی مشق کرتا جاتا ہے اور جسقدر کامل یقین اور تجربہ کار ہوتا جاتا ہے ۔ اور جلد شفا بخشتا ہے رفتہ رفتہ ایسا ہو جاتا ہے کہ صرف اوسکا دیکھنا ہی صحت لے آتا ہے ۔ اور اوسکا تفقط ہی دیر تک مریض کو مستغرق کر دیتا ہے ۔ شاید تم پوچھو کہ کون کونسی بیماریاں ہیں جنمیں مریض اس توجہ سے جلد شفا پاتا ہے ۔ اسکی جواب میں جسطرح مجھکو تجربہ ہو چکا ہے بیان کرتا ہوں ۔ باری کا بخار ۔ یومیہ تپ جو کہ ہو ۔ رباح ۔ درد سر ۔ عذود کا پھولنا ۔ گنٹھیا وغیرہ اور جو بیماریاں اعصاب اور عروق سے متعلق ہیں ۔ فالج ۔ لقوہ ۔ تشنج ۔ نفث الدم ۔ جنون ۔ زخم پھوڑے پھنسی ۔ زخم ۔ اور پھوڑے پھنسی کا جب علاج کیا جاتا ہے تو مواد اندر ہی اندر حل ہو جاتا ہے ۔ کچھ کم و بیش ہی خارج ہوتا ہے ۔ مجھکو اس بات کا بہت جگہ تجربہ ہو چکا ہے ۔ اس سے تمکو بالکل گھبرانا نہ چاہئے ۔ **حکایت** ایک شخص کے چوتڑ پر آدمی کے سر برابر پھوڑا تھا جراح نے کہا کہ اسکو چیرہ لگیگا اور پانچ سیر مواد نکلیگا ۔ میں نے علاج شروع کیا تیسرے روز بالوں کی جڑوں میں سے خود بخود بہنا شروع ہوا ۔ قریب سیر یا تین پاؤ کے خالص خون نکلا ہوگا ۔ ورم جاتا رہا ۔ دوسرے دن کروٹ لینے لگا درد کم ہو گیا چوتھے دن چلنے پھرنے لگا ۔ آٹھویں دن بالکل تندرست ہو گیا ۔ نشان بھی باقی نہ رہا ۔ نہ تو کوئی مرہم لگایا ۔ نہ پلٹس کیا ۔ نہ سینک دیا ۔ نہ چیرہ دلوایا ۔ غرض علاج جراحی وغیرہ بالکل نہ کیا ۔ حیض و نفاس کا بند ہونا جس سے صدہا بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔ بدخوابی ۔ کم خوابی ۔ بالکل نیند کا نہ آنا ۔ پسلی کی بیمارے ۔ جو بچوں کو

ہوتی ہے۔ دور کسے۔ دو دمتعدد۔ ایسی ایسی بہت بیماریاں ہین جنمین جلد
شفا دے سکا ہون۔ اور آزما چکا ہون۔ اور جن بیماریونمین توجہہ کا اثر زیادہ ہوتا ہے
وہ بھی ہین مبتلا تا ہون۔ بہ نسبت تندرست کے بیمار پر جلد اثر ہو جاتا ہے۔ بلکہ جب
بیمار اس علاج سے تندرست ہوتا ہے تاثیر کا ہونا مطلق موقوف ہو جاتا ہے
جس سے محبت زیادہ ہو۔ اوسپر یہہ اثر جلد تر ہوتا ہے۔ بہ نسبت عاقلونکے
سادہ لوحونپر۔ بہ نسبت مردونکے مستورات پر۔ بہ نسبت جوانون کے بچون پر
بشرطیکہ توجہہ کی وقت وہ روویں اور گھبراویں نہیں۔ اور اگر رووین اور گھبراوین
یا ہچکیں کرین۔ تو مناسب ہے کہ جسوقت وہ سو جاوین اوسوقت اونپر توجہہ
کرین۔ بہ نسبت امیرونکے غریبون پر اور اون لوگونپر جنکے رگ پٹھے نازک ہون اور
پتلے ہون۔ بلغمی مزاج والون اور بے علمون پر جنکی طبیعت بہت چالاکی کم ہو۔
بہ نسبت غائب کے حاضر پر۔ بہ نسبت دور کے نزدیک ہو کر اور ہاتھ لگا کر۔ زیادہ
تر ان سب سے جب خیال بخوبی جم جاوے۔ اور رابطہ محبت دائم ہو جاوے
ان سب صورتون مین بخوبی اثر ہوتا ہے۔ وہ کون کونسی صورتین ہین جنمین
توجہہ کا بخوبی فائدہ ہو پہنچتا ہے۔ اور وہ کون کونسی شخص ہین جنکے توجہہ کا خوب
اثر ہوتا ہے۔ سمجھہ لو روحی اور جسمی قوت والی تندرست کی توجہہ زبردست
ہے۔ ایسی شخص سے جسکی قوت روحی۔ اور جسمی۔ اور ہمت اور زور جسمانی
کم ہے۔ اور بہت ناتوان اور ضعیف۔ صفراوی مزاج عقل کی توجہہ بہتر ہے
بلغمی اور دموی مزاج والے اور کم عقل سے۔ کم بولنے والے کی توجہہ زبر
دست ہے۔ بہ نسبت بہت بولنے والے کے۔ سوداوی مزاج والا جسکا خیال

بہت ستشہ ہوتا ہے۔ اور جنکی مزاج مین گھبراہٹ اور پریشانی رہتی ہو۔
اور ضبط خیال پر قادر نہو۔ خدا ترسی اور رحم اور دلسوزی نہ رکھتا ہو۔ تلون
مزاج عجائب غیبی کا شائق ہو۔ ثواب کی نیت سے توجہ نہ دے۔ اس راز کو
چھپا نسکے غرور و تکبر سے ہر ایک کے سامنے بیان کرے۔ لاف زن ہووے
طمع بہت رکھے پرہیزگاری کی چال نہ چلے۔ مریض پر احسان نہ رکھے۔ بد
مزاجی کرے تا وقت صحت علاج جاری نرکھ سکے۔ اپنی قوت اور کمالیت
پر اعتقاد اور اعتماد رکھے۔ شفا حاصل کرانے پر شکی ہو۔ بیحد دعوا کرے۔
ایسے اشخاص جیسا چاہئی توجہ دینے کے لایق نہین۔ اور ایسی ایسی
صفتین تو بنا کی گئین خرابی اور نقصان سے خالی نہین۔ تمکو مناسب ہے
کہ بجا دعوا کرنیوالے طبی چوڑی شیخی نہ مارو۔ اور لاف زنی کو
چھوڑ دو۔

ہدایت ۱۰

ساتوین بات تم خود بیمار ہو تو توجہ نہ دو مرشد کی بیماری اور صفات طالبین۔

گاہ گاہ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ توجہ دینے والا جب رجوع دلسے خیال جما کر
توجہ کرتا ہے۔ تو جیسی صفت مرشد کی طبیعت مین متمکن ہوتی ہے۔ بیمار مین
چلی جاتی ہے۔ اگر مرشد اخلاق ذمیمہ اور فسق و فجور کی عادت رکھتا ہے
تو بیمار بھی فسق و فجور مین مبتلا ہوتا ہے۔ اور جو مرشد صالح اور پرہیزگار ہو

تو مریض بہی صلاحیت اور اتقا کی کام کرنے لگتا ہے۔ اگر مرشد عاشق خدا ہو
تو طالب کی بہی دل میں عشق اپنے جوش مارتا ہے۔ غرض معالج کے نور کے ہمراہ
معالج کے اخلاق۔ مریض میں چلے جاتے ہیں۔ اور مریض اونہیں صفتوں سے
موصوف ہوجاتا ہے۔ اسیطرح اگر معالج کو کوئی بیماری ہو۔ اور وہ بیماری بہی
ایسی کہ تمام بدن میں سرایت کر گئی ہو۔ تو مریض بہی اوسمین مبتلا ہوجاتا ہے۔
اسلئے تمکو مناسب ہی کہ اگر تم خود بیمار ہو تو کبہی مریض کو توجہ نہ دو۔ ورنہ پانی اور
رومال وغیرہ کو دم کرو۔ اور کبہی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ جب رابطہ قایم ہوجاتا
ہے۔ اور مریض اچہی طرح خیال کو جماتا ہے۔ اور مرشد کا خیال کم میں بٹا ہوا
ہوتا ہے۔ تو مریض کی بیماری اوسکے شیخ کو چمٹ جاتی ہے۔ مریض اچہا
ہوجاتا ہے۔ اور شیخ بیمار پڑجاتا ہے۔ یا مریض اور معالج دونوں اوسی
مرض میں گرفتار رہتے ہیں۔ اور یوں بہی ہوا کرتا ہے۔ کہ معالج کی بیماری
مریض کو لپٹ جاوے۔ اور معالج صحت پاوے۔ یا مریض معالج کی مرض
میں گرفتار ہووے۔ اور شیخ بہی اوسی بیماری میں مبتلا رہے۔ مگر ایسا اتفاق
بہت کم ہوتا ہے۔ کہ مریض کی بیماری مرشد کو چمٹ جاوے۔ کیونکہ اوسکا
ارادہ نور کی پہونچانیکا ہوا کرتا ہے۔ اور بیمار کا لینیکا اور شیخ قوت ور ہے
اور بیمار کم زور مگر یہہ اوسوقت ہوتا ہے جب مرشد اپنے خیال کو بٹا ہی رکہتا ہی
یا بہت نازک طبع ہوتا ہے۔ تو بیمار کی بیماری میں کم و بیش مبتلا ہوجاتا ہی
اور تہوڑا بہت اوسکا اثر معلوم کرتا ہے۔ اگر ایسا معلوم کرے۔ تو بعد توجہ
دو چار منٹ اپنے دونو ہاتھ دونو بازو سے اونگلیوں تک پاس کرلیا کرے۔ بلکہ

پیشانی سے پاؤں تک دیکھ پندرہ باتیں کرلے فی الجملہ جب تم بیمار ہو تو
فریقین کو ہرگز توجہ نہ کرو اور اگر تم اخلاق ذمیمہ میں گرفتار ہو تو پارسائے
اور اخلاق حمیدہ کی عادت کرو۔ اور اپنے آپ کو اچھی صفتوں سے
آراستہ رکھو بیمار اور فاسق فاجر شیخ ہرگز توجہ دینے کی لائق نہیں ہوتا
اور جو توجہ کرے بھی تو کچھ نقصان پہونچاتا ہے۔ نفع نہیں پہونچتا۔

ہدایت ۱۱

آٹھوین بات توجہ کی خوبیاں اور کمالات

توجہ ایک نادر شئے ہے کہ اس سے انسان خدا کو حاصل کرتا ہے۔
اور دنیا بھی پیدا کر لیتا ہے۔ عجایب غرایب معاملے اس سے ظہور پاتے ہین
اور طرح طرح کے وقوع ظاہر ہوتے ہین غرض دنیا مین ایسا کام کونسا ہے
جو توجہ سے حاصل نہین ہوتا اسکی مثال ایسی ہے جیسے تلوار اگر
چاہو تو دشمن کو مار دو۔ چاہو اپنا گلا کاٹ لو۔ بزرگوں نے جان دی
دی مگر اس بھید کو نہ کھولا۔ دنیا برباد کر دے مگر نا اہل کو یہین
دخل نہ دینا۔ بدنام ہوئے ذلت اوٹھائے تکلیف اور مصیبت سہی
اپنی دولت کو سینہ مین لے گئے مگر ظاہر نہ کیا۔ اسکا پورا پورا سبب
تو اونہین کو معلوم ہوگا مگر میرے ناقص رائے مین ایک یہ بھی سبب ہے
کہ طبایع انسان مین بڑا اختلاف ہوتا ہے اور ہر ایک شخص صلاحیت کی
چال نہین چلتا۔ ایسا ہو کہ نااہل ناشائستہ اور ناشائستہ باتون میں اسکا
استعمال کرین۔ برا نام کہا دین۔ اور بھلا بنیان گنوا دین اس سے

دنیوی سیر و تماشے دیہہ ہین - اور طلم درباد تیان کرین - آپ بھی وبال
مین گرفتار ہون اور ہمکو بھی وبال مین ڈالین - قیامت مین جوابدہے
مین ہم پکڑے جاوین - ماگلے بزرگ ہدایت کرنے اور راہ بتانے
پر بڑے حریص تھے - اور ایسی حسرت اور آرزو مین مرگئے کہ کوئی شخص ہمسے
اس دولت کو حاصل کرے - یقین جانو کہ وہ ہرگز بخیل نہ تھے بلکہ
اور غرور سے خالی - اور عجب وریا سے بری تھے مگر مصلحتاً یہی بہتر سمجھا
ہے کہ اس کمالات کو چھپاوین اور ہر ایک پر ظاہر نکرین اسلئے مین تمکو
تاکیداً منع کرتا ہون کہ سیر و تماشے اور عجائبات دیکھنے کی نیت سے اس علم
کو استعمال نکرین - مین تو نصیحت کا حق ادا کر چکا آگے وہ جانین - اگر کمانیکی
کرنے کی آرزو تو جہہ کے ہمراہ ہین تو یہہ تاثیر کم اور گناہ ہوگی -
میری تو خاص نیت یہی ہے کہ خلق اللہ اس سے عام فایدہ اوٹھاوے دین
بھی حاصل کرے - اور دنیا مین بھی پہل پاوے - خدا کی رضا نصیب ہو
اور خاتمہ بالخیر - ارشاد تیسرا

توجہہ دینی کی عام ترکیب جو کسی خاص بیماری کے متعلق نہین

اگر کوئی بیمار تمسے توجہہ دینے کی التجا کرے - اور تمکو اس کام کی فرصت اور ہمت ہو
تو منظور کر دو اور اوسکو سمجھا دو کہ اگر میرا علاج کرواتے ہو - تو گھبرانہ جانا
اور ناغہ نکرنا شاید اس علاج مین عرصہ دراز لگ جاوے - اور پرہیز گاری کر
کام کرنا جہان تک ممکن ہو اسکو چھپانا - اور جو واقف ہین اونکے سوا اور

کسیکے سامنے اسکا بھید نہ ظاہر کرنا - اور اونکو بھی ظاہر کرنے سے منع کر دینا
اور کسی طرح کا خوف نہ کرنا - انمین کچھہ ضرر اور نقصان نہوگا - اور صحت کا
یقین کامل رکھنا تا وقت صحت چندروز مصلحت واسطے ہمارا ادب اور
تعظیم نگاہ رکھنا اور یہہ عقیدہ کرنا دن رات مین ایک دفعہ یا دو دفعہ فلانے
وقت ہمارے پاس آجایا کرو - جب یہہ بات قرار پا چکے تو ہر روز اوسی معین
وقت پر اوسکو بلاؤ - اگر سخت بیماری ہو تو گھنٹہ یون گھنٹہ - اور جو خفیف بیماری
ہو تو پاؤ گھنٹہ یا آدہ گھنٹہ یا جتنا تمہارا دل چاہے توجہہ دیا کرو - مگر اول دن
بہ نسبت اور دنون کے زیادہ دیر بیٹھو تاکہ رابطہ قایم ہو جاوے - غرض
ان سب باتون مین اپنے مصلحت اور موقع دیکھ لو - اور جب توجہہ دینے کا
ارادہ کرو تو استخارہ مسنونہ اول کرو - نہ ہو سکے تو صرف دعاے استخارہ
پر ہی اکتفا کرو - اور جب توجہہ دینے کو بیٹھو تو دعا کر کے بیٹھو اور دعا کر کے اوٹھو
بہت بھوکے اور بہت پیٹ بھرے توجہہ نہ دو - اگر بیمار نہ آسکے تو تم آپ
اوسکے گھر جاؤ - سب آدمیون سے کنارہ کرو - اور خلوت مین بیٹھو صرف
تم یا وہ بیمار ہو - وہان اور کسیکا دخل اور گذر نہو - دروازہ بند کر لو - بیمار
کو زمین یا چارپائی پر نرم بچھونے پر لٹادو یا تکیہ کے سہارے بٹھا دو
اور کہدو کہ توجہہ دینے تک خاموش بیٹھے رہنا - اور یہہ بھی کہدو کہ دونون
پاؤن لمبے پھیلا دینے - بیمار کا مونہہ جنوب کو اور اوسکے پشت شمال کے
طرف ہو - وہ جگہ نہ بہت سردی ہو نہ گرمی مچھر پسو وغیرہ سب چیزون سے
جو خیال کے پراگندہ کرنے والے ہین - امن ہو - اوسکے دونون پاؤن

[illegible] رکھ لو - اور [illegible] گھٹنون [illegible] سینے کے [illegible]
دونون زانو کھڑے کر کر یا آگے کو ٹیک لگا کر بیٹھ جاؤ - تاکہ تمہارے سینے اوسکی پشت سے لگے رہو -
یا ہتھولی پھیر بھی اوسکے دونون پاؤن کے درمیان بچھا لو - اور اوسکے
دو زانو یا چار زانو بیٹھو - اور دلکو تمام جوش وخروش سے اور گھبراہٹ سے
مطمئن رکھو - گھبراہٹ مین نفع نہین ہو سکتا - اور نتیجہ خراب نکلتا ہے -
اگرچہ یہ سب باتین بیکار ہون - تو بہت بہتر ہے ورنہ کچھ مخصوص نہین جس طرح
مناسب وقت ہو اور بن پڑے - مینے ایک مختصر رسالہ چھپوایا ہے - جسکا نام
ہدایت الطلاب معہ رسالہ توجہہ) ہے اوسکا مطالعہ کرو - وہ تمکو نشست
توجہہ اور آداب وغیرہ مین کم وبیش تینون دفترون مین مدد دیگا - مریض کے
دونون ہاتھون کے انگوٹھے اپنے دونون انگوٹھون اور انگلیون کے سرے مین
اسطرح پکڑ لو کہ تمہارے انگوٹھون کا شکم بیمار کے انگوٹھون کے شکم سے ملا رہے - اور
ناخن دونون کے انگوٹھون [illegible] کے بیرونی طرف
ہون اور آہستہ آہستہ دباؤ دیتے رہو - اور بیمار کے چہرہ یا آنکھہ یا رخسارہ
کی طرف ٹکٹکی باندہ کر دیکھتے رہو - اور بیمار کو بھی سمجھا دو کہ تمہارے چہرے
کی طرف ایک جگہہ ٹکٹکی باندہ کر دیکھتا رہے - طبیعت کو ڈھیلا رکھے - اور تمام
خیالات کو ہٹا کر تمہارے ہی خیال مین محو رہے - اور اپنے ذات کو تمہاری
ذات مین یکرنگ کردے - اور سب خیالات کو دل سے بھلا دے - اور تم
بھی اسیطرح اوسکی ذات مین اپنا خیال گڑا دو - اور ایک جان دو قالب
ہو جاؤ - چار - پانچ آٹھہ دس منٹ تک اسیطرح نرم نرم انگوٹھون کو دباتے

ہو یا ہاتھ کی دیر لہ انگوٹھوں میں حرارت اور گرمی پیدا ہوجاوے اس بات سے رابطہ قائم ہوجاتا ہے۔ اور جب رابطہ قائم ہوگیا تو توجہ کے تاثیر فی الفور ظاہر ہونے لگتی ہے۔ دوسری ترکیب رابطہ قائم کرنے کی یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اور ہتیلیاں اندر کی طرف سے مریض کے ہاتھ اور انگلیوں اور ہتیلیوں سے برابر ملا رکھو اور انگلیاں کھڑی رکھو۔ اسطرح اور ان دونوں ترکیبوں میں ہاتھوں کے راہ سے مرشد کا نور مریض کے بازو اور تمام بدن میں جاری ہوتا جاتا ہے۔ اور بعض مریض اسکے تاثیر کو بھی مختلف طور سے محسوس کرتا ہے۔ جب انگوٹھے پکڑے جاتے ہیں تو معلوم کرتا ہے کہ شیخ کے ہاتھوں میں سے کوئی شیئے بازوؤں اور تمام جسم کے طرف کھینچی جاتی ہے یا پاؤں سرد۔ اور سن بے حس ہوجاتے ہیں۔ اور جب پاؤں پر پاس کئے جاتے ہیں تو گرم ہوجاتے ہیں۔ اور ناتوانی اور ندامت پاتا ہے۔ اور جب پاس کئے جاتے ہیں تو ایسا جانتا ہے جیسے کوئی گرم پانی بہتا ہے۔ اور پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں سے کوئی گرم گرم شئے نکلتی چلی جاتی ہے اور بھاری جگہہ سے ہل جاتے ہے اور نیچے کو اترتے معلوم ہوتے ہے۔ آنکھیں بند ہوتی جاتی ہیں۔ خمار سا چھاتا جاتا ہے۔ دلکو فرحت پہنچتی ہے۔ غرض اختلاف طبع بموجب مختلف تاثیریں محسوس کرتا ہے۔ اور معالج کے دیکھنے سے مرشد کے آنکھوں اور چہرہ بلکہ تمام بدن سے مریض اپنے جسم میں نور کا آنا اور داخل ہونا معلوم کرتا ہے۔ اور مریض کی حالت میں تغیر ہوتا ہے۔ اور اوس کا

رنگ بدلتا جاتا ہے - پانچ سات دس منٹ بعد انگوٹھون کو چھوڑ دو - اور اپنے دونون ہاتھ مریض کے سر پر رکھو - اور بقدر ضرورت دو چار منٹ رہنے دو - اِس سے مرشد کی ہتھیلیون اور انگلیون کے سرون سے مریض کے دماغ مین یہہ نور بھر جاتا ہے - آنکھین بند ہونے لگتی ہین - بلکہ رفتہ رفتہ چند روز مین آنکھونکا کھولنا دشوار ہوجاتا ہے - آرام سا معلوم ہوتا ہے - نیند گھیرتے جاتی ہے - خمار سا چھاتا جاتا ہے - بزرگون نے اوسکا نام فیضان رکھا ہے - اور بعضون کو اِس نور کا رنگ بھی نظر آتا ہے - رفتہ رفتہ استغراق ہوجاتا ہے - اور مریض سوتا رہتا ہے یہان تک کہ سکر پیدا ہوجاتا ہے - اور حالت انبساط مین آجاتا ہے جب کسی مریض پر یہہ حالتین پیدا ہوجاتے ہین تو عجایبات عجایب باتین اوس سے ظاہر ہوتے ہین جنکا بیان بقدر ضرورت علاج اس دفتر مین آویگا اور مفصل بیان اسکا تیسرے دفتر مین ہوگا - اب تم سر پر سے ہاتھ اوٹھالو - اور مریض کے دونون شانون پر رکھ دو - ایک منٹ رہنے دو - اور نرم نرم دباتے جاؤ - اور پھر آہستہ آہستہ ہتھیلیان لگاتے ہوئے دستون اور انگلیون کے سرون سے کھچائی کھچاتے مریض کے کلائی اور انگلیون کے سرون تک ایک منٹ مین پہونچا دو - اسطرح مریض کے دونون بازو دونون - اور ہاتھون مین بھی نور بھر جاتا ہے - بعدہٗ اسیطرح مریض کی پشت پر دونون ہاتھ رکھو - اور کھچاتے ہوئے دونون سرین اور رانون تک آجاؤ - بعدہٗ اپنے دونون انگوٹھے

مریض کے سینہ پر رکھو۔ اور ہتیلیان ہٹا کر اونگلیون کو پسلیون کے اوپر رکھکر۔ بعدہ شکم اور معدہ پر ایک دو منٹ ہاتھ لگاؤ۔ اور ناف پر رکھو۔ اور ان سب جگہہ تہوڑا تہوڑا دباؤ دیتے رہو۔ ان سب باتونسے مُرشد کا نور مریض کے تمام جسم میں بہر جاتا ہے۔ اور جہان بیماری ہو اوس بیماری کے جگہہ کو پکڑ لیتا ہے۔ بعدہ تم اپنے دونون ہاتھون کے اونگلیون کو جدا جدا تہوڑا ایسا جہکائے ہوئے اور پشت فار کی طرح خم دیتے ہوئے خیال کو مریض مین گڑاتے ہوئے مریض کے پیشانے سے جسم سے ایک انچہ یا آدہی انچہ دور دور بغیر بدن کی چھونے کے اوسکے کپڑون سے لگاتے ہوئے چہرہ اور گردن اور سینہ اور شکم اور ناف سے نیچے کو لاتی ہوئے مریض کے دونو پاؤن کی اونگلیون کے سرون تک بلکہ زمین تک پہونچا دو۔ اور اگر ایک دفعہ مین زمین تک ہاتھ نہ لیجا سکو تو ناف یا رانون تک پہونچا دو۔ اور مکرر سہ کرر تکرار کے ساتھ اسیطرح کئے جاؤ۔ بعدہ آدہی ڈہڑ سے پاؤن تک پاس کرو اور زمین تک پہنچاؤ۔ اسمین اوسکو چھوؤ نہین۔ اور اوسکے بدن کو بھی کہین سے نہ پکڑو۔ اگر اتفاق سے بدن چھوا جاوے تو مضایقہ بھی نہین۔ ان ہاتھون کے اوتارنے کا نام (پاس **توجہ**) ہے۔

اور اب مین اسکا جہان ذکر کرونگا (پاس) لکھ کر لکھا کرونگا۔ ان پاسون کو تم آہستہ آہستہ کرو یعنی ایک منٹ مین سر سے پاؤن تک دو پاس کرو۔ اور پیشانے سے ناف تک پاؤ منٹ مین ایک پاس

مگر جس جگہہ بیماری ہو وہان آدہا منٹ یا پاؤ منٹ ہاتھون کو ٹہرا رکہو۔ بعدہ
پاؤن تک پورے کرو۔ اور ان پاسون کے کرنے مین تم وہ بیت لگاؤ
اور اپنے ہاتھون کو نہ سُکیڑ او۔ صرف اتنا زور خرچ کرو۔ کہ ہاتھہ اوسکے
بوجہ گرنے سے بچے ان پاسون مین تم اپنے ہتیلیون۔ اور اونگلیون کے
سرونکو مریض کی جسم کے طرف رکہو۔ اور جب گہٹنون کے قریب
پہنچکر تو ہاتھون کو ترچہا اور سلامی کرتے جاؤ۔ یہانتک کہ
پاؤن کی اونگلیون کے اوپر جب پہونچو تو تمہارے ہاتہون کی پشت
مریض کے جسم کی طرف ہو جاوے۔ اور اسی طرح پہر انگو پیشانی کے
سامنے لے آؤ۔ اور اوسیطرح پہر کرو۔ باربار کرتے جاؤ۔ اور گاہ گاہ
بلکہ ہر پاس کے آخیر مین اگر اپنے اونگلیون کو جہاڑ دیا کرو۔ اور عادت
کرلو تو یہہ بات بہت خوب ہے۔ اسمین مریض کی بیماری کہ ہمین
چہٹی۔ گویا اوسکی بیماری تمہاری اونگلیون کو جمٹ جاتی ہے۔ اوسکو
تم اوسکو زمین پر جہٹک دیتے ہو۔ اسطرح تمہارے مین بالکل مریض
کے بیماری کا اثر نہو گا۔ ان طولانی پاسون سے جو پیشانی سے پاؤن
تک کئے جاتے ہین۔ وہ نور جو شیخ بزرگوار نے مریض کے تمام جسم کے
اندر بہر دیا تہا۔ بیماری کو لیکر مریض کے پاؤن کے اونگلیون کے سرون
سے خارج ہوتا جاتا ہے۔ اور ہر ایک پاس کے ساتھہ ایک جز و بیماری
کا دور ہوتا ہے۔ اسیطرح جسوقت پیشوا مریض کے ایک بار و یا دونون
بازوؤن سے جبت ہاتہون کی اونگلیون تک پاس کرتا ہے تو جو بیماری

بازو سے ہو کے نیچے تک ہوتی ہے - اوسکو بعد نور گھسیٹا ہوا ہاتھون کے
اونگلیون کے سرونسے خارج کر دیتا ہے - اور اکثر اوقات مریض اس
خروج کو معلوم کر لیتا ہے - اور صاف صاف کہتا ہے - کہ کوئی شئے
گرم گرم وغیرہ میرے اونگلیون سے نکلی جاتی ہے - اور مجکو محسوس
ہوتی ہے - اگر مریض کے سر یا چہرہ یا بیماری کی جگہہ مونہہ نزدیک کر کر مونہہ
سے دم کیا جاوے - تو گرم اور خوش آئیند تاثیر ظاہر ہوتی ہے - اگر دل
خوش کرنیکے نیت سے دور سے مریض پر دم کیا جاوے تو سرد اور
خوشگوار اثر پیدا ہوتا ہے - اور مریض خوش ہو جاتا ہے - اگر مریض
سے ایک گز کے فاصلہ پر چھپرہ [illegible] ہے - اونگلیان رکہہ
کر چار یا پانچ طویل پاس سر سے پاؤن تک سرد بخشنے کی نیت سے
کئے جاوین تو مریض کو آرام سا آجاتا ہے - اور خوشحال رہتا ہے -
اگر کھلی یا چوڑی کرکھی اونگلیان کر کر مریض کے بدن یا بیماری
کی جگہہ نشانہ کیا جاوے - تو اوس جگہہ نور جمع ہو جاتا ہے - اور جس
جگہہ سے سرونکی طرف پاس کیا جاوے تو نور بیماری اور ناہمواری
کو سمیٹ کر سرونسے خارج ہو جاتا ہے - اور سب سے آخر جب تم نور سارے
بدن مین جمع کر چکو - اور پاس طویل سے فراغت پاؤ - تو ضروریات سے
ہے کہ گھٹنون سے پاؤن کی اونگلیون تک پاس کرو - اور مریض سے
اس نور کو بالکل خالی کر دو - اسطرح سے نور پاؤن کی طرف اوترتا
ہے اور سر اور بدن خالی ہو جاتا ہے + + + + + اگر مریض کو کمزوری

اور لقاہت ہو تو مریض کو آخر مین کہڑا کرو یا بیٹہا دو - اور اپنے ہاتہہ
اونچا اوسکے مونہہ کیطرف اور دونوں ہاتہہ سر کی پشت کی طرف لاکر سر سے
پاؤن تک تین چار پاس کرو - اس سے نقاہت اور کمزوری کم ہو جاتی
ہے - اور توانائی اور مضبوطی آتی ہے - یہہ سب ایک قاعدہ ترکیبون کا
تہا جو تمکو بتلایا گیا ہے یہہ ترکیبین ہر ایک بیمار پر نہین کیجاتی ہین صرف تمکو
تمہارے سمجہانیکے واسطے بتلایا گیا ہے - مگر ان سب مین اول انگوٹہون کو پکڑنا
اور درمیان مین طویل پاس کرنے اور آخر مین گہٹنون سے پاؤن تک پاس کرنا
ہر مریض اور ہر بیماری کیواسطے کارآمد ہوتا ہے اور ہر بیماری کی جگہہ پر توجہ کرنا
ضرور پڑتا ہے دونون کے خیال کا جمنا اور شفا کی نیت رکہنا اور [illegible]
اور محبت اور دلسوزی سے توجہہ دینا تو اس علم مین شرط اعظم گنا جاتا ہے
اب میرا ارادہ تہا کہ خاص خاص بیماریون کے خاص خاص ترکیبین [illegible]
مگر اس جگہہ مین کچہہ مختصر حال اس علم کا - اور جو جو اچہے اصحاب لوگ [illegible]
سمجہایا جاتا ہون - بعدہ خاص خاص بیماریونکی خاص خاص ترکیبین [illegible]

ہدایت ۱۲

یہہ علم قدیم ہے

یہہ معزز علم توجہہ جسکا مین بیان کر رہا ہون قدیمی ہے اور ابو البشر حضرت آدم
علیہ السلام کے وقت سے مروج بعد آخر ہی سینہ بسینہ چلا آتا ہے - اگرچہ اسکی حقیقت اور
اصل ایک ہے مگر ہر جگہہ نئی نئی صورت پکڑتا اور نئی نئی لباس مین ملبس ہوتا ہے
اور تمام دینی اور دنیوی امور مین مددگار رہتا ہے یہہ علم اپنے اصول پر کہتا ہے

دکھایا ان میں سے پہلا اشغال اور کاربیاں اور چہٹیاں اسکی فروعات ہیں

ہیں۔ اشغال کا یہ طریقہ سلسلہ امراضیہ ہمکی ناشناخ ہے حضرت عیسی علیہ السلام

نے بذریعہ کمال ظہور پایا۔ پھر حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم تک

پہنچا اور اول بار اقرار پھر اسکے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو توجہ دی رفتہ رفتہ ۵۷۴ ہجری میں حضرت خضر علیہ السلام

نے حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کو تلقین فرمایا بعدہ سنہ

ہجری میں حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ گیارہ دن تک

سر بسجدہ جناب باری میں دعا کرتے رہے کہ الٰہی ایسا طریقہ عنایت فرما

جو طالبان خدا کو تیری طرف پہنچاوے اور تیرا قرب و عرفان نصیب

کرے۔ اوس وقت جناب باری سے سامنے بٹھلا کر توجہ دینے کا الہام ہوا چنانچہ

وہی وسعت پاکر نئی نئی ترکیبوں اور متفرق صورتوں میں طریقہ نقشبندیہ

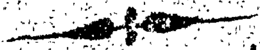
عالیہ میں رواج پا رہا ہے۔ اب تم شاید اس کتاب کو دیکھ کر اسکو ایک

نیا افترا اور نیا شگوفہ اور تعجبات کی بات معلوم کروگے اور طرح طرح کے

اعتراضات اور شکوک و شبہ پیدا کروگے اور نئی نئی حجتیں اور دلائل

پیش کروگے۔ بعض بعض اون میں سے جو اسوقت میری سمجھ

میں آتے ہیں بیان کرتا ہوں اور جواب دیتا ہوں ؛



ہدایت ۱۳

اعتراضات جو اس علم پر ہو سکتے ہیں

پہلا اعتراض

جو ترکیبین اور شرائط اس علاج مین لکہی گئے ہین ۔ بڑے کٹھن اور دشوار معلوم ہوتے ہین ۔ ایسی محنت ہم کب اوٹہا سکتے ہین ۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ مینے نہایت ڈیڑہ گہنٹہ سے زیادہ توجہہ دینی کو منع کردیا ہے ۔ بلکہ تین آدمیون پر ڈیڑہ گہنٹہ توجہہ دینے کا خال لکہدیا ہے ۔ بلکہ دس پندرہ منٹ کی توجہہ مین بہی انسان کامیاب ہو سکتا ہے ۔ اتنی دیر کی محنت خدا واسطے یا اپنے قریبون پیارون کی خاطر دشوار کام نظر آتا ہے ۔ دوا منگانی ۔ اور بنانے ۔ اور ٹہنڈای پیسنے مین کیا اس سے کم عرصہ لگتا ہے بعضی دوائیان ۔ اور کشتہ وغیرہ تو ایسے ہین جو مہینہ دو مہینہ تک کہرل کئے جاتے ہین ۔ دواؤن کو پسند کرتے ہین ۔ کوٹتے ہین ۔ پیستے ہین ۔ چہانتے ہین ۔ قوام بکاتے ہین ۔ مدتون تک رہین ۔ اور غلط ہین وبارہتے ہین ۔ بہ نسبت اوسکے تو یہہ علاج بہت آسان معلوم دیتا ہے ۔

دوسرا اعتراض

یہہ ہے کہ مریض ایسی تکلیف کب گوارا کرتے ہین ۔ اور اسطرح کب بیٹھ سکتے ہین ۔ جواب کیا کڑوی دوائیان پینے سے یہہ کام سخت نظر آتا ہے مین تو کہہ چکا ہون ۔ کہ مریض جس کروٹ اور پہلو چاہے ۔ بیٹھے ۔ لیٹا رہے ۔ کڑوی دوائیان پینی مشکل نہین ۔ لیکن بعضی کڑوی دوا

شخص کہتا ہے نہایت دل چرانے ہیں۔ اور بہت ہی تنگ ہوتے ہیں۔
مرنا قبول کرتے ہیں۔ مگر بدمزہ دوا نہیں کھاتے اس علاج سے تو مریض
کو آرام آتا ہے۔ اور خوش ہوتا ہے۔ چین سے سو جاتا ہے۔ آئندہ کو
اس علاج ہی کی آرزو رکھتا ہے۔

تیسرا اعتراض ۳

یہ ہے کہ تم لکھتے ہو۔ اس میں عرصہ دراز تک علاج کرنا پڑتا ہے۔ جواب
ہر مرض میں دراز عرصہ نہیں لگتا۔ البتہ سخت امراض میں جو مزمن
ہو گئے ہیں۔ دراز عرصہ ہی لگ جاتا ہے۔ بلکہ بہ نسبت یونانی علاج
کے اس علاج سے جلد تر شفا پاتا ہے۔ بعض امراض میں تو گویا کرامت
کا سا ظہور ہوتا ہے۔

۴ چوتھا اعتراض

تم کہتے ہو یہ معالج صالح اور پرہیزگار چاہئے۔ سو پرہیزگار تو ہزاروں میں
کوئی کوئی ہوتا ہے۔ **جواب** البتہ پرہیزگار کا علاج کرانا
ظاہر باطن میں نفع بخشتا ہے۔ اور فاسق فاجر کا علاج باطن کو بگاڑتا ہے
اور ظاہر میں نفع کم پہنچاتا ہے۔ یہ تو میں نہیں کہتا۔ کہ مریض بالکل
اچھا نہیں ہوتا۔ یا مر ہی جاتا ہے۔ صالح کے علاج سے مطلق نفع ہی نفع
ہوتا ہے۔ اور فاسق کا علاج ایسی خوبی اور فضیلت نہیں رکھتا۔ جان
بچنگی تو خدا تعالیٰ پرہیزگاری بھی کرا دیگا۔

پانچواں اعتراض

تو کیا معلوم ہے کہ مصنف نے خود غرضی کیواسطے اسمین اتنا مبالغہ کیا ہو - اور در
حقیقت یہہ ایسا مفید نہو جیسا لکہا گیا ہے ناحق بیمار بہی برباد جاوینگے - اور وقت
بہی ضائع ہووے اور پیچھے پچھتانا پڑے - اور افسوس آوے کہ یونانی علاج کیون
نہ کرایا - ناحق جان گئی اور کچھہ ہاتھہ نہ آیا - جواب - مین تو یہہ نہین کہتا کہ یونانی
علاج بالکل ہی چھوڑ دو - اور مطلق نہ کراؤ یہہ تو اسلئے کہا گیا ہے کہ اگر دوا بہی دی
جاویگی اور توجہہ بہی کیجاویگی تو شک ہوجاتا ہے کہ بیمار کو توجہہ نے شفا بخشی - یا
دوا نے ایسی تاثیر کی - اسمین معالج کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور اوسکو اپنی محنت پر
شک ہوتا ہے - اور اوسکا دل خوش نہین ہوتا - اور ثواب کی امید کم رکہتا ہے - دوسری وجہ
یہہ کہ ادہر تو توجہہ کی تاثیر زور مارتی ہے اودہر دوا اپنا اثر دکہلاتی ہے لہذا جس
وقت دوا کا اثر توجہہ کی مخالف ہوکر مضر پڑتا ہے - اسلئے کہا گیا ہے کہ جو کام
دوا کریگی اوس سے زیادہ توجہہ فائدہ دیگی - وقت استفراغ پسینہ وغیرہ جو
صحت کی علامت ہین ایسی علاج سے ظہور پاوینگے ایسی تبدیلات اگر اس علاج سے
ظہور پاوین تو یہہ صحت کی نشانی سمجھین - اور اونکو ہرگز نہ روکین اونکا روکنا
خطرناک ہے اور اندیشہ بالکل نکرین - جب تم کوئی درجہ تبدیل پیدا کرچکو بیمار کا
تماشہ دیکھو - چند روز اس علاج کو کر دیکھو جب فائدہ اوٹھاوگے خود کہوگے کہ مصنف
نے سچ لکہا ہے اور بالکل اسمین جھوٹھہ نہین - بلکہ جسقدر لکہا ہے اوس سے
کہین درجہ زیادہ آزما لیا ہے - اور جب اسکا عام چرچا ہوجاویگا - اور دانا
مین تو کچھ جستہ مسئلہ دینگے - اور تجربہ کرینگے - اور اسکی کمی و بیشی کو آزماوینگے
لیتا رہے
... اور آسان - اور مفید باتین اسمین قرار دینگے جو ...

علم سیا بیار ہو جاوے گا اپنی ذات میں بہت ہی بڑی فضیلت رکھیگا
یعنی تو ہر خاص و عام اسکا معتقد ہوگا - اور پسند کریگا - اگر تمہاری خوشی
علاج طبابت چھوڑنے کی نہیں تو دونوں کو جاری رکھو مگر اپنا کام ضرور کرو
اگرچہ ورد یا ہمیشہ اور خوش خیالات اپنے سے کہو یا ورد کو روکو نہیں اور
شفا کا سخت نتایج سمجھو - دونوں علاج ملکر زیادہ مفید پڑینگے - اور جلد شفا
ہونے میں لگیگا - بشرطیکہ دوا ایسی دیجاوے جو توجہ کی تاثیر میں
مدد کرے ۔

چھٹا اعتراض

عورتوں کا علاج کرانا - اور تنہا مکان میں بٹھانا - اور جوان عورت اور مرد کا
ہاتھ ڈیڑھ گھنٹہ تنہا مکان میں پاس پاس بیٹھا رہنا ہی سے بعید معلوم ہوتا ہے
اور اسمیں ہتھ سے فساد نظر آتا ہے - خراب ہو جانیکا اندیشہ ہے اور زیادہ تر یہ
اسمیں یہ ڈر کہ محبت اور انس ہو جاتا ہے - کوئی عقلمند اور با شرافت آدمی اسکو ہرگز
پسند نہ کریگا - جواب یاد رکھو کہ توجہ سے جو محبت اور
انس بڑھتا ہے ایسی پاکی اور صفائی رکھتا ہے کہ ناشائستہ
باتوں کو مطلق اوسمیں دخل نہیں ہوتا - بلکہ شیخ اور مریض
میں صفائے اور پاکی ڈالتا ہے - اور یہ محبت ایسی ہے جیسے
ماں باپ بہن بھائی بیٹا بیٹی میں ہوتی ہے جس
میں مطلق خیال بد نہیں آتا - اور [illegible] طبیعت [illegible] ایسے

فساد بہرے ہوئے ہین وہ گہر بیٹہے کب چوکے ہین۔ چہہ ماتو میتون کی آنکہو مین
خاک ڈالکر جہٹک رہتے ہین - اور دین و دنیا گنواتے ہین - اور یہہ تو مین
پہلے ہی لکہہ چکا ہون کہ کسی معتبر عورت کو جسپر یقین ہو - پاس بیٹہا لینا چاہیے
نہین تو ایسی جگہہ علاج ہی نکرنا چاہیے ✣

ساتوان اعتراض

ایسے خداترس اور دلسوز آدمی کہان جو بے غرض کسیکا مفت علاج کرینگے اور
اتنی محنت مشقت اوٹہا وینگے - جواب کیون نہین کیا پانچون اونگلیان
برابر ہین - بہت لوگ ایسے ہین کہ خدا کی راہ مین اپنا جان و مال نثار کرتے ہین -
کیا تم نہین دیکہتے کہ مساجد بنواتے ہین - کنوئین کہدواتے ہین - کنیادان دیتے
سدا برت لگاتے ہین - مسافر خانے اور پل بنواتے ہین - ہزار ہا روپیہ نقد
دیتے ہین - بہوکون کو کہانے پکوا کر کہلاتے ہین - شفاخانے بنواتی ہین -
پہر علاج ان سب باتون سے زیادہ تو مشکل نہین - جسکا کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے
اور مین تو پہلے کہہ چکا ہون - کہ اگر معالج کا بالکل گذارہ اسی پر ہو تو لے لیا
کرے مگر بیمار کو ایسا نہ ستاوے کہ وہ بیچارہ ایک دوسری سخت مصیبت مین
مبتلا ہوجاوے - اور بیمارون کو بہی سمجہاتا ہون - کہ ایسے معالجون کے ساتہہ بقدر
مقدور موافق سلوک کرین - کیا حکیم طبیب کی خدمت نہین کرتے - کیا دوا
دارو مین پیسا نہین لگاتے - اوتنی سے مرشد ہی کی خدمتگذاری بجالاوین
اور اوسکو خوش کرین - غرض دونون فریق ایک دوسرے کے خیرخواہ رہین -

اٹہوان اعتراض

ایسی بے خیالی ہمکو کب نصیب ہے ہم لوگ دنیا کے ہزاروں جھگڑوں میں مصروف۔ ضبط
خیال سے گئے ہمکو ایسی قوت اور قدرت کہاں۔ جو ایسا متوجہ ہوکر علاج کریں۔ جواب
ہمت نہ ہارو۔ شوق کرو۔ اور عاقبت پر نظر رکھو۔ جسقدر اسکی مشق کرتے جاؤگے
اوسیقدر کمال پیدا کروگے۔ اور شفا جلد بخشوگے۔ اور بخوبی تجربہ کرلوگے۔
انسان کو جو چیز حاصل کرنی ہو اوسی چیز سے حاصل کر سکتا ہے۔ زور سے زور۔
زر سے زر۔ عزت سے عزت۔ علی ہذا القیاس بیخیالی بھی بیخیالی کے مشق سے
پیدا ہوتی ہے۔ تم توجہ دینے میں ایسے محو ہو جاؤ۔ کہ گرد و پیش اور کل خیالات
اور تفکر بھول جاویں۔ مریض کے ساتھ ایک رنگ ایک جان ہو جاؤ۔ اور
جان لو کہ خیال کا مٹانا بھی ایک خیال ہے۔ **اشعار** خار خار فکرہا و
وسوسہ + از ہزاران کس بود یک کس + گر بپائی مطاعش راز احتیال +
پیش ہر بندی را ہر تا خوش خیال + خیال میں بہت بڑی قوت ہے جسکا بیان
دوسرے اور تیسرے وقت میں آویگا۔

نواں اعتراض

خدا جانے یہہ علم جوگیوں کا ہے۔ یا ہنودوں کا۔ یا حکما دہریہ اور منکران توحید
کا یا عیسائیوں کا۔ اسکو کہیں سے چرایا ہے۔ یا کسی سے اخذ کیا ہے۔ اسمیں
کچھہ نقصان دینی نہ ہووے۔ مذہب میں کوئی بگاڑ نہ آوے۔ **جواب**
سبحان اللہ میان صاحب تمہی آم کہاتے ہیں۔ یا پیڑ گنتے۔ تم اپنے کام سے
کام رکھو۔ کس وہم میں پڑگئے۔ یا حسد کی آگ دبی ہوئی بھڑک اوٹھی۔ تم
بیمار ہو۔ اور مصیبتوں میں گرفتار۔ جس بات سے تمکو صحت ہو دی۔ اور آرام

پہونچی غنیمت جانو۔ احسان مانو۔ خدا کا شکر کرو۔ تمکو علاج کا طریقہ سہل ہاتھ آیا
ہے چند روز اسکو تجربہ کر کر دیکھو اپنی وہ باتیں بناؤ۔ فضولی گوئی۔ اور عیب جوئی
سے کیا فایدہ میں تمام کتاب میں لکھ چکا ہون کہ یہہ ہر ہر مذہب والی کے اخلاق
کے اخلاق کو سنوارتا ہے اور برائیون کو دور کرتا ہے اور اصول مذاہب میں
معاون اور مددگار رہتا ہے اور جو باتیں بالاتفاق جمیع مذاہب میں اچھی
ہیں دلون میں ڈالتا ہے ٭

دسوان اعتراض

تمنے سب طرح سے منظور کیا اور مانا کہ یہہ علم سچا اور اسکا فایدہ بھی بڑا مگر
گو نیا علم تو ضرور ہے جسکا اجتک جہان میں عام چرچا نہیں پھیلا اور ابھی تک
اسکا عیب و صواب بھی بخوبی نہیں کھلا پھر کونسی عقل کی بات ہے کہ علم
طبابت کو جو دو ڈہائی ہزار برس سے چلا آیا ہے اور ہزارہا بلکہ ہر ایک آدمی
اسکا تجربہ کر چکا ہے چھوڑ کر اس نامعلوم علاج میں پہنسیں اگر علم طبابت سے
اسمین تمہیں کچھ فایدہ ہو تو بیان کرو۔ سو بعض بعض فواید جو اسوقت میری سمجھ میں
آتے ہیں بیان کرتا ہون ٭

ہدایت ۱۴

توجہ سے علاج کرنیمین اتنی فایدے ہین

پہلا فایدہ

علاج طبابت بغیر تشخیص مرض کے بالکل فایدہ نہیں کرتا بلکہ بہتون کا مرض تو
بالکل پہچانا ہی نہیں جاتا۔ اور جب مرض نہ تشخیص ہوا تو علاج کیونکر ہوگا اور کیا ہو

اس علاج مین حیض سے حاجت نہین یہہ نور
جسجگہہ بیماری ہو وہین دوڑکر پکڑ لیتا ہی اور سنبز نچی رئیسہ سے نکال لیجاتا ہے اور
نقصان بالکل نہین پہونچتا ✤

دوسرا فایدہ

جتنے عرصہ مین بیمار دوا کہانی سے تندرست ہوتا ہی۔ بہ نسبت اوسکو اس
علاج سے جلد تر شفا پاتا ہے ✤

تیسرا فایدہ

شیر خوارہ بچون کو۔ اور ان بچونکو جنکی عمر تین چار پانچ سات برسکی ہوتے
ہی کڑوی اور بدمزہ دوا زور و ظلم سے کہلانے پلانی مشکل ہوتی ہے بلکہ بعض
بعض جوان آدمی بھی تلخ دوا کا کہانا کہہر سمجہتے ہین۔ اور بہت ہی گہبراتے ہین
اور جب بچون کو بزور دوا کہلائی جاتی ہے تو وہ بہت دکہہ پاتے ہین اور
ڈرتے ہین اور بیماری زیادہ بڑہتی ہے اس علاج مین دوا کہلانیکے
ضرورت ہی نہین ہوتی۔ مگر اپنی تسلی واسطے کہلاؤ۔ پلاؤ ✤

چوتہا فایدہ

اطبا طبیعت کو مدبر بدن لکہتے ہین۔ یعنی طبیعت خود بیماری کو دفع کرتی ہے
یہہ نور طبیعت کو بیماری دفع کرنیکی نہایت قوت بخشتا ہے جس سے دفعتاً طبیعت
بیماری کی مقابلہ سے مغلوب نہین ہوتی بلکہ غالب آتی ہے اسی لیے اس
علاج مین بحران پڑتا ہے۔ اور بحران بھی جلد پڑتا ہے اور تبدیلات بھی ایسی
پڑتی ہین جو ہمارے واسطے نہایت مفید ہو سکتے ہین۔ اسی لیے اس

علاج میں دوا کی حاجت کم پڑتی ہے۔ اور مریض اسیواسطے جلد تندرست ہو جاتا ہے۔

پانچواں فایدہ

اس علاج سے جسطرح جسمی بیماریوں کو فایدہ پہونچتا ہے اسیطرح باطن کو بھی نفع ہوتا ہے۔ اور اسکا اثر روح تک ہوتا ہے۔ اخلاق کو بدلتا ہے اور صالح اور پرہیزگار بنا دیتا ہے۔ اور نامعلوم بیماریوں کو بھی کھوتا ہے۔

چھٹا فایدہ

علاج طبابت میں نفع بھی پہونچتا ہے۔ اور جو دوا طبیعت کے خلاف دیجاتی ہے اوس سے نقصان بھی ہوتا ہے۔ یہہ علاج اوّل تو شفا بخشیگا۔ یا مرض کو بڑھنے نہ دیگا۔ یا اگر کچھ باتیں نصیب ہوں تو نقصان تو انشاء اللہ تعالی بالکل نہ پہونچیگا۔ کم اثر ہونیکے کئی سبب ہیں۔ یا تو معالج نہایت قوت سے توجہ دیتا ہے۔ جسکو مریض جھیل نہیں سکتا۔ یا معالج کم زور ہے۔ اچھی طرح توجہ نہیں دیتا۔ یا توجہ دینے کے ترکیب بخوبی نہیں پہچانتا۔ یا معالج اور مریض کی طبیعت کا اختلاف دونوں میں مناسبت نہیں ہونے دیتا۔ یا ایک شخص دوسرے سے توجہ لیتا رہتا ہے۔ اور یا یہہ کہ انس نہیں بگڑتا۔ یا علاج بے پروائی سے کیا جاتا ہے۔

ارشاد چوتھا

خاص بیماریوں میں خاص توجہ کی ترکیب

اب تم یہہ سمجھ لو کہ جیسی بیماری ہو ویسی ہی ترکیب اوسکے واسطے ہے۔ اگر سر میں درد ہو۔ اگر سینہ یا ہاتھ میں ہوتا ہے تو سینہ پر ہاتھ رکھنا بیفایدہ ہی۔ پاؤں میں درد ہو تو سر پر ہاتھ پھیرنے سے اچھا نہیں ہوتا۔ گھٹنوں کا درد سر پر ہاتھ لگانے سے نہیں جاتا۔

تجربہ ہوا ہے خفقان بیماری اور پیٹ کے دھڑ پر پاس کرنے سے اچھی نہیں ہوتی۔ پنڈلی
کے نیچے ہاتھ اور زانون پر نور جمع کرنے سے صحت نہیں پاتی۔ جس جگہ پر بیماری ہو وہی
جگہ پر نور جمع کرو اور پاس کرنے سے نیچے کیطرف اوتار دو۔ اگر سر میں بیماری ہو تو سر
ہاتھ دھر دو۔ اور سر سے پاؤن تک پاس کرو۔ اگر گردن یا سینہ میں مرض ہووے تو
اوس جگہ نور کو جمع اور داخل کرو۔ اور ساری بدن پر پاس کر کے نیچے اوتار دو۔ اسیطرح
اگر ایک ہاتھ میں باندہ سے پہونچی تک بیماری ہو تو اوسے ہاتھ پر بازو سے انگلیوں
تک پاس کرو۔ اگر ایک پاؤن کی ران یا زانو۔ یا پنڈلی۔ یا پنجہ میں بیماری ہو
تو اوسی پاؤن پر انگلیوں تک پاس کرو۔ اسیطرح بیماری کو سروں سے
نکال دیا کرو۔ اگر تمام بدن میں بیماری ہو یا بیماری کی کچھ تشخیص نہ کر سکو
تو سارے بدن پر سر سے پاؤن تک پاس کرو۔ اور ان طویل پاسوں کو کل بیماریوں
میں مفید سمجھو۔ حمل والی عورت پر پیٹ کو تین چار مہینے کے اندر کا حمل ہو اوسکے
پیٹ پر پاس نکرو کیونکہ پاس کرنے سے دوران خون تیز ہوتا ہے۔ اور رگ کہ ہر
خون کو جاری کرتا ہے۔ ایسا نہو کہ حمل ساقط ہو جاوے۔ مگر اوسکے پیٹ پر چار
مہینے بعد توجہ دینا مفید پڑتا ہے۔ اگر کسی عورت کو دودہ کی کمی ہو۔
اور اوسکے بچہ کا اچھی طرح پیٹ نہ بھرتا ہو تو سینہ پر نور جمع کر کے تمام بدن پر پاس
کرو دودہ بڑہ جاویگا۔ اور اگر دودہ بہت ہو اور اوسکا کم کرنا منظور ہو تو [illegible]
[illegible] پاس نکرو۔ اسسے دودہ کمی پر ہو جائیگا۔ اگر کسی [illegible] ہاتھ یا دن۔ پہنچا یا
بازو وغیرہ کی ہڈی اوتر گئی ہو تو اول اوسکو [illegible] ہو جسکے بعد

سے اچھا کرو - اگر کسیکے انگلی یا پہونچا - یا ہات یا پانؤن بالکل
یہہ گمان نکرنا کہ توجہ سے وہ اعضا از سر نو پیدا ہوجائینگے - بلکہ توجہ
رفع ہوگا اور زخم جلد اچھا ہوجاویگا - مرہم سے وہ فایدہ ہوگا جو توجہ سے

باب ۱۵

اب مین چند بیماریون کی جدا جدا ترکیب لکھتا ہون

دردسر

انسان کے سر مین جو درد ہوتا ہے کئی قسم کا اور کئی سبب سے ہوا کرتا ہے
بعضی کا درد سر گرمی یا سردی کے سبب ہوتا ہے - بعضون کو درد سر معدہ
کی تبخیر سے ہوتا ہے - بعضون کے سر مین نزلہ کی پانی کی بوند اٹک رہتی ہے
بعضون کی سر کی رگ و پٹھہ مین کوئی خلل آجاتا ہے - اگر تم اسکی تشخیص
کرسکو اور معلوم کرلو - تو اول تو دونو انگوٹھی پکڑو بعدہ اوس سبب کی جگہہ پر توجہ
جمع کرو - مثلاً اگر جانتی ہو کہ یہہ درد معدہ کے سبب ہوتا ہے - تو بعد انگوٹھی
پکڑنے کے مریض کے معدہ پر پانچون ہاتھ رکھو - یا انگلیان کھڑی کرکر
پانچون یا دسون انگلیون کے سروسے انگلیان جوڑ کر یا کھلی رکھکر نشانہ
کردیا کر دیتے رہو - پانچ سات دس منٹ تک نور بھرو اور بعدہ سر سے
پاؤن تک پاس کرو اور اخیر مین دونو گھٹنے پانؤن کی انگلیون تک پاس
کرکر اوس نور کو خارج کرو - وہ نور بیماری کو لیکر پانؤن کی راہ سے نکل جاویگا
اگر درد کا سبب سر ہی مین ہو تو اول انگوٹھی پکڑکر رابطہ قایم کرو بعدہ ہتھیلیان
سر پر رکھدو - اور انگلیون کو سر کے گرد رکھو گویا تمہاری ہتھیلیون سے نور بھرتا

جاتا ہے اور انگلیون کے سرون سے بیماری لیکر نکلتا ہے تھوڑی دیر بعد ہتیلیان اوٹھا
لو اور ہاتھون کو جھٹک دو گویا وہ بیماری تمہاری ہاتھون مین چمٹ گئی تھی اب تمنے
اوسکو جھاڑ دیا ہے تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسیطرح ہاتھ لگاؤ - اور جدا کرو اور جھٹک
دو مکرر سہ کرر اسیطرح کرتے جاؤ - نظر سے دیکھتے ہو اور خیال کو باقی رکھو اور
اگر درد سر پرانا اور سخت ہو تو ایک آبخورہ پانی دم کرو اور کپڑے کی کئی تہین
کرکر اوسمین آبخورے کو لپیٹ دو ایسا کہ اولٹا ہونیسے پانی نہ گرے اور پاس بیٹھو دو
اول تو انگوٹھی پکڑو بعدہ اوس آبخورے کو موہنہ کے طرف سے سر کے ساتھ لگا دو
اور سر سے آبخورہ کی پیندی تک پاس کرو - اسیطرح سر کی بیماری آبخورہ کی پانی
مین آجاویگی اور تمام جسم پر پاس کرنیکی حاجت نہوگی یا سر درد مین اسطرح کرو کہ
اول تو انگوٹھی پکڑو بعد سر پر دونو ہاتھ معہ انگلیون کے لگا کر رکھو اور تھوڑا تھوڑا دبا
دیتے رہو یا انگلیون کے سرون سے نشانہ کرو - یا سر پر چکر دو - اسیطرح سر مین تو
بھر جاوے گا پھر اوسکو آگے پیچھے شانون کیطرف پاس کرتے جاؤ بعدہ گردن
سے اوسکی انگلیون تک پاس کرکر تو اور بیماری کو خارج کرو - چند لحظہ یا چند منٹ
یا چند روز مین اوسکو شفا بخشو - اسیطرح سر سے کل بیماریان نوچکر جھاڑنے
اور خارج کرلینے سے دور کرو -

درد گوش - اگر کسیکے کانون مین درد ہو - یا کانون سے پیپ
بہتی ہو - یا سر مین آواز آتی ہو - یا کان بھرے ہون - یا ہوا بھر گئے
ہو - یا کانون مین اور کسیطرح کی تکلیف ہو - تو اول انگوٹھی پکڑو بعدہ دونون
ہاتھ سر پر رکھکر اول ایک کان بعدہ دوسرے کان [illegible]

یا اونگلیون کو جوڑ کر نسروں کے دونون کانون کے سوراخ کے اندر ڈالن سے دو دو
آدہی انچ کے فاصلہ سے نشانہ کرو۔ یا انگوٹھی دونون کانون کے سوراخ کے
اندر لگا دو۔ اور اونگلیان کانون کے پیچہے لگا دو۔ اور چند منٹ مشغول رہو۔
بعدہ سارے بدن پر اور اخیر مین گہٹنون سے اونگلیون تک پاس کرو۔ کبہی کبہی
اخیر مین ایسا ہی کرو کہ اپنے انگوٹہون سے مریض کے پانون انگوٹہی پکڑ لو۔ اور
زور سے اپنے طرف کہینچو۔ اور ارادہ کرو۔ کہ اوپر کے سارے جسم کی بیماری
انگوٹہون کے راہ کہینچتا ہون۔ اسیطرح تین چار دفعہ کیا کرو۔ نشانہ کانون
مین توجہہ کے وقت اور بعد بہی درد زیادہ ہو جاوے۔ مگر ڈرو نت۔ نہ
یہہ صحت کی نشانی ہے کہ درد زیادہ ہو یا جگہہ سے سرک جاوے۔ یا نیچے اوپر آوے
دست آنے لگین یا پیشاب بہت آوے یا پیشاب کا رنگ بدل جاوے۔ یا پہوڑی
پہنسیان نکل آوین یا عرق بہت آوے یا ناک اور منہ سے بہاپ نکلے یا شاید
تپ ہو جاوے۔ یہہ سب تبدیلات صحت کی علامات ہین۔ انکو ہرگز روکا نہ جاوے
نہ مرشد اور مریض خوف کہاوے۔ مین پہلے لکہہ چکا ہون کہ کانون کے مریض
کا کیا حال ہوا تہا ۵ ۷ ۲ دست مواد کی آئی تہی۔ مین کانون مین انگوٹھی
رکہتا تہا اور دم کرتا تہا اور پاس بہی کیا کرتا تہا۔ اور آدہ گہنٹہ بیٹہتا تہا۔ مگر یہہ
بیماری نہایت سخت تہی۔ ساڑہے تین مہینے تک توجہہ دی ہنوز دست بند
نہوئی تہی کہ علاج موقوف ہو گیا۔ بیماری چشم اگر آنکہین درد کرتی ہون
یا آشوب ہو۔ یا پانی جاتا ہو۔ یا سفیدی آگئی ہو۔ یا پہولہ پڑ گیا ہو۔ یا بصارت
مین کمی ہو۔ یا آنکہہ مین دانہ نکل آوے۔ یا پڑبال ہو۔ یا شطاقی بینائی ہو۔ اور یہ

بیماری چشم

ہو گیا ہو اوتر آیا ہو - یا خارش ہو - یا نخل گئی ہو وغیرہ کوئی بیماری ہو - مگر نابینائی
آنکھ کا ڈیلا درست ہو تو ان سب صورتوں میں علاج ہو سکتا ہے - اور بہت جگہ
پیشے جو اوٹھا لیا ہے - ان سب صورتوں میں اول انگوٹھی پکڑو - اور اوسکی
آنکھ کی پتلی میں ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہو - بعدہ ایک ہاتھ کی اونگلیاں جوڑ کر کھڑی
ایک آنکھ پر اور دوسرے ہاتھ کی دوسرے آنکھ پر نزدیک سے نشانہ کرو - یا انگوٹھوں
کو آنکھوں پر لگا دو - اور اونگلیوں کی سرکن پٹیوں پر رکھ لو - اور چند منٹ تک
رہو - اخیر میں اگر دل چاہے - تو پاس کرو - بعضیں تو اوسی پر اکتفا کرو - میں بہت
بیماریوں میں طویل پاس نہیں کرتا - بلکہ گھٹنوں سے نیچے پاس چھوڑ دیتا ہوں
یا طویل پاس تو نہیں کرتا مگر گھٹنوں سے پاؤں تک پاس کر لیتا ہوں - اور ان
سب صورتوں میں بفضل الٰہی شفا بخشتا ہوں

قسم ایسا ... تو یہ کیا کرو - ٹھوڑی ...
کرنا - اور مریض کی ... اور یقین ...
اور باقی ...

سوراخ و تالو وغیرہ

ہو - یا ... ہو یا درد دندان ہو - یا ... بیماریاں ہوں
یا گلے میں گلٹی ہو ... کوئی بیماری ہو ... نہیں ...
اوسکی ترکیب کا ... اسطرح کیا ... اگر چہرہ یا گردن
یا سینہ یا شکم ... بیماری یا زخم یا درد ... میں انگوٹھی پکڑتا ہوں
بعدہ بیماری ... ہوں پھر ... بدن پر چند منٹ پاس
کرتا ہوں ... بعدہ ... بعدہ شکم اور ...

چہوڑکر چلا آیا - شاید ایک منٹ کا عرصہ لگا ہوگا - تیسرے یا چوتھے دن مین وہان پہونچا تو پہر
مجکو اوس بچہ کا خیال بھی نہ تھا - یکایک وہان مجہسے کہنے لگی واہ حضرت اوسدن آپنے ایسا
دم کیا یا اسکا منہ ہی بند کر دیا - اسکی منہہ مین تو ایسا قفل لگ گیا کہ اوسدن سے آج تک
یہہ رونا ہی بہول گیا - ایسی ایسی باتین کرتے تھے - اور سنتی جاتی تھی جسکا یہہ
ایک شیرخوارہ لڑکی کا ایسا حال ہوا کہ اوسکی سخت بیماری دیکہکر مین اوسکو دم
دیتا تھا - جو عورت اوسکو دودہ پلاتی تھی وہی اوسکو لاتی تھی - اور گود مین بٹہائی رہتی
میری توجہ کا اوس عورت پر اتنا اثر ہوتا تہا کہ وہ بیچاری سو جاتی تھی - اور تعجب کرتی
کہ میری عادت نہ تو اونگہنے کی ہے نہ مین اسوقت سوتی ہون - مجکو نیند بہی بستر
مین آتی ہے تعجب ہے کہ مین اسوقت ایسی بیہوش ہو کر کیون ہر روز سو جاتی ہون
نو دن تک مین اوس لڑکی کو توجہ دیتا رہا مگر نہ تو بیماری گہٹی - اور نہ بڑہی - نہ دو
سوئی - نو دن بعد مجکو سفر درپیش ہوا - اور علاج چہوٹ گیا - اور مین کہہ گیا کہ بیماری
سخت ہے اسکی دوا دارو سے اب خبر رکہو - اور دوا پلائی دو - غافل
بارہان دن بعد جو مینے آکر پوچہا تو معلوم ہوا کہ اوسیطرح بیمار ہے اور دیکہو یا
کا پیغام آیا - مگر اوسی رات کو لڑکی گذر گئی - بچون کے علاج مین تم ایسی ایسی عادت
کرو - اگر اوسکو پانی نہ پلاتی ہون تو اوسکی والدہ یا اوسکی دائی کو دم کیا ہوا پانی پلوایا
کرو - اور اوسکا کورتہ دم کر دیا کرو - اور کہدیا کرو کہ جو عورت اسکو اول مین لیکر آئی
اور گود مین بٹہاوے وہی عورت ہر روز اسکو گود مین لیکر توجہ دلوا کرے - اور ہر وقت
توجہ دلسوزی سے اوسکی تندرستی کی دعا کرتی رہے - اور جیسی اوسکی بیقراری اور رونے
دہوئی ہے چلی رہتی تھی یا نون پہار نیکی وقت تک اوسکو توجہ دینی چاہیے جو جوش بیماری کا سا

پاخانہ کی دستی لگی ہو وے اونکو روکنا نہ چاہیے حکایت ایک بچہ کو سخت بیمار
ہین مین توجہہ کرتا تہا۔ پانچ چہار دن بعد وقت معین پر اوسکو لائی پہلے جانا تہا
پر گیا جو وقت ٹل گیا اور وہ نہ آیا۔ مینے اوسکے پوچھنے کو اپنا درویش بہیجا۔ جواب لایا کہ اوسکے
اقربا کہتے ہین کہ اوسکو چیچک نکل آئی اسلیے نہین بہیجا مین دل مین خفا ہوا۔ اور
درویش کو دوبارہ بہیجکر پیغام بہیجا کہ کیا چیچک کا یہان علاج نہین ہے جو تمنی اوسکو
بہو بیمار رکہا اسیوقت لی آؤ۔ اور دم کرا لیجاؤ۔ اوسیوقت وہ لڑکا آیا۔ مینے جو
دیکہا تو تمام بدن پر اوسکے سر سے پاؤن تک دانی معلوم ہوتی تہی مین حیران ہوا
کہ چیچک ایسی دفعتًا ایک دن مین کیونکر سارے بدن مین نکل آئی۔ نہ مجکو کبہی ایسے
تبدیل سکے پیدا کرنیکا اتفاق ہوا تہا۔ خیر مینے اوسکو توجہہ دیکر رخصت کیا۔ اور کہدیا
کہ ناغہ مت کرنا۔ اور ضرور کل پہر لے آنا دوسرے دن اوسکو جو لائے تو ایک دانہ کا
بہی بدن پر نشان نہ تہا اور لڑکا تندرست تہا۔ لیکن اوسی دن اوسکو مینے ٹہلا یا بعد
علاج چہوڑ دیا۔ اور لڑکا بالکل تندرست ہو گیا۔ یہہ بہی یاد رکہو کہ جب بیمار تندرست
ہو جاوے یا تہوڑی بہت کسر باقی رہے۔ تو دفعتًا علاج موقوف نکرو۔ بلکہ
پانی چند روز پلواتی رہو۔ یا کورتہ دم کر کر پہناتے رہو۔ اور بعد صحت احتیاطًا
دو چار دس روز توجہہ دو تو بہتر ہے۔ انمین بیماری کی عود کرنیکا خوف نہین رہتا
یہہ بہی خیال رہے کہ جب کوئی وجہہ تبدیل تمہی مریض مین پیدا کر لیا ہے تو بیماریکا خاتمہ
سمجہو۔ اور تندرست ہوا جانو۔ اور ایسی وقت مین علاج کا چہوڑنا بہی خطرناک ہے
بعضی بیماریان ایسی ہین جنمین بالکل کچہہ تاثیر نہین معلوم ہوتی۔ اور بعضی مین تاثیر
بہی ہوتی ہے اور وجہہ تبدیل بہی پیدا ہوا کرتا ہے ہم پیشتر سے نہین بتلا سکتے ہین

اور جلد جاتا رہے۔ اور شاید کہ زیادہ ہو جانیوالا ہو اور تھم رہے۔ اور شاید کہ تھم رہنے
والا ہو۔ اور توجہ کی برکت سے جاتا رہے۔ اور شاید کہ مہلک ہو تو بتوجہ سہل اوسکی بے
چینی اور بے آرامی کم ہو جاوے۔ اگر تم بہت سے لکھنے پر یقین و اعتماد کروگی۔ اور کامل
ہمدردی سے اچھی طرح باشرائط بجالاؤگے تو جیسا میں لکھتا ہوں اس سے زیادہ
موثر دیکھو گے۔ البتہ محال ہے موت کا ٹلنا۔ اور قضا مبرم کا بدلنا۔

ہدایت ۱۶

بچوں کا علاج

بچوں کی بیماری کا تشخیص کرنا بہت محال ہوتا ہے۔ اور جو بچے ذرا ہوشیار ہوں
تو اونکو دوائی ہنڈائی پلانا دشوار پڑتا ہے۔ اور بزور ہنڈائی پلانے سے اونکی دائی
کا دل گرمتا ہے۔ اور بچہ زبردستی دوا پلانے سے زیادہ مضمحل اور بیمار ہوتا ہے۔ اور
اکثر بچوں کو مرض بھی طرح طرح کا آتا ہے۔ اس علاج میں یہ خوبی ہے کہ مرض کی
تشخیص ضرور نہیں۔ اور نہ دوا دینے کی حاجت۔ اور بچوں پر توجہ کا اثر جلدی
ہو جاتا ہے۔ خصوص اس صورت میں جب اونکے ماں باپ توجہ دیویں۔ کیونکہ ظاہر ہے
کہ بہ نسبت والدین کی غیروں کو محبت اور دلسوزی اور خون کا جوش کم ہوتا ہے جب بات
مانتے گئے تو بیشک ماں باپ کا دیکھنا ہی اس ارادہ سے شفا کو کھینچ کر لاتا ہے۔ اگر تھوڑا سا بھی
اونکو توجہ کا علم سکھلایا جاوے۔ اگر تم بچوں پر توجہ کرنا چاہو۔ تو اول یہ دیکھو کہ بچہ
تمہارے ہاتھ رکھنے۔ اور نزدیک بیٹھنے سے گھبراتا۔ اور بیقرار ہوتا۔ اور روتا تو نہیں
اگر یہ بات ہو تو جب وہ سو جاوے اوسوقت اوس پر توجہ کرو۔ اگر وہ تمہارے پاس
ہونے سے گھبراتے نہیں تو اوسکی والدہ یا دائی یا جسکے ساتھ وہ ہلا ملا ہو اوسکو گود میں

بلے آدمی - تم اوّل تو اوسکے انگوٹھی پکڑو - اور پھر سارے بدن پر پاس کرو - اوّل تو اوّل
بعض بچی بچے پانون گھٹنون یا رانون تک بیہوش ہو جاتے ہین - جسوقت ہاتھہ پکڑا جاتا ہے
یا بیماری کی جگہہ نور بھرا جاتا ہے - بس کچھ مت ڈرو - اور آخیر مین گھٹنون سے پانون
تک پاس کرو - تم اکثر کامیاب ہوگی - اور انشاء اللہ تعالی شفا بخشونگے - مینی پسلی
کے بیماری مین بہت بچون کا علاج کیا ہے - سواے ایک دو کی کبھی خطا نہین گیا - اِس بیماری
مین اکثر دست اور قے ہوتی ہین یا اول ہی بروز سے تخفیف معلوم ہونی لگتی ہے - دو چار دن
مین یا حد پانچ سات دن مین آرام ہو جاتا ہے **حکایت** ایک بچہ نامعلوم
بیماریون مین ایسا مبتلا تھا کہ سترہ دن تک اوسنے دودہ پیا - نہ اوسکا ٹٹی ٹوٹا - نہ اوسکو
ہوش آیا - کئی طبیبون نے صاف کہدیا کہ اِس مری ہوئی بچی کا کیا علاج ہے - مینی توجہہ شروع
کی - تیسرے دن سے یکبار شروع ہوئی - دس بارہ دن تک ایسی بے تعداد دست آئی جنکا شمار نہ کیا
گیا - آنون آنے تھم اور لیس دار دست بندھی ہوئی چلی جاتی تھے - اوسکی والدہ ڈرتی کہ
اب یہہ نہین بچیگا جون جون دست آتے تون تون آنکھین کھلتی گئین اور دودہ پینے
لگا - اور سختی شکل کی کم ہوگئی تب بھی اوتر گیا - فی الجملہ اٹھارہ دن مین تندرست اور
نو بنو ہو گیا جناب الٰہی مین شکر کیا - گویا خدا نے اوسکو قبر مین سے نکالا - اِسیطرح مین
متفرق بیماریون مین بہت بچون کا علاج کرکر کامیاب ہوچکا ہون **حکایت** ایکدفعہ کا
عجیب معاملہ ہوا - مین ایک جگہہ ملنے گیا - جس وقت مین رخصت ہوکر چلنے لگا تو ایک
لڑکی ایک بچہ کو گود مین لیکر آئی اور کہا یہہ ہر وقت روتا رہتا ہے - اِسکو دم کردو
اوسوقت مین گھبرایا ہوا تھا - اور انکار کرنا بھی نامناسب سمجھا مینی کھڑے کھڑے اوسکے
دونون انگوٹھی پکڑے اور اوسکی چہرہ کیطرف دیکھنے لگا اور ایکدفعہ مونہہ سے اوپر دم کیا اور

ران سے بعدہ گھٹنوں سے پاؤں تک پاس کیا کرتا ہوں - غرض ہاتھ پڑا ہوا نیچے
اوترتا آتا ہوں - اور پاس کرتا جاتا ہوں - یہانتک کہ اخیر میں پاؤں کے انگوٹھے
اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں سے پکڑ کر زور سے کھینچتا ہوں اور بیماری کے خارج کرنیکی ہمت
کرتا ہوں - اور چھوڑ دیتا ہوں - اسکے ہاتھونکو جھٹک ڈالتا ہوں - اسیطرح تین چار
بار پاؤں کے انگوٹھے پکڑتا ہوں اور چھوڑ دیتا ہوں - پھر دعا مانگ کر کھڑا ہو جاتا ہوں
اور دور سے دو تین دفعہ سرور بخشنے کی ہمت سے دم کرتا ہوں تمہارا دل چاہے
تو تم بھی بعض وقت یوہیں کیا کرو - اور جسکے ایک ہاتھ میں بازو سے پہونچے تک
کہیں درد ہو - یا زخم ہو تو اول انگوٹھی پکڑو - بعدہ اوسی ہاتھ پر بازو سے
پہونچے تک پاس کرو طویل پاسوں کے ضرورت نہیں - نہ گھٹنوں سے پاس کرنیکی
حاجت - اگر ایک پاؤں میں ران سے نیچے پاؤں تک کوئی بیماری ہو تو بھی اسیطرح اوسی
پاؤں پر پاس کرو - دوسرے پاؤں اور تمام جسم پر پاس کرنیکی کیا ضرورت ہے - اگر
کسی شخص کو فرصت نہ ہو - یا تمام جسم پر پاس کرنیکی برداشت نہ ہو - اور دور سے کھلی
انگلیوں لمبی کرنا یا سوا گز یا دو گز کے فاصلہ سے تمام جسم پر سرور بخشی کی نیت سے پاس کرو - وہ
پاسوں سے بھی اکثر مرض دور ہو جاتا ہے - اور مریض اسمیں خوشحال رہتا ہے - یہ بھی ہوسکتا ہے
کہ تم دل ہی دل میں یا سامنے بیٹھکر یہ سب پاس کرو - اور ہاتھوں سے بالکل کام نہ لو مگر اسمیں البتہ
توجہ کا زور کم ہوتا ہے - کیونکہ خیال جمنے کا کوئی ظاہر اسباب نظر نہیں آتا - ایسا بھی ہوسکتا
ہے - کہ مرض کی جگہ انگلیوں سے نشانہ کر کر پھونک دو - بلکہ ہاتھ میں کوئی لمبی چیز لیکر مثل
سرکنڈہ - یا لکڑی - یا قلم وغیرہ کو ہاتھ میں لیکر گز آدہ گز کے فاصلہ سے نشانہ کر کر پھونک دو
اسکا حال میں دوسری جگہ لکھونگا جہاں مسمریزم کا علاج سمجھاؤنگا - بعض اوقات تم مریض

کر دیا ہو تھوڑی ہی جگہہ پر کبھی تقاضی نہ بعض سے جگہہ تو رہ سکتی ہو۔ بعض موقع پر تم خالی انگوٹھو
اور ہتھیلیون سے اور انگلیون سے جس جگہہ سختی یا ورم یا درد ہو تو مالش کرو۔ جیسے تیل یا مرہم
وغیرہ سے کیا کرتے ہین۔ بعض جگہہ جہان درد شدید ہو اور نیز پسولی اور اوپر کپڑے کی تہی
ہتھیلی رکھ کر منھہ سے بھاپ دو۔ درد دور ہوجاتا ہے۔ کبھی ایک ہاتھ چھاتی پر۔ اور دوسرا
پشت پر رکھو اور آہستہ آہستہ دباؤ دیتی رہو۔ پھیپھڑا اور جگر۔ اور معدہ اور تلی پر بھی تم ہاتھ
رکھو یا پھیرو۔ یا اوتنی ہی جگہہ پاس کرو۔ اگر ان سب چیزون مین کوئی ہمارے دیکھو تو خیر
پاؤن سے خارج کرو۔ مگر یاد رکھو کہ کل ترکیبون مین اول سے آخر تک یہ خیال ہو کر مریض کی
ساتھہ دل کا لگانا۔ اور محبت اور دلسوزی سے توجہ دینا شرط اعظم سمجھو جسقدر خیال بٹیگا
اوسیقدر تمھارا اثر ضعیف اور سست ہوگا۔ چیچک نکلنے کے بیمار سے مین
طولی پاس سارے جسم پر کرو۔ اول تو دانون کی ابھارنے مین بڑی مدد ہوگی
اور جو دانے بیٹھہ جانیکے بعد توجہ دو تو دانے ابھار دیگی۔ اور آخر مین اوسکی حرارت
اور تکلیف اور ضعف دور کرنے مین مدد پہونچیگی۔ اور اول سے آخر تک اگر توجہ دیتے
رہو گے تو بہت ہی سہولیت اور آرام پاؤگی۔ اور بعد روز کے صدمونکو انجام دو گے
غرض توجہ اسمین مفید چیز ہے کہ اگر اچھی طرح جان کندنی مین بھی کیجاویگی تو امید ہے
کہ ایکدفعہ مریض آنکھین کہولدیگا۔ اور شاید کہ کچھہ بات کرے۔ اور پانی شربت وغیرہ
پی لیگا۔ مین جسقدر اسکی تعریف لکھون مبالغہ سے باہر سمجھو۔ اور سچ جانو۔ مگر یہہ بھی
یاد رکھو کہ لاف زنی اور غرور نکرو۔ اور تقدیر پر بھی بھروسا کرو۔ اور اسباب۔ اور علاج
کو سب علاجونسے بہتر سمجھو۔ مرض کا آنا۔ اور دور ہوجانا۔ اور گھٹنا۔ اور بڑھنا ایک
ایسی ہی بات ہو جسکو کوئی نہین پہچان سکتا۔ شاید کہ مرض دیر کا دفع ہونیوالا ہو

کہ تاثیر ہوگی یا نہ ہوگی۔ نہ اسکا سبب ہمکو معلوم ہی۔ اگر تمکو تجربہ کرنیکا شوق اور عقل۔ اور علم ہے تو اسکا کھوج نکالو۔ اور تاثیر کا سلب اور نہ وجہ وقوع۔ اور عدم وقوع کو دریافت کرو۔ اور آزماؤ۔

ہدایت ۱۲
مستورات کا علاج

اوّل گروہ مستورات کا وہ ہے جنکو نہ تو تمسی پردہ ہے۔ نہ تکلف جیسے والدہ نانی۔ دادی۔ خالہ۔ پھوپھی۔ بیوی۔ ہمشیرہ۔ ہمشیرہ زادیاں۔ بیٹیاں بھتیجیاں۔ وغیرہ یعنی شریعت بموجب جنکو تمسی پردہ نہین ایسی مستورات پر تم بخوبی تنہا بیٹھکر بھی توجہ دی سکتی ہو۔ اور بعضون کو اگرچہ پردہ نہ کرنا منع نہین مگر تنہا علیحدہ لیکر بیٹھنا بھی درست نہین جیسے جوان ہمشیرہ۔ یا ہمشیرہ زادی وغیرہ دوسرا گروہ ایسا ہے جنکو پردہ کرنیکا حکم ہے مگر وہ خود پردہ نہین کرتے۔ بازارون مین پھرتی ہین۔ اور اکیلی دکیلی ہرجگہہ چلے جاتی ہین۔ انکا بھی تنہا مکان مین علیحدہ لیکر بیٹھنا درست نہین۔ اور اونکی شرم وحیا بھی ونکا نہین ہے اور جو وہ بیٹھنے کو راضی بھی ہون تو تمکو بٹھانا لایق نہین۔ کیونکہ کیا تمنی شیطان کو دور سمجہا ہے وہ تو تمھاری خون کی ساتھ بدنمین پھرتا ہی تیسرا گروہ ایسا ہے جنکو پردہ ہے اور وہ ایسی شرم وحیا والیان ہین جو مرجانا قبول کرتی ہین مگر اپنے دوپٹہ کا آنچل کھلنا گوارا نہین کرتین۔ ان تینون گروہ کا علاج تم کس طرح سے کروگی۔ ان تینون گروہ کے علاج کی ترکیب مین تمکو سمجہاتا ہون اوّل گروہ کے مستورات جو ضعیفہ اور عمر رسیدہ ہین اور وہ تمسے شرماتی بھی نہین اونکو تم جسطرح چاہو سامنے

کر کر بہلا سکتے ہون اور یہ تدبیر نہین سکتے ہون تو اول کرو تو کی مستورات جیسے جن ان اور پری
والیان ہین۔ اور جو وسہر گہر کی مستورات انکو تم علیحدہ مکان مین بٹھلا دو مگر ایسا کام
کرو کہ کبھی اوس عورت کو بھی اپنے پاس بٹھلاؤ اور وہی عورت ہر روز بیٹھا کرے جبتک علاج کا خاتمہ
نہ ہوچکے اور اوس عورت کو یہ بات کہہ دو کہ دل مین اوسکے صحت کی دعا مانگتی رہے بلکہ
وہ عورت اوسکی رفیق اور دلسوز ہو جیسے ماں یا بیٹی یا ہمشیرہ یا اور کوئی جسکو بیمار
کا درد ہو۔ اور پہر ایسا ہو کہ اوس بیمار کو ایسے چادر اور کپڑا اوڑہا دیا کرو کہ اوسکا بدن کہین
سے ننگا نہو وے سوا چہرہ اور ہاتہہ پاؤن کی سواسب کچھہ ڈہکا ہے اور اوسکے دونون پاؤن
کے بیچ مین تکیہ نہ ہو اور نہ وہ پاؤن لمبی کرے اوسکو اپنے سامنے چارپائی یا مونڈہے پر بٹھلا دو اور آپ
اوسکے سامنے پیڑہی پر بیٹھ جاؤ یا گاؤ تکیہ پر بلند ہو کر بیٹھ جاؤ اول اوسکے انگوٹھے پکڑو
جس طرح بتلا چکا ہون بعدہ بیماری کی جگہہ پر چار انگل کے فاصلہ سے اپنے پانچون ہاتہون
اونگلیون کی سرو سے پتلا کرو۔ یا چار پانچ منٹ رہو۔ بعد پیشانی سے اوسکے دونون گھٹنون
تک پاس کرو جب ان پاسون سے فراغت پاؤ تو اوسکو پیشانی سے کہو کہ دونون گھٹنی
تک لیکر ختم اوسکے گھٹنون سے دونون پاؤن کی انگلیان تک پاس کرو تو پہر
ٹہہکر فرحت بخش پاس کرو اور فورًا سے دم کرو اور دعا کرو علیحدہ ہو جاؤ اور چند وقفہ
جاوے اور پہر ہو وے اور کبھی نہ گہبرای لیٹے تو تم فورًا تک پاس کرتے ہو
اگر جگانا منظور ہو اسطرح سے سرکا نور تراکی طرف اوٹھا اور سرخالی ہو گا اور خواب کا غلبہ
جاتا رہیگا اور جو جگانے کی ضرورت نہو یا وہ تھوڑی دیر بعد خود جاگ جایا کرے اور
بعد جاگنے کے اوسکا پہر سونے کی طرف رغبت ہو تو آرام سے سونے دو اور اوسکے پہر لینے
مین فراغت نہو مگر اوسکے پاس بیٹھے رہو جبتک کہ وہ بخوبی جاگ نہ جاوے اگر بعد

علاج میں طوالت چاہیے اور ابراہم یا وہم تو علاج دیر تک کرو اور جو گھبراوے اور جلدی
کرے تو تھوڑی دیر توجہ دو اگر مستغرق نہ ہو جاوے اور سوالوں کا دور نہ لو تو طرح
طرح کی سوالوں سے اوسکا خیال پراگندہ نکرو اور بیمار ہی کی طرف مشغول رہو اور
بہت سے سوالوں سے اوسکو ماندہ بھی نکرو - اور مت تھکاؤ جس بات میں اوسکو آرام ہو
اور جس چیز کی طرف راغب ہو وہی کام کرو غرض ہر طرح اوسکا آرام مد نظر رکھو
اگر اس علاج سے بہت بیچین ہوتا ہو یا درد یا ہیجی شدت سے ہو اور وہ جھیل نہ سکے
تو علاج موقوف کرو باقی رہا یہ امر کہ وہ اگر چھوٹی ہو تو کہو تم میری بیٹی ہو اور جو بڑی
ہو تو ماں کہو اور سمجھا دو کہ جان کی حفاظت واسطے دستور ہے اطبا کو اپنا بدن سونپ کر
ناف کی پھوڑے کھلاتی ہیں اور پیٹ کی بیماریوں میں لیٹ کر اپنا پیٹ نشان دیتی
ہیں اور طبیب ہاتھ سے دبا کر دیکھتے ہیں چھاتیوں کی پھوڑوں کی مرہم پٹی جراحوں سے
کرواتے ہیں چہرہ پہ پھوڑا ہو تو چہرہ دلواتے ہیں جان کی بچاؤ واسطے یہ سب باتیں
منع نہیں اچھی جیسے اشراف جوان حیا والی عورتیں ایسی ایسی علاج کرواتے ہیں
لاچاری واسطے یہ سب کچھ جائز رکہا ہے اور میں تو تمہارے بدنکو نہ ہاتھ لگاؤں گا
نہ کہیں سے ننگا کراؤنگا صرف تیری انگوٹھی پکڑوں گا اور تمہارے چہرہ کی طرف نظر
رکھونگا کیونکہ اس علاج کا بھی دستور مقرر کیا ہوا ہے اگر منظور کرلو تو علاج کرو اور
جو نہ منظور کرے تو کہدو کہ بھاری کپڑا اوڑھ کر لیٹ رہے اور موہنہ اور سارا بدن چھپا
لیوے اوس وقت تم کھڑے ہو کر سر سے پاؤں تک پاس کرو اور اخیر میں گھٹنوں سے
پاؤں تک پاس اگر یہ بات بھی نہ منظور کرے تو ایسی عورت کا علاج نکرو اور دوا کھلانے
پلانے ہی علاج دو اور طبیب سے علاج کرانیکی رہنمائی کر دو ایسی پردہ نشین عورتوں

کا پردہ کہ جیسے پہلا کرنیسے رابطہ قایم کیتی اور بغیر دیکھی علاج کرنا ٹہیک کامل عملیون
کا ہی کام ہے ۔ ختم ہوا زنانہ عمل ۔

ہدایت ۱۸

سخت بیماریون کا علاج جو کروٹ تک بھی نہین لی سکتی

اون مریضون کا علاج جنسے نہ تو چارپائی سے اوٹہا جاتا ہی نہ بیٹہا جاتا ہے ۔
نہ بسبب بیچینی کے تمہاری طرف دیکھ سکتی ہین نہ بڑی دیر تک انگوٹھی پکڑ لینیکی
طاقت رکھتی ہین کیونکر کرنا چاہیئے ایسی مریض کو جس صورت مین وہ آرام سے
لیٹی رہنے دو اگر بیٹھ سکتی تو جسطرح بیٹھے بیٹہا لو ۔ یا چارپائی پر تکیہ لگا کر بٹہا دو
یا کمر ٹیک سی یا جس جسمین وہ راضی ہو لیٹا رہنے دو بڑی دیر انگوٹھی نہ پکڑ واو ۔
تو ایکدو منٹ ہی پکڑ لو یا دونون ہاتھ ہی پکڑ دو وہ دیکھے نہ دیکھے تم اوسکی چہرہ کیطرف دیکھتی
رہو اور رابطہ قایم کرو تم اوسکی پاس کروٹ مین پلنگ پہ یا نیچے بیٹھ جاو بعد رابطہ قایم ہو اوسکی
مرض کی جگہہ پر لوبہ پہیرو ۔ اور جمع کرو بعد اوسکی پائنتی پر بیٹھ جاو یا کروٹ مین یا اپنی
پر پلنگ پہ یا نیچے جہان ہو تم دیکھو کھڑی ہو جاو یا بیٹھ جاو اور پاس کرو اور اوسکو کسی
طرح جیسے آرام ملے کرو جب اوسکو تخفیف ہو گی اور تھوڑی بہت طاقت آجاویگی تو اسیطرح
تمہاری ترکیب کو پورا کام نیکو منظور کرتا جاویگا اور جب تمہاری اور اوسکی امید بڑہیگی تو
سب کام آسان ہو تا جاویگا اوس وقت رفتہ رفتہ تم اپنی سب کیبون کو پورا کر لینا ایسی مریض
کو دوائی ٹہنڈائی کہانیسے بھی منع نکرنا اور ایسی مریض کی تم اچھی طرح خبرگیری کرو تو جو جو
بھی حقہ وغیرہ دم کیا ہوا پانی بھی پلاو اور کورنہ چادر رومال وغیرہ بھی دم کر کر استعمال
کراتے رہو بلکہ اوسکی غذا کو جو رقیق ہو اور اوسکی ٹہنڈائی کو بھی دم کر دیا کرو اب اگلی

ارشاد میں ہیں علوان سب بیماری وضع کرنیکے ترکیب سکہلاؤنگا۔

باب اول

توجہ کل بیماریوں کا علاج ہے

یاد رکہو کہ کوئی بیماری ایسی نہیں جسمین توجہ کارآمد ہوسکی بخوف طوالت ہر ایک بیماری کا نام نہیں لکہا سوائے موت کے کل بیماریوں میں معالج شفا بخش سکتا ہے جذام کی بیماری میں یہہ علاج بڑا سریع الاثر ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ یہہ بیماری دوسرے کو حملہ جھٹ جاتی ہے اور معالج اس سے نفرت کرتا ہے اور نفرت شرائط علاج کی برخلاف ہے اگر کسی کی زبان یا پاؤں روز پیدایش سے خشک ہو اور تم اوسکا علاج کیا چاہو تو کر سکتی ہو مگر مشکل یہہ ہے کہ توجہ دوران خون تیز کرتی ہے اور روح حیوانی کو قوت بخشتی ہے دیکہا ہوکہ دوران خون سرعت اور تیزی سے جاری ہووے اور اوسکا بہت اثنا کے اثر بار بار ہووے اور اوسکی کشاکش سے کسی نئی قسم کا درد پیدا ہوجاوے اور جہیلا نجاہو تو بہت مشکل پڑے ایسے مادرزاد بیماری میں اسکا تجربہ ہوچکا ہے اور عارضی و مزمن بیماریاں جو درمیان میں پیدا ہوجاوے اوسمیں اسکو بہت مفید اور مجرب پایا ہے۔

ارشاد پانچوان

پانی دودہ شوربا ٹھنڈا پانی رومال کپڑے دوپٹہ تیل گھی وغیرہ پر دم کرنیکا بیان اور گنڈہ بنانا

جب تم کسی سخت بیماری واسطے سلب مرض کرنیکو توجہ شروع کردی ہو تو تمکو مناسب بلکہ واجب ہے کہ کمال درد اور دلسوزی سے اوسکا اچہی طرح خیال رکہو اور ہر صورت خبرگیران ہو گویا اوس بیماری میں تم خود مبتلا ہو جب ایسا سمجہوگے تو تم بیتاب اوس کا

درد کمر کی اور نفخ وغیرہ ہوگئے تو فقیر گریاں ہو گئے اب تمکو یہہ کرنا چاہئے کہ اول ہی دن
یا دوسرے دن تو یہہ کرے کہ جسقدر ہو سکا پانی بھی اونکو پلایا اور جسقدر پانی یا عرق وہ پیوے
تمام دن اونکو کافی ہووے اوسیقدر پانی ہر روز ایکدفعہ دم کرکے دیدیا کرو اور کہدو کہ اسی پانی
کے سوا اور پانی نہ پیوے بلکہ ٹھنڈا پانی میں بھی یہی پانی ملا لو اور جو شے کھانے میں ڈالدیا
کرے اور اگر ہو سکے تو ٹھنڈا پانی سے شوربا و دیگر وغیرہ بھی دم کردیا کرو تاکہ پیتا رہے اور دوا
اگر ایسی ہی ہو تو اسے بھی دم کردیا کرو تاکہ درد کی جگہہ اور زخم پر لیپ کرے اور باندھے اگرچہ خالی توجہ
ہی ہے مرض کی دوری کو کافی ہوگی مگر یہہ سب چیزیں بعض اوقات ہیں اگر ہمراہ ہونگے تو زیادہ
نفع ہوگا اور مریض جلدتر شفا پاویگا۔ اور بیماری کی سختی سے کم ہو جاویگا لیکن جو شے
ہو سکی آرام سے ہو سکیگا بہتر ہے اس پانی کا تجربہ مجہکو بہت جگہہ کر لیا ہے اور اسیطرح آزما
لیا ہے کہ ہر روز صبح کو یا کبھی اور وقت ایک گھڑا پانی کا ایکدفعہ تھوڑا سا میں میٹھا ہوکر دم کر لیا
کرتا ہوں اور تمام دن مریضوں کو دیا کرتا ہوں کسیکا آبخورہ کسیکو ایک لوٹا کسیکا پیالہ
جسطرح سے لوگ تمام دن میں لیجایا کرتے ہیں اور صحت پاتے ہیں بعض دن بعض مریضوں کو
بعض اوقات دوبارہ دم کرنا پڑتا ہے اور یہہ پانی ثواب کے واسطے عام کر رکہا ہے جسکا دل چاہے
لیجاوے جسکو توجہ دیتا ہوں اوسکو بھی وہی میں سے پلاتا ہوں اور جسکو توجہ نہیں دیتا
اوسکو بھی دیتا ہوں مجہکو تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ بعض بعض سخت مرض اسسے جاتے
رہے ہیں یا مرض میں نہایت تخفیف ہوئی ہے اور ایسا تو کبھی نہیں سنا کہ اس پانی سے
کسیکو ضرر ہوا ہو بلکہ گہر میں ہووں یا ہووں مریضوں کے آدمی اکثر گھر سے
لیجاتے ہیں بلکہ لوگوں کو اس پانی سے ایسا عقیدہ ہے کہ یہاں نہیں جاتا آدمی برکت
اعتقاد سے مریضوں کو پلاتے ہیں فی الحقیقت یہہ پانی بہت ہی نفع بخشتا ہے

بعض لوگ یہہ اعتراض کرینگے کہ خلقت کی یہہ چال ہی کہ ایک شخص کو کام کرتے دیکھا
آپ بھی وہی کرنے لگے ایسی باتین قابل اعتبار نہین سو سچ ہی بیشک ایسا ہوتا ہی مگر ہر جگہہ
یہہ مثال راست نہین آتی بلکہ بہت باتین اس پانی مین ایسی آزمائی گئی ہین کہ خواہ
مخواہ اونکی دیکھنے سے انسان معتقد ہو جاتا ہی اول تو یہہ اس پانیکی پینے سے مریض کو
سرور پہونچتا ہے اور اوسکو آرام سا ہوتا ہے اور بچے بھی آرام سے سو جاتا ہی اگرچہ بڑی کی
پر تو ایسی اثر نہین ہوتی مگر اکثر یہہ ہو جاتا ہی دوسرے بعض بعض مریض کو یہہ پانی دیا جاتا
تو وہ اسکا مزہ علیحدہ معلوم کرتا ہی کہ دم کیا ہوا پانی اور بغیر دم کیا ہوا اچھی ہی تیسرا
دیتا ہے اور ہیجان جاتا ہی اور بعض مریض اس پانیکو پیکر اپنے اندر ایک حرارت معلوم
کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو عرق آجاتا ہے اور بعض مریض اگر عوذ دوا نانی سنے سوچکے
تو اس پانیکے پینے کے تہوڑی دیر بعد اوسکو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پانی معدہ سے
اوس بیماری کی جگہہ کیطرف جاتا ہی اور بیماریکو پلا دیتا ہے یا تہوڑی سی تکلیف
دیکر تسکین بخشتا ہی یا فوراً آرام اور چین دیتا ہی اگر مریض کے پاون سرد ہون
اور یہہ پانی کسی برتن یا بوتل یا صراحی مین بھر کر دونون پانون کے درمیان رکھا جاوے
تو پانون کو گرم دیتا ہے پریشانی خوابی اور بدخوابی کو فایدہ بخشتا ہی یہہ پانی دست
لاتا ہے دوران خون کو جاری کرتا ہے قی لاتا ہی معدہ کو قوت دیتا ہی ہاضمہ درست
کرتا ہے اس سے عرق آجاتا ہی اور ہر چیز کو جو شفا کی مجال کرنے مین مزاحم ہووے روکتا ہی
بشرطیکہ کامل رجوع اور یکخیالی و جمعیت دل اور پوری یقین سے دم کیا جاوے مگر جو یہہ باتین
میسر نہین تو کوئی فایدہ ہی متصور نہین غرض تم سچ جانو کہ یہہ پانی مریض کو بیشک کم و
بیش سود مند پڑتا ہے درد کی جگہہ اسکو ملنا چاہئے مگر درد ہو تو سنگہانا چاہئے پیٹ مین

درد ہو تو بوتل میں بھر کر پیٹ پر پہیرنا چاہیے آنکھون مین سلائی سے لگانا چاہیے کنگھی کا
سر دہلانا چاہیے اور پیشر ولے کو طہارت نہ کرانا چاہیے پیشاب بند ہو تو ناف پر بہانا چاہیے
گرمی والے ہوئن تو نہلانا چاہیے اور یہہ پانی مشترک ہے اسکا ادب رکھنا چاہیے اور
گندی جگہہ اور پاؤن کے نیچے اور پاخانہ مین نہ گرانا چاہیے شاید تم اعتراض کرو کہ
تم ابھی لکھ چکے ہو کہ بو نیروالی کو اس سے طہارت کرانا چاہیے اور پھر لکھتے ہو کہ اسکا
ادب رکھنا چاہیے اور گندی جگہہ نہ بہانا چاہیے سو معلوم کرلو کہ انسان کی جان بڑے
درجے کی ہے اور اسکی حفاظت پروردگار کو منظور ہے اسکی حفاظت واسطے بعض اوقات حرام بھی مباح ہو جاتا
ہے بیماری کے دفع کرنے واسطے اسکا استعمال طہارت کی جگہہ منع نہین پاک جگہہ بیٹھو
اور اسی پانی سے طہارت کرو اور ادب ملحوظ رکھو بے سبب بے قدری اور بے ادبی
سے اسکو زمین پر گرانے سے بہت حفاظت کرلو ایسا نہو کہ پاؤن کے تلے یہہ پانی بہا
بہا پھرے بلکہ اپنی اختیار سے اسکا ایک قطرہ زمین پر گرنے نہ دو حدیث مین آیا ہے
اہل ادب راہین سخن بچہ پیٹ دیکہ پارہ پارہ ہاتھ قلم پر پانی نگذارد اور روٹی کا ادب
اسلیئے کرتے ہو کہ زندگی کا سبب ہے یہہ پانی بھی تمہاری صحت اور تندرستی کا موجب ہے
یہہ تمکو معلوم ہے کہ دم کیئے ہوئے پانیکا تمام جہان کو اعتقاد ہے اگر یہہ ہنود اور اہل اسلام
اور سکہہ وغیرہ اپنے بچون کو نمازون کیوقت ہر ہر شہر و دیار مین مسجدون کے
دروازے پر گود مین لیے آتے ہین اور بعضے برتن مین پانی بھر لاتے ہین اور نمازی لوگ
بعد الفراغ نماز پانی اور بچون کو دم کر دیا کرتے ہین در حقیقت اسمین کچھ کلام نہین پر
ایسا ہے کہ جیسے صدہا برس سے لوگ عمل درآمد کرتے رہتے ہیں ہان یہہ بات جدا ہے
کہ اسکی حقیقت کو لوگ گم کر بیٹھے اور اب صرف ایک تقلید اور پھر چال باقی رہگئی ہے

کہ حقیقت میں انکی بزرگوں کو اس سے بخوبی واقفیت ہوگی اور وہ اسکو کفیت نقصان کا پہنچاتے ہونگے اور اتبک بھی خاص خاص لوگوں کے سینہ بسینہ اسکا راز چلا آتا ہے البتہ عام لوگ اس سے ضرور ناواقف ہیں اور پھر جاہل جاہل بھی ہیں اور ایسا بھی ضرور ہوگا کہ بسبب نا اہلی اور بیوفائی طلاب کے بزرگ اسکی راز کو تا دم مرگ اپنے سینہ ہی میں قبر میں لیگئے اور لوگ اسکی حقیقت سے محروم رہ گئے شاید بلکہ غالب امید ہے کہ حضرت شیخ احمد امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کسی طرح کسی کیسی نہ جانتے ہیں کوئی خدا پرست اہل وقت ایسا ہوگا کہ ان باتوں کو از سر نو پھر بخوبی زندہ کردے اور خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے کہ ہم لوگ دریائے ضلالت سے کنارہ ہدایت پر آجاویں اور صراط المستقیم کو پہچانیں یعنے تقلید سے چھوٹیں اور علم لدنی کے مزے لوٹیں ؛

باب ۳

دم کرنیکی ترکیب

اب میں تمکو دم کرنیکی ترکیب بتاتا ہوں ۔ اگر تمکو تھوڑا سا پانی ایک کٹورہ یا ایک آبخورہ دم کرنا ہو تو اوس کٹورہ کو پانی سے بھر دو اور اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر دھر دو کو بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں سے پکڑ دو اور منہ کے نزدیک کر کر اوسپر لگاتار دم کرتے رہو کم عرصہ ایک منٹ تک دم کئے جاؤ اور اپنا خیال اوسی پانی میں لگائے رکھو اور سمجھو کہ یہ میرا دم شفا ہے اور پھونکنے سے اس پانی کے اندر بھرتا جاتا ہے اور کوئی خیال نہ آنے دو ایک منٹ سے زیادہ ہو تو بہتر ہے دو تین چار منٹ تک متوجہ رہو یا کٹورہ کو اوسیطرف بائیں ہاتھ میں پکڑو اور اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں اوسکی سطح پر کھڑی رکھو یا اوسکا یوں کو پانی پر چاروں طرف چکر دیتے رہو اور وہی پہلا خیال جماؤ

ان میری انگلیون سے بہر لبریز ہو وہ نور انسانی جو عین شفا ہے اس پانی مین بہر جاتا ہے
اور یکسانی باندھکر دیکھین پانیکے طرف دیکھتے رہو تاکہ آنکھون کی راہ سے بھی نور اسمین
داخل ہوتا جاوے - پہر صرف اپنے داہنے ہات کی انگوٹھی کو پانیکے سطح پر نزدیک
نزدیک جہکاکر تہمی رہو - مگر ان سب صورتون مین انگلیون اور انگوٹھی کو پانی مین مت
ڈبودو نہ بہت دور رکہو صرف آدہی انچہی کا فاصلہ ہو - مگر کامل بے خیالی - اور عین
توجہ خاطر سے اس کام کو دلی لگاکر کرو - پہر وہ پانی مریض کو ایک دفعہ یا دو تین
دفعہ پلواؤ - اور اگر تمکو ایک لوٹا - یا ایک بادیہ پانیکے دم کرنا ہو تو اوسکو سامنے رکہو
اور دونون ہاتہون کے دسون انگلیان اوسکی سطح پر کہڑی رکہو - اور نشانہ کردیا جاتا
ہاتہہ لوٹہ کے گرد ٹیبن لوٹہ سے لگاکر رکہو - اور داہنے ہاتہہ کی انگلیون کو جہکاکر کہڑی
رکہو تاکہ چلکہ دو - یا دونون ہاتہون کی انگلیون - اور ہتہیلیون سے اوسکی سونہہ کیطرف
سے پاس شروع کرو - اور سینہ ہوتک لیجاؤ - اور پہر ہاتہون کی پشت کو منہہ کیطرف
کرکے اوپر ہاتہہ لاؤ - اور پہر اوسے پہلی طرح نیچے لیجاؤ - اور مکرر سہ کرر کمتر درجہ تین
منٹ اور زیادہ سے زیادہ چہہ سات دس منٹ تک پاس کرتے رہو - اور سارا دن پہی اسطرح
مریض کو دو دو - اگر تمہین ایک بڑا گہڑا یا بہرا مٹکا جسمین ایک مشک پانی سماوے دم کرنا
منظور ہو تو جسطرح لوٹہ پر دم کرنا بتلایا ہے اوسیطرح اوسپر بہی کرو مگر کمتر درجہ پندرہ منٹ
اور زیادہ آدہ گہنٹہ یا چالیس منٹ تک دم کرو - اور بہت مریضونکو تمام دن بقدر
حاجت دیتے رہو - دوسرے دن جو پانی گہڑی مین بچ رہے - اوسمین اور پانی ملالیے
پہر کر پہر دم کرکہو اور پہر روز بقدر حاجت ایک گہڑا بڑا یا چہوٹا جام اور خاص مریضونکے
واسطے بہشت لوٹ تیار کرکے تقسیم کرلیتے رہا کرو - غرض جتنا بہت پانی اوتنی

وغیرہ یا دو دم کرنا چاہیئے اور جو شاید سارا پانی دم کیا ہوا نہ بچ رہے تو دوسرے دن
پھر اوسی پانی پر دم کرنا چاہیئے - اگر کسی شخص کے سر مین یا پیٹ مین درد ہو
یا پھوڑا پھنسی ہو - یا آنکھین دکھتی ہون - یا پیٹ مین درد ہو تو رومال - یا کورتہ
یا پٹی یا پھاہا - یا چادر کو اپنی سامنے اکٹھا کر لیا کیجئے طرح زمین پر رکھ دو اور اوپر
سے نیچے تک دونون ہاتھون سے پاس کرتے رہو - جیسا بڑا کپڑا ہو ویسی ہی زیادہ دیر تک
اسے دم کرو - اگر چھوٹا ہو مثل کلاہ یا پٹی یا پھاہی کے تو اوسکو منہ سے دم کرو - یا دونون
ہاتھون سے یا ایک ہاتھ مین پکڑے رہو پھر اوس کپڑے کو درد کی جگہہ پر پہننے یا باندھنے
یا رکھنے کا حکم کرو - تیسرے چوتھے یا پانچوین دن اوسکو دور کرا دو اور اوسکی جگہہ دوسرا پھر
دم کرکے بندھوا دو - اور پہلی کو دھو ڈالو - اور یاد رکھو کہ یہ نوٹ انکی ارادہ اور نیت
کی تابع ہے اسلئے بغیر ارادہ و پراگندہ خیالی مین تاثیر نہین کرتا - اسیطرح اگر کپڑے
مین کچھہ اثر نہوگا - اور اگر کٹورہ مین پانی بھر کر یہ نیت کروگے کہ یہ نور کٹورے مین بھر
تو کٹورا بھر جائیگا - اور یا شیرینی چندان اثر نہوگا - اسیطرح تیل شوربے ٹھنڈائی
شیرہ شربت وغیرہ سب چیزون پر تم دم کر سکتے ہو اور مریضونکو دے سکتے ہو - بعضی
لوگون کو بسبب نزلہ کے شیر موافق نہین پڑتا - اور بعضی بلغمی مزاج والون کو لسی
چھاچھہ نقصان دیتی ہے - اگر تم شیر یا چھاچھہ پر دم کرکے پلایا کروگے تو کبھی نقصان نہوگا
بلکہ مفید پڑیگا - اسیطرح اور بہت چیزون پر تم دم کر سکتے ہو - بعضی لوگون کے
گائی بھینس بکری - دودھ دینے سے رک جاتی ہے تو تم دم کرو ہنڈی یا بنولے
کوندر ایک پیڑا صبح اور شام کھلایا کرو - دودھ اچھا دیگی - یا پیڑے پر دم کر دیا کرو - اگر
کسیکے سر مین درد ہو تو دم کیا ہوا پانی ایک شیشی مین بھر کر سونگھنے کو دو آرام ہوگا

اگر مخلوق بچے کو بیمار خصم پہونچا انکھ لگنے والیکو یا چھپا سنبھلو تھی - پر چہا وین اور چہل کا
ڈر ہو تو تم سوت کا گنڈہ بناؤ - اور ہر ہر گرہ پر جن جن ولسی دم کرو - اور وہ گنڈہ پہنادو
تو پر چہا وین - اور چہل سے محفوظ رہیگا - اور جس چیز کو تم مونہہ سے دم کرو اگر کوئی آیت
قرآنی یا اللہ کا نام جو اوس بیماری واسطے مناسب اور شفا بخشنے والا ہو پڑھے بھی جاو
اور دم کے ساتھ شامل کرو - تو اولی ہے - جیسے قبض واسطے یا باسط اور نظر
بد اور سحر کے واسطے معوذتین اور آسیب زدہ کیواسطے سورہ جن اور شفا واسطے
آیتیں شفا کی یا سورہ فاتحہ وغیرہ - مگر اتنا خیال کر لو کہ جس چیز پر اللہ کا نام شامل
کیا کرو اوسکا ادب بہت نگاہ رکھا کرو - بلکہ ایسا پانی گندی جگہہ بالکل نہ گرے
نہ اوس سے طہارت کیجاوے نہ پاؤں تلے آنے دو - اور ایسی پانی کو بہت احتیاط
اور ادب سے رکھو اور اوسکی بے ادبی اور بے احتیاطی سے بہت ڈرو - اور یہ
خیال رکھو کہ جس مریض کا جو بزرگ سلب مرض کرتا ہے - اور توجہ دیتا ہے وہی بزرگ
پانی وغیرہ اشیا پر دم کرکے دیوے - ایسا نہو کہ ایک سے سلب مرض کراوے - اور دوسرے
سے پانی دم کرواکر پیئے - یہہ بات سچ ہے فائدہ نقصان دیگی اور یہہ بھی نہ کیا جاوے
کہ ایک شے پر کئی آدمیوں سے دم کرواکر مریض کو استعمال کرایا جاوے - یا ایک مریض
کو کئی آدمیوں کے بیچ میں بٹھلایا جاوے اور خلوت اور تنہائی میں سب سے چھپا کر
یہہ کام کیا جاوے - اور نہ کسی کے سامنے توجہ اور دم کرنیکا مشغلہ ذکر کیا جاوے
اسلئے میں ناپسند کرتا ہوں - اس بات کو جو لوگ آبخورہ یا لوٹا پانیکا لیکر مسجد
دروازہ پر جا کھڑے ہوتے ہیں - اور ہر ایک سے دم کرواتے ہیں - یا لڑکوں کو گود میں
لیجاتے ہیں اور ہر نمازی سے دم ڈلواتے ہیں - یہہ رسم اچھی نہیں - اور اسکے سوا یہ نقصان

لئے کچھ نفع بھی نہیں - بہتر یہ ہے کہ جس شخص کو تبرکاً یا اصلاح عقائد پرست سمجھیں
اوسی سے ہر روز دم کرایا کریں - اور سوا اوسکے اوسی دم نہ ڈلواویں - نہ اوسکا
دم کیا ہوا پانی پلواویں - سوال اگر شاید تم پوچھو کہ دم کی ہوئی پانی میں
کتنی عرصہ تک اثر قائم رہتا ہے - اور بالکل بے اثر کتنی عرصہ بعد ہو جایا کرتا ہے سو اسکا
کو میں اچھی طرح تحقیق کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا ہوں مگر ایکدن حضرت اعلیٰ قدس
سرہ عین خلوت میں فرماتے تھے جواب اجمالاً اور قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ دم کیا ہوا
پانی گرم اور خوشاں پانی کے ساتھ تشبیہ دیا جا سکتا ہے - اگر پانی تھوڑا ہوگا تو تھوڑا
دیر میں بے تاثیر ہو جاویگا - اگر بہت ہوگا دیر میں جا کر ہوگا - اسی طرح تھوڑے عرصہ
پانی میں تاثیر تھوڑے عرصہ تک رہیگی - اور بہت پانی میں عرصہ دراز تک ٹھہریگی
جیسا تھوڑا پانی تھوڑی دیر میں گرم ہو جاویگا - اور بہت پانی گرم کرنیکو بہت عرصہ
لگیگا - لیکن گرم پانیکے سرد ہونیکے رفتار دم کی ہوئی پانیکے خالی ہونیکی رفتار سے
اپنی اپنی بگرنگ حد مقدار تک تخمیناً ۱۷ درجہ کم ہوگی - یعنی جس وزن اور مقدار کا
گرم پانی ایک گھنٹہ میں سرد ہوگا - اوسی وزن اور مقدار کا دم کیا ہوا پانی ۱۷ گھنٹہ
بعد خالی ہوگا - اسی بیان کے موجب ہر شخص اپنا اپنا قیاس دوڑا سکتا ہے - اور ہر ایک
مقدار اور اندازہ کی دم کی ہوئی پانیکو فہم کے قریب لا سکتا ہے - واللہ اعلم بالصواب - مگر ہر روز
پانی پر تازہ دم کرنا اچھا ہے - اگرچہ دم کیا ہوا پانی نیچے رہے مگر دوسرے دن پھر اوسکو دم
کرنا اعلیٰ و اولیٰ ہے - یا لاچاری کو ایک دن کا دم کیا ہوا پانی دو تین چار دن پلایا جاوے

ہدایت ۲۱

بغیر توجہ دینے کسی کے پانی کا اثر نہیں ہوتا

بعض جگہ ایسا بھی آزمایا گیا ہے کہ جبتک چار دفعہ کسی مریض کو توجہ نہ دی جبتک
یہہ پانی اوسپر بخوبی اپنا اثر نہیں کرتا بلکہ بالکل نفع نہیں دیتا۔ مگر میں تو ہر ایک کو
یہہ پانی دئے جاتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں تو اکثر لوگوں کو فایدہ ہی ہو جاتا ہے۔ مگر بعض
کو فایدہ نہیں بھی کرتا۔ لیکن یہہ تو بخوبی آزمایا گیا ہے کہ جسکو توجہ کبھی اگر اوسکو
پانی بھی پلائیو تو بخوبی نفع بخشتا ہے اور میں یقینا کہتا ہوں کہ خطا نہیں جاتا
الا شاذ و نادر۔ یا وہاں جسکے اجل سر پر آئی ہے۔ وہاں تو کچھہ بھی فایدہ نہیں پہنچتا
اور جس جگہہ یہہ پانی اور توجہ بالکل فایدہ نکرے تو یہہ سبب ہے کہ یا تو وقت نزدیک
آگیا ہے۔ یا بیماری کی کوئی خصوصیت ہے۔ یا معالج اور مریض کی طبیعت میں
تناسب اور رابطہ قایم نہیں ہوتا یا شیخ کی توجہ ضعیف ہے اور بیمار کی طبیعت
زبردست اور کمزوری سے توجہ کیا گیا ہے۔ یا اس کام سے واقفیت بالکل نہیں
یا کم رکھتا ہے اور دلسوزی سے دل لگا کر توجہ نہیں دیتا یا کچھہ اور سبب ہوتا ہے۔ اور
علاج اچھی طرح نہیں کیا جاتا۔ لیکن ایسا معاملہ کم اور بلکہ شاذ و نادر ظہور میں آتا ہے۔ اگر
کسی سبب سے چند توجہ دیکر توجہ دینا موقوف ہو جاوے۔ تو یہہ پانی بھی بجای توجہ کام
دیگا۔ اور جلدی یا دیر میں بیماری کو دفع کر دیگا۔ اور جب بیمار تندرست ہو جاوے
اور توجہ کا دینا موقوف کیا جاوے تو مناسب ہے کہ دس پندرہ دن یا کم وبیش موافق
نرمی اور سختی بیماری کی اس پانی کا پلانا نہ چھوڑا جاوے۔ تا کہ بیماری عود نکرے اور
اور سب باتوں کی پہر تاکید کرتا ہوں کہ سوای اوسی بزرگ کے جو ہمیشہ توجہ دیتا ہے

اور کسی شخص کا دم کیا ہوا پانی بالکل نہ پلایا جاوے ورنہ ایک بیماری میں دو تین شخصوں
کی توجہ میں پھنسایا جاوے۔ کیونکہ کئی اشخاص کا نور ایک ہی صفت نہیں رکھتا۔
بلکہ بعض کا نور بعض سے ضد ہوتا ہے۔ اور نہ وہ ایک ہی طور سے توجہ دیتے ہیں تو
ہمکو مناسب نہیں ہے کہ اونکی تاثیر میں خلط ملط کریں سوال جس جگہہ تم پھنسا دیوے یہ بات
دریافت کرو کہ تم کئی آدمیوں کے توجہ میں پھنسانا۔ دم کا پانی پینا کئی آدمیوں سے
دم کروانا۔ اور جب بیماری جگہہ سے ہلجاوے۔ اور درجہ تبدیل پیدا ہوئے تو علاج چھوڑنا
اور موقوف کرنا منع کرتے ہو اگر شاید ایسی صورت میں معالج بیمار ہو جاوے۔ یا اوسکو
سفر درپیش آوے۔ یا کوئی اور سبب مزاحم پڑے تو اوسوقت ہم کیا کریں جواب
اسکا جواب یہہ ہے کہ معالج اپنی بدلے دوسرا معالج تلاش کرے۔ اور اوسکو اجازت
دے اور اپنا نایب بناوے۔ اور مریض کو اوسکی ساتھہ مربوط کردے سونپ دے
اور کہدے کہ اب تم اس مریض کا ترکیب سے اس کا علاج کیا کرو۔ اور وہ نایب بھی
یہی سمجھے کہ میں اوسکی جگہہ علاج کرتا ہوں۔ اور جس ترکیب سے پہلا مرشد توجہ دیتا
ہے بعینہ اوسی ترکیب سے توجہ دیا کرے۔ کم و بیش نکرے۔ اور اپنے تئیں صرف
واسطہ و وسیلہ سمجھے

ہدایت ۲۲

توجہ دینے والا صالح اور پرہیزگار ہووے

اور یہ بات بھی تمکو بتلانا ضروریات سے ہے۔ کہ توجہ دینیوالا اور دم کرنیوالا شخص اگرچہ کسی
مذہب کا ہووے مگر صالح اور پرہیزگار اور خدا پرست ہو۔ اور شفا بخشی کی نیت اور دلسوزی
اور ترحم اوسکے دل میں موجود ہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کا جھوٹا شفا ہے۔ اور کافر کا

جہوٹا ہو وا۔ اسبات سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ پارسا اور صالح شخص کا نور بسبب اپنی
نیکی کے مطلق شفا ہے۔ اور اسکا فاجر و فاسق فاجر کا نور اگرچہ در اصل شفا تھا مگر بسبب
شامت اعمال اور گناہوں کے گندگی سے ایسا مکدر اور گندہ ہوگیا کہ دوا بن گیا۔
اور دوا کا قاعدہ ہے کہ فایدہ بھی کرتی ہے اور نقصان بھی پہونچاتی ہے۔ سو تمکو چاہئے
ہے کہ اگر تم سلب مرض کا شوق رکھتے ہو تو نہایت پرہیزگاری اور شریعت کی تابعداری
اختیار کرو۔ اور اپنے ظاہر و باطن کو لوث عصیان سے پاک و صاف رکھو۔ اور عاقبت کا ڈر
اور رحم۔ اور دلسوزی اور مصیبت زدہ کو مصیبت سے چھڑانے کی نیت اپنا خمیر کرلو۔ اور
ان باتوں کو دل میں جما لینے اور احسان کرنے اور نیک باتیں دکھلانے۔ اور ریاکاری کی
نیت سے ہرگز ہرگز نفرت کرو۔ اگر تم ایسا کروگے تو خسر الدنیا والآخرہ کو اپنا ہی حسب
حال نہ سمجھو۔ کیا تم اسبات کو تھوڑا جانتے ہو۔ کہ ایک مصیبت زدہ کی مصیبت کو ٹال لو
اور ایک دکھیا کی آفت کو جو ناحق ہوئی ہو باوجود قدرت کے سخت بیماری جیسی مصیبت
سے بچا لو۔ اور عاقبت میں درجے پاؤ۔ اور خدا اور رسول خدا صلعم کی رضا حاصل کرو

ہدایت ۳۲ نمبر

مریض کا رسمی نیند میں سلانا

اگر مریض کو خواب آتا ہو۔ اور وہ میٹھی نیند نہ سوتا ہو۔ اور کروٹیں لیکر بیچین رہتا ہو
تو تم تھوڑی روئی پر تھوڑا سا دم کرو۔ اور تھوڑا تیل دم کردو۔ اور کہدو کہ اس
روئی کی بتی بناؤ۔ اور دم کیا ہوا تیل چراغ میں ڈالو۔ اور اوس بتی کو روشن کرکے
اور ایک لال چینی یا سبز شیشی کے لو (تاکہ نظر کو نقصان نہ کرے) اور اوس لالٹین میں
چراغ رکھکر تھوڑی فاصلہ پر اوسکی آنکھوں کے سامنے رکھدو۔ اور بیمار کو کہدو کہ ٹکٹکی

باندھ کر اور بہ خیال ہو کر اوسکے تو کو دیکھتا رہے چند منٹ بعد نیند آنے لگیگی ۔ اور
آنکھیں بند ہوتی جاوینگی ۔ جب نیند کا بہت غلبہ ہو سو جاوے ۔ پانچ چار دن تک
یہی روئی اور تیل کافی ہوگا ۔ پانچ چار روز بعد پھر وہم کردو ۔ نہ بیگہ ہو تو تکیہ وہم کر دیا
کرو ۔ اور سر کے نیچے رکھا کرو ۔ اور کہدو کہ چارپائی کا رخ بدل دو شمال کی طرف مریض
کا سر ہو ۔ اور جنوب کی طرف پاؤں اور چادر یا لحاف وہم کرکر اوپر اوڑھا دیا کرو

ہدایت ۴۳

غایب شخص پر توجہ دینی اور فایدہ پہونچانے کا بیان

توجہ کی تاثیر غایب شخص پر اگرچہ کتنی ہی فاصلہ پر ہو پہونچائی جاسکتی ہے جیسے
اگرچہ اسمیں بہت منافع پہونچتے ہیں ۔ مگر بعض بعض شرائط اور نقصان اور ضرر بھی
ہوتی ہیں ۔ جنسے واقفیت ضرور ہے ۔ چنانچہ میں بیان کرتا ہوں ۔ بعضے بزرگ ایسے
صاحب کمال ہوتے ہیں ۔ جنکو تجویز کشف میں ملکہ ہوتا ہے ۔ اور ضبط خیال پر اتنے
قادر ہوتے ہیں کہ جب چاہیں اپنی خیال کی یکسوئی سے غایب اشیاء ۔ اور اشخاص
کو دیکھ لیتے ہیں ۔ توجہ دیتے ہیں اور فایدہ پہونچاتے ہیں ۔ ہدایت کرتے ہیں
مرض کو ہٹاتے ہیں ۔ چنانچہ معمولات میں لکھا ہے کہ ایک عورت حضرت مظہر
جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ سے غایبانہ میں توجہ لیتی تھی ۔ اول اپنی آدمی کو بھیجدیتی تھی
ایک دن اوس آدمی نے آکر کہا کہ یا حضرت وہ متوجہ ہو کر توجہ لینی بیٹھی ہے ۔ جب حضرت
اوسکی طرف متوجہ ہوئے تو اوسکو سوتا ہوا پایا ۔ فرمانے لگے وہ ولایتیوں کے سامنے جھوٹ
بولنا اچھا نہیں ۔ وہ ابھی سوئی پڑی ہے تو کہتا ہے بیٹھی ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت
مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کشف باطنی سے اوسکو دیکھ لیا ۔ اسیطرح اور بہت

بزرگون کا حال یہانتک بہی میں کتاب کے طول دینے سے ڈرتا ہون - سو ایسے صاحب
باطن لوگ تو کمیاب ہین اور یہ ایسی سکلون کے واسطے ہین یہ کتاب لکہتا ہون یہین
تو نادانون اور ناواقفون کا رہنما ہون - سو جب معالج کو ایسا ملکہ ہووے اور وہ عیادت
مریض پر توجہ کرے - اور مریض کو استغراق - یا سکر ہو جاوے - اور کوئی ناواقف
شخص ایک دو چار اوسکے پاس آجاوین - یا موجود ہووین - اور بہت سے بے خبر
ایسے وقت مین مستغرق کو چہونا - اور چہیڑنا - اور پکارنا - اور ہلانا - جلانا نقصان
پہونچاتا ہے - اوسکو پکارتے - اور ہلانے جلانے لگین - اور جب وہ نہ بولی تو گہبرا
جاوین - اور عورتین بہت سی اکٹہی ہون - اور رونے پیٹنے لگین - کوئی اوسکو
لٹا دے - اور کوئی ہاتہ پیر پکڑنے - کوئی دوا سنگہاوے - کوئی تلوے سہلاوے - کوئی چہاتی
اور پیٹ کو چہیڑے - ایسی ایسی بے ترتیب طبیعت والون کا مختلف اثر اوس حالت مین مریض
کو بہت نقصان پہونچاتا ہے - اور اوسکا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بہت تکلیف
اوٹہاتا ہے - اور معالج اوسکے پاس نہین ہوتا ہے - اور جب اوس حال کی خبر ہو کچہہ تدارک
کرلی - اور اوسکا اس صدمہ سے نجات دے - اگر ایسا اتفاق ہو بہی جاوے - تو مناسب ہے
مریض کو بالکل نہ چہیڑے - اور اوسکو جس طرح پڑا ہو ویسے ہی رہنے دے - اگر کوئی اوسکا
مزاحم ہو گا تو اوسکو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچیگا - ایسا ضرر اوسی وقت کو پہونچتا ہے
جسکو توجہ کے بعد استغراق اور سکر پیدا ہو - جس مریض کو اسقدر استغراق ہو جاتا ہے
[illegible] اوسکو وہم [illegible] - اور یہ حال ہے کہ استغراق - [illegible] ہو جاتا ہے - اوسکا [illegible]
طرح کرنا چاہیے کہ مریض [illegible] کو [illegible] اوس وقت مین [illegible] گا - تم اوسکو
[illegible]
[illegible]

ہمراہ ہو اوسکو سب اصلاحین سمجھا دینا۔ اور جس وقت پانی پینا ہو یا رومال باندہنا ہو
اور یہ آزمایا ہوا ہو کہ پانی اور رومال سے مجکو بیخبری ہوجاتی ہے۔ اور حالت استغراق
طاری ہوگی۔ تو اوس وقت بھی تنہائی اختیار کرے۔ یا ہمراہ کو پاس بٹھالے۔ اور جو
اور پانی اور رومال سے ایسی حالت ہووے تو مضایقہ نہین کہ شیخ اوسپر غایب مین
توجہ بھی کرے۔ اور پانی اور رومال کا بھی استعمال کراوے۔ اگر شیخ بزرگوار کسی
ضروری سبب سے چند روز توجہ دیکر چھوڑ دے۔ اور مریض دوری پڑجاوے۔ تو غائب
کو توجہ دینا وہی کام دیگا جو سامنے دیتا تہا۔ اگر توجہ بھی بند ہوسکے۔ تو دم کیا ہوا
پانی بہیجا کرے۔ یا رومال دم کرکر روانہ کیا کرے۔ ان دونون چیزونسے بیماری
کٹ جاویگی۔ اور یاد رکہو کہ اس توجہ کو در و دیوار حجر شجر۔ اور کوئی شی روک
نہین سکتے اور نہ اسکی پہونچنے مین عرصہ لگتا ہے۔ بلکہ اگر تم دم کیے ہوئے چیزین بہیجا
کروگے۔ تو توجہ دینے کی ماندگی سے اپنے تئین بچاوگے۔ مگر اول اول دو چار دفعہ
سامنے بٹھلاکر توجہ کرنا ضرور پڑتا ہے تاکہ مریض سے رابطہ قایم ہوجاوے اور مریض توجہ
کا اثر ہونے لگے۔ اور اوس شخص پر جسکو کبھی سامنے نہ بٹھلایا گیا ہو۔ فوری علاج
کرنا اور ان چیزونکی ذریعہ تاثیر کا فایدہ پہونچنا محال پڑتا ہے ؀

ارشاد چہلم

اختلاف مزاجہا و طبایع مریضان

جیسا مریضونکے طبایع مین اختلاف ہوتا ہے ویسا ہی اختلاف مرضون مین بھی
پایا جاتا ہے۔ اور ایسا ہی اختلاف بزرگون کی توجہ سے دیکھا جاتا ہے جیسا توجہ کی

ترکیب مین تغیر تبدل ہوتا ہے ویسا ہی تاثیرون اور نتیجون مین فرق پایا پڑتا ہے
بعضی مریضون کے طبایع ایسی چالاک اور چست اور سخت ہوتے ہین کہ اونپر مشکل سے
اثر ہوتا ہے یا بالکل نہین ہوتا اور شفا کا حاصل کرنا محال ہوتا ہے مگر ایسی
آدمی بہت کم ہین جنپر کوئی تاثیر بالکل نہو - اگر تین بیمارونکا علاج کیا جاوے
تو اول تو تینون پر نہین تو ایک پر تو ضرور اثر ہوجاتا ہے - اور توجہ کا دینا خالی
نہین جاتا اور تین مین سے ایک مریض ضرور کہ جو ایک بیماری مین مبتلا ہو بیشک
شفا پاتا ہے - بعض طبایع ایسی ہوتے ہین کہ اول ہی روز انکو کچھ بگڑتے ہی تاثیر شروع
ہوجاتی ہے - اور اول ہی سے توجہ سے تخفیف ہونے لگتی ہے روز بروز مرض گھٹتا جاتا ہے
اور جلد تندرست ہوجاتا ہے - بعضی ایسے ہوتے ہین کہ ظاہرا تو کچھ تاثیر محسوس نہین
کرتے مگر جلد یا دیر مین صحت پاجاتے ہین - بعضی ایسی ہین کہ تاثیر تو اول ہی روز
روز معلوم کرلیتی ہین - مگر شفا دیر مین حاصل کرتے ہین - بعضونکا ایسا حال ہوتا ہے
کہ اول ہی روز سے تاثیر معلوم کرلیتے ہین - اور مرض مین دن بدن کمی دیکھتے
ہین لیکن چند روز بعد پھر مرض بڑھ جاتا ہے - ایسا معالج اوس وقت سہم جاتا ہے کہ علاج
کرنیوالے کو صحت کا شک پڑجاتا ہے اور اوسکا دل شکستہ ہوجاتا ہے علاج مین سستی اور کاہلی پیدا کرنے لگتا ہے تو عبث ہوجاتا ہے
اور معالج سست اور ڈھیلا پڑجاتا ہے - اور جسقدر معالج سستی اور ڈھیلا ہوگا - اوسیقدر
اوسکا علاج بھی ڈھیلا - اور کمزور تاثیر ہوگا - اور جسقدر چست رہیگا - اور صحت کا کامل
یقین - اور بھروسا کریگا اوسیقدر جلد شفا بخشیگا - اور کامیاب ہوگا تو مناسب
ہوگا کہ مرشد بالکل شک نلاوے - اور نہ شک آنے دیوے - مریض کو تاکید کرے کہ صحت
کا یقین رکھے - اور مریض کیسا ہی [illegible] ہو [illegible] اول

اول دو چار پانچ سات دن تک تو کچھہ تاثیر پہچانی نہین – نہ مرض مین کچھہ کمی پڑتی
ہین – چند روز بعد تاثیر بھی معلوم کرنے لگتی ہین – اور مرض مین بھی کمی پاتے ہین
مناسب ہے کہ دونون شخص ہمت نہ ہارین – اور امید قوی رکھین – اور ٹھیک وقت
اچھی طرح توجہ کرتے رہین – بعض اوقات تین طرح کا معاملہ پیش آتا ہے – ایک تو
یہہ کہ مریض نہ تو کسی طرح کی تاثیر دیکھے – اور نہ کسی مرض مین کچھہ کمی اور تخفیف معلوم
کرے – اس صورت مین تین روز یا ایک چلہ بڑی ہمت سے توجہ کا دینا جاری رکھنا
چاہئے – دوسری یہہ کہ تاثیر بھی محسوس ہو دے اور مرض مین بھی تخفیف ہو وے – ایسی
صورت مین اتنی دیر توجہ کرو جسقدر ہستی ہو سکے – مگر ڈیڑہ گھنٹہ سے زیادہ ہو وے – تیسرے
یہہ کہ نہ کچھہ تاثیر سے معلوم پڑے – نہ کچھہ تخفیف ہی ہو – اور مرض بڑھتا ہوا نظر
آوے – اس تیسری صورت مین علاج چھوڑ دو – اور حکیم سے علاج کرا لے – اور دوا
پینے کی صلاح بتلاؤ – مگر ایسا معاملہ کبھی شاذ و نادر ہوتا ہے کہ توجہ سے مرض بڑہ جاوے
مینے تو کبھی ایسا نہین دیکھا – سوا دو شخصون کے جو مسلک بیماری سے آخر مین مر گئے
تھے – بعض بزرگون کے توجہ کا مریضون پر سخت اثر ہوتا ہے – اور مریض کو غش
آ جاتا ہے – یا شاید کچھہ تکلیف ہوتا ہے – انگڑائیان آتی ہین – رعشہ پیدا ہو جاتا ہے
جمائیان آنے لگتی ہین – تاہم بدن مین شدت سے گدگدیان ہوتی ہین – ان سب صورتون
مین تم اپنی نیت اور ارادہ سے ان سب باتونکو دفع کرو – اگر پھر بھی نہ ہو اور تکلیف
زیادہ ہی زیادہ دیکھو – تو جان لو کہ مریض کی طبیعت بہت نازک ہے سخت توجہ
کی برداشت نہین کر سکتا – مناسب ہے کہ ایک گز کے فاصلہ سے انگلیان کھڑی
کرکے ڈھیلے رکھکر پاس کرو – اور سر دبا و فرحت بخشنے کی نیت رکھو – اپنا پاسون سے

بھی بہری بڑی مرض جاتی رہتی ہین ۔ اور مریض صحت پاتی ہین ۔ اگر مریض کی
آنکھین بند ہونے لگین اور آنکھون کا رنگ بدلنے لگی ۔ اور خمار سا چھاتا جاوے
یا بالکل حالت بیہوشی مین سو جاوے ۔ تو ان سب باتونکو تم بہت مبارک سمجھو
اور خوشی سے طور پر توجہ دیئے جاؤ ۔ یہ نیند بذات خود ایک شفا اور صحت ہے ۔ توجہ
جسقدر کثرت کے ساتھ نیند آویگی اوسیقدر صحت ہوتی جاویگی ۔ جب تم توجہ دے
چکو ۔ تو اخیر مین گھٹنون سے پاؤن کے اونگلیون تک پاس کرو ۔ اس سے سر کا نور
پاؤن کی طرف کھنچیگا ۔ اور سر اور اوپر کا دھڑ خالی ہوتا جائیگا ۔ اور جسقدر سر خالی
ہوتا جائیگا ۔ نیند کم ہوتی جاویگی ۔ اور ہوش آتا جاویگا ۔ مریض آنکھین کھولیگا
اور جاگ پڑیگا ۔ اور اوسکا دل بحال اور خوش ہوگا ۔ اسی لئے مین تمکو سمجھا ہے
دیتا ہون کہ بعض مریض کو توجہ سے ایسی سخت نیند آتی ہے کہ اگر اوسکے اونگلی کاٹ
ڈالو یا ہاتھ تراش لو ۔ یا سخت چٹکی بھرو یا اور کسیطرح کی تکلیف دو ۔ تو وہ
بالکل بیدار نہین ہوتا ۔ اگر ایسا اتفاق ہو جاوے تو بالکل مت گھبراؤ ۔ تمہارا مریض
اس نیند مین بہت آرام پاتا ہے ۔ اوسکو بخوبی سونے دو ۔ اور مت جگاؤ ۔ اور تم
اوسکے پاس بیٹھے رہو ۔ نہ کسیکو نزدیک آنے دو نہ ہاتھ لگانے دو ۔ نہ کسیکو جھانک کر
دیکھنے دو ۔ اور خبردار تم بھی کرختگی اور سختی سے اوسکو مت جگاؤ ۔ اگر تمکو جگانیکی ضرورت
ہو ۔ یا کوئی کام کاج اٹکا ہوا ہو ۔ یا جگانا ہی منظور ہو تو اوسیطرح گھٹنون سے
پاؤن تک جتنا وہ نہ جاگے پاس کئے جاؤ اور اگر شاید جاگ جاوے مگر آنکھون
کو نہ کھول سکے ۔ اور کہے کہ میرے آنکھین نہین کھلتی ہین ۔ تو تم اپنی دونون
انگوٹھون سے مرو یعنی اوسکے آنکھون کے کونون سے ناک کے بیچ کیطرف کو کرتے جاؤ

پاس کرو۔ اس سے آنکھیں کہل جاوینگی۔ اور اگر جگانا منظور نہو۔ اور صرف آنکھیں
کھلوانی ہون تو گٹھنوں سے پاس نکرو۔ اور آنکھوں کے پاس جسطرح بتلائی ہیں کرو۔ مگر
بیمار سوتا رہیگا۔ مگر آنکھیں کھولدیگا۔ اور آنکھونکا ایسا اصلی رنگ ڈھنگ ہوگا کہ تمکو
سمجھا نہ پڑیگا کہ یہہ سوتا ہے۔ بلکہ تم جانوگے کہ جاگتا ہے۔ لیکن حقیقت مین وہ سوتا
ہوگا۔ لیکن تم ایسی حالت ہرگز سیر تماشے کے لئے اپنی مریض پر وارد نکرو۔ بلکہ
یہہ نیت ہی نکہو سے مریض ایسا غافل ہوکر سوجاوے۔ اگر تم سیر تماشے اور دل کی بہلاوٹ
واسطے ایسا عمل کروگے تو بیشک تم اس توجہ کی ذاتی قانون کے خلاف عمل میں
لاؤگے۔ اپنی مقصود سے دور پڑوگے۔ اور اسکی وبال اور گناہ مین گرفتار ہوگے
اور خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگوں کی ارواح کو ناراض
کروگے ؛

ہدایت ۲۵

استغراقی خواب مین مریض کا غافل ہوکر سوجانا

یہہ جو مینے بیان کیا ہے کہ مریض ایسا غافل ہوکر سوجاتا ہے کہ اوسکا جگانا مشکل
ہوتا ہے۔ یہہ مذکور بہت طوالت رکھتا ہے۔ اسکا بیان مفصل مین دوسرے تکمیلی
دفتر مین لکھونگا۔ اور اس دفتر مین بھی علیحدہ ارشاد مین بقدر ضرورت جو ہمارے عملی
نفع بخشی اور تمہارے ضروری کار آمد ہو۔ اور جسکو اظہار بغیر چارہ نہو وہی بیان کرونگا
مگر یہان تمکو اتنا سمجھائے دیتا ہون۔ کہ اگر مریض برخاستہ جاتا جاوے اور اوسکی آنکھونکا
رنگ بدلنے لگے۔ اور آنکھیں بند ہوجاتی ہین۔ اور اگر اوس سے کچھہ پوچھیو تو سمجھہ
سکے مگر جواب دی سکی۔ اور اوسکا دل اولٹی کرو۔ اور اوس حالت سے جدا ہونیکو
[illegible]

آرام اور چین مین ہووے۔ اس حالت کو استغراق کہتے ہین۔ اور جسپر یہہ حالت
وارد ہو۔ اوسکو مستغرق بولتے ہین۔ اور جب یہہ حالت ترقی پر ہو۔ اور اعلی درجہ
کو پہونچ جاوے۔ تو مریض بالکل بیہوش ہو جاتا ہے۔ اور اوسکو مطلق کچھہ
خبر نہین ہوتی۔ اگر اوسکو کوئی پکارے یا ہلاوے یا اوسکے بدن کو کوئی سخت تکلیف
پہونچاوے۔ تو بھی نہ وہ جاگیگا۔ اور نہ اوسکو ہوش ان باتون کا ہوگا۔ اور نہ اوسکو اندر
کی خبر ہوگی۔ نہ باہر کا کچھہ خیال ہوگا۔ اور جب اس حالت سے باہر نکلیگا تو ان سب
باتون کو نیست اور کالمعدوم سمجھیگا۔ اس حالت کو نشہ کہتے ہین۔ اور جب مریض سو
یا ہو۔ اور اوسکی آنکھین بند ہون۔ اور اوس سے کچھہ سوال کیا جاوے
تو وہ ٹھیک ہوش والون کیطرح جواب دیوے۔ اور چلے اور پھرے۔ اور کام کاج کرے
اور جب جاگتا ہو تو پچھلے دوسرے پاس کرکر جگایا جاوے تو اوسکو اپنے بولنے اور چلنے
پھرنے اور کام کاج کرنیکا مطلق علم نہو۔ اور سب کچھہ بھول جاوے تو اس حالت
کو حالت انبساط کہتے ہین۔ ان تینون حالتون کا مین علیحدہ ارشاد مین بقدر
ضرورت بیان کرونگا۔ یہان صرف اتنا لکھتا ہون۔ کہ ان تینون حالتون
مین سے جو واقع ہو جاوے اوسکو بہتر اور مبارک سمجھو۔ اور اونکے ذریعہ سے جسطرح
بتلاونگا۔ اپنا مقصود یعنی شفا حاصل کروگے۔ اور رائگان نہ جانے دو۔ یہہ
وہ متبرک حالتین ہین جنکی تعریف لکھنے پڑھنے اور سننے سے باہر ہے۔

ہدایت ۲۱

دوربینی کا خیال اور بیان

بعض مریضوں پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ جیسا وہیں توجہ پہنچائی ہے تو اوسکی بیماری
اپنی جگہہ سے ہلجاتی ہے - اور مسرون کے طرف نکلنے کو رجوع کرتی ہے - او وقت
عین توجہ میں وہ بیماری زور مارتی ہے - اور مریض کو تھوڑی تکلیف دیتی ہو - بلکہ
بعض اوقات توجہ کے بعد بھی وہ تکلیف باقی رہتی ہے - اسکا نام درد بابینی ہے -
یہہ درد بابینی صحت کی نشانی ہے - اور مریض کو کم و بیش ضرور ہوتا ہے - اور اکثر
بیماری میں ظہور پاتا ہے - اس درد بابینی سے ہرگز نہ گھبرانا چاہیئے - اور مریض کو بھی سمجھا
دینا چاہیئے - کہ اگر یہہ درد نہو تو صحت کی امید کم ہوتی ہے - اگرچہ بعض بعض مریضوں
کو اسکے بغیر بھی شفا ہوجاتی ہے - مگر اسکا پیدا ہونا بہت اچھا ہوتا ہے - اور اس درد
بابینی کا بحران بھی پڑتا ہے - یعنی پانچویں ساتویں دن زیادہ زور دیتا ہے - مگر یہہ
درد بابینی دیرپا نہیں - تھوڑی دیر ٹھہرتا ہے - اسکا روکنا خطرناک ہے [illegible]
میں اسکے پیدا ہونیکی امید رکھو - اور اگر اسمیں شدت دیکھو تو معالجہ کا ارادہ کرو
اور یہہ درد بابینی بسبب علاج تبدیل - اور تبدیلات بھی کہتے ہیں ایسا شدت کا بھی
نہیں ہوتا - کہ مریض سے جھیلا نہ جاوے - جب توجہ درد بابینی کو اوبھارتی ہے تو اوسکی
برداشت کرنیکی بھی قوت بخشتی ہے - اور اگر شاید درد بابینی اس شدت سے ہوجاوے
کہ مریض سے سنبھالا نہ جاوے - اور اس صورت میں معالج بھی خوف کہاوے - اور اندیشہ
کرے - تو یا تو علاج کو چھوڑ دیا جاوے - یا ترکیب کو بدل ڈالے - اور دوسرے سرور بخش
پاس کرے - اگر یہہ پاس بھی موافق نہو - اور تکلیف اور درد زیادہ سے زیادہ ہوتا
جاوے تو جان لو کہ مرشد کا نور مریض کے مزاج اور بیماری کے موافق نہیں ایسی
صورت میں علاج ضرور چھوڑ دینا چاہیئے - مگر ایسا شدید درد کبھی اتفاقیہ ہوا کرتا ہے -

توجہ سے بیمار جی کی حالت اور استعداد کے موجب نتیجہ ظاہر ہوتا ہے

اکثر مریضوں پر توجہ دینے سے جیسے بیماری ہوتی ہے یا جیسے مریض کی استعداد ہوتی
ہے ویسا ہی درجہ تبدیل ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً اگر تپ والے پر توجہ کیجاوے اور اوسکے
حق میں عرق آنا مفید ہووے تو عرق آیا کرتا ہے اور جو پیشاب کی ضرورت ہوتی
ہے تو کثرت سے پیشاب آتا ہے اور بیمار کو بحال لیجاتا ہے حکایت ایک دانا
طبیب کے فرزند کو تپ ہوا اسکا نام وحی فلاشہ ہے اوسکے چہرہ پر
ظاہر ہراہٹ اور جگر پر ورم تھا۔ وہ خود ایسا دانا طبیب کو شریک کر کر اوسکا علاج
کر لیتے تھے۔ اوسکو عرق بالکل نہ آتا تھا۔ وہ ۳ دن برابر یہ تپ رہا۔ آخر وہ
میرے آگے کہنے لگے کہ اب تم اپنے علاج کی طرح ہوئی یعنی علاج شروع کیا۔
اور اونسے پوچھا کہ اسکے حق میں کونسی بات بہتر ہے۔ اونہوں نے فرمایا
کہ اگر اوسکو عرق آجاوے تو امید ہے کہ تپ ٹوٹ جاوے۔ میں نے کہا خدا سے امید
رکھو۔ اور جو عرق آوسے تو ہوشیاری کرو کہ سوکہنہ جاوے۔ اور ہوا نہ لگے
اور دوا کا دینا موقوف کرو۔ چنانچہ دوسرے تیسرے دن اوسکی بدبیری ظاہر
ہوئی۔ اور چوتھی یا پانچویں خوب عرق آیا۔ اور تپ ٹوٹ گیا ورم جگر بتدریج
جاتا رہا۔ اور تھوڑے دنوں کے عرصہ میں تندرست ہو گیا۔ بسبب شدت گرمی کے
علاج چھوٹ گیا۔ مگر میں دس بارہ دن تک دفع کیا ہوا پانی احتیاطاً پلواتا
رہا۔ اسیطرح جس بیمار کے معدہ میں خلل ہووے۔ اور جلاب کا دینا مفید ہووے
یا کوئی بیماری ایسی ہو جو فصد لینا۔ اور خون نکلوانا موثر ہووے۔ تو دست آنا

ہیں۔ اور کسی کسی کی راہ سے خون بھی نکل جاتا ہے جسکا بہت ایک نوجوان
لڑکے کے دونوں کانوں سے پیپ جاتی تھی۔ اور پھر ان میں سے رات دن
آواز آیا کرتی تھی۔ اور یہہ بیماری وقت شیر خوارگی سے شروع تھی
اور اوسکے سماعت بھی جاتی رہی تھی۔ اور وہ ایسا تنگ ہوتی تھی کہ
دیواروں میں ٹکریں مارتی تھی۔ اور گھبڑ لیوٹ رو دیا کرتے تھے۔ اوسکے
والدین بہت کچھ علاج معالجہ کر چکے تھے۔ مگر کوئی فایدہ نظر نہ آیا۔ لاچار ہوکر
علاج چھوڑ دیا۔ مجھسے التجا کی۔ میں نے ترس کھا کر علاج شروع کر دیا۔ اور اول
ایک دانا طبیب سے پوچھا کہ کسیکو اگر ایسی ایسی بیماری ہو اوسکے حق میں کیا
بہتر ہے۔ اونہوں نے فرمایا فصد کھلوائی جاوے۔ اور تنقیہ دماغ کیا جاوے
تو شاید مرض جاتا رہے۔ یا ترقی ہونے پاوے۔ اور حالانکہ فصد اور جلاب بھی
کئی بار متواتر ہو چکی تھے۔ تین دن توجہ دی تھی کہ اوسکے انگوٹھے پر پھوڑا
نکلا۔ جسمیں پیپ بھری ہوئی تھی۔ اور موتی کیطرح چمکتا تھا۔ پھر کلائی اور بازو
اور بازو میں پھوڑے نکلنے شروع ہوئے۔ انمیں سے پیپ اور لہو بہتا تھا
اور کئی جگہ بدن میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلی تھیں۔ اور بالوں کی جڑوں
میں سے خود بخود خون جاری ہوتا تھا۔ دانتوں میں سے۔ اور ناک سے اور پیشاب
کی راہ سے خون بہتا تھا۔ اور کانوں سے بھی پیپ کا نکلنا زیادہ ہوگیا۔
اور ایسا زور ہوا کہ پھوڑوں کے سبب وہ کھڑی ہو کر پیشاب پاخانہ کو نہ جا سکتی
تھے۔ اور دست بھی شروع ہوگئی۔ تین چار یا پانچ دست ہر روز ہوا کر
تے تھے۔ اور پاخانہ لیسدار ہوتا تھا۔ ذ توجہ سے جو دست آتے میں رقیق تھا

اور پانی بہت نہیں ہوتی تھی بلکہ ہم ہوتی ہیں لیکن اوشکین لیس بہت ہوتا یا
پانچ چھ دن تو ہر روز تین تین چار چار آتے تھے۔ اور ساتوین روز بہت بار ہوتا
وسنت بھی اوسدن چھ سات آٹھ آجاتے تھے۔ اور تھوڑے بھی زرد ہوتے تھے
خون بھی جگہ جگہ سے نکلتا تھا۔ اور بھوک تو اول ہی کم ہو گئی تھی۔ جب یہ بیماری
حد سے گذرنے لگی تو اوسکی لڑکا گھبرانے لگے۔ اور لوگ بھی اونکو سمجھانے لگے
تو اونھون نے چاہا کہ تو جنکا دینا چھوڑوا دین۔ مگر اونپر میری عظمت اور
علیشف بہت تھی۔ اور پہلی یہہ اقرار کروا لیا تھا کہ علاج چھوڑوانا۔ وہ
دل میں ادب چپکی ہو رہے۔ اور علاج میرا جاری رہا۔ ایسی تھی سی ہوکو
امید ہوئی۔ اور کامل یقین ہو گیا کہ انشاء اللہ ضرور آرام ہو جاویگا۔ کیونکہ
مینے تو حکیم سے پہلی ہی دریافت کر لیا تھا۔ قصہ کوتہ ساڑھے تین مہینے تک علاج
جاری رکھا۔ اتنے عرصہ مین اوسکو بلا ناغہ ۲۴۹۰ دست مواد کے آئی۔ پھر
اچھی ہو گئی۔ اور تندرستی۔ اور بحالی۔ اور قوت۔ اور بھوک۔ بڑھنے لگی
سنتوا ہی ایسی تیز اور قایم ہو گئی کہ مین گھڑی کو زمین پر رکھکر دو چار ہاتھ
کو ہٹا کر پوچھتا تھا کہ دیکھو گھڑی کے آواز آتی ہے۔ سواے اوسکی بیماری
کے اور کسیکو سنائی دیتی تھی۔ اور چہرہ اوسکا ایسا نورانی ہو گیا کہ پہلے کبھی
ایسا نہ تھا۔ اور دستور ہے کہ جب تین دست آوین تو بیمار کا اوٹھنا بیٹھنا محال
ہو جاویگا۔ مگر اوسکی قوت ایسی تھی کہ وہ اپنے پلنگ کی بہاری چارپائی کو تکان
تہنا اوٹھا لاتے تھے۔ دست بھی کم ہو گئی۔ میری دانست میں اگر ایک مہینہ
اور علاج کیا جاتا۔ تو امید تھی کہ دس پندرہ برس وہ بیماری عود نکرتے۔

بلکہ کبہی سبب سی علاج موقوف ہوگیا۔ اور پانچ چہہ برس وہ تندرست رہی۔ بعد
اوسکی پہر کبہی کم کم اوسکی سر کے طرف زور ہو جاتا تہا۔ اور دم کبہی ہوکر پاگل
آرام آتا تہا۔ یعنی سخت سخت بیماریون مین قریب دو سو مریضون کے علاج
کیا ہوگا۔ اور اتنا کبہی سیکہے جاتا ہون۔ اور بعضی مریضون کا حال علیحدہ
کتاب مین لکہہ رکہتا ہون۔ اور بعضون کا نہین لکہا۔ اور خفیف خفیف بیمار کو
کا نہین لکہتا۔ اور بہول بہی جاتا ہون۔ مناسب بلکہ النسب ہو تا کہ مین کل
بیمارون کا حال جنکا تجربہ کرچکا ہون اس کتاب مین لکہہ دیتا اور تمہارے یقین
اور اعتقاد کو بڑہاتا مگر کتاب بہت طوالت پکڑ جاویگی۔ اور مجکو اور دیکہنے والو
کو تکلیف ہوگی۔ مگر تم سچ جانو۔ اور یقین رکہو کہ اس کتاب مین کوئی فضول
اور دروغ بات نہ لکہونگا۔ بلکہ اوتنا ہی لکہونگا جسکا مین تجربہ کرچکا ہون
اور جسکا تم بہی تجربہ کرسکو۔ اور بخوبی آزمالو۔ اور میرے پر طرح طرح کی بد
گمانیان جیسی ارزل اور کمینہ لوگون کے عادت ہی ہرگز مت کرنا۔
میری نیت خالص اور صاف ہے مین تو صرف یہی چاہتا ہون۔ کہ خلق اللہ
کو نفع پہونچی۔ اور میرا خاتمہ بخیر ہوجاوے۔ اور مین اپنی دانست مین اس
کتاب کو ایسا قریب الفہم اور آسان کردونگا۔ کہ ہر شخص جو تہوڑا بہی علم اور
لیاقت اور استعداد رکہتا ہوگا سمجہہ لیگا۔ اور آزما سکیگا۔ اور اگر مقتضای
بشریت سہوا کچہہ اسمین بہول ہووے تو مین یہہ بہی وعدہ کرتا ہون کہ
بعد چندے بشرط الحیات کی جو رد و بدل بیان کرونگا میری زندگی مین کوئی شایق
پہر میرے تک آپہونچ جاوے اور اسکو بخوبی سیکہنا چاہیے۔ تو سبقاً سبقاً پڑہ لیہی

ونگا اور تجربہ بہی کیا ہو وںگا۔ اور تمام مشکل حل کردونگا۔ یا در کہو کہ میں اس
کتاب کو بغایت اور عجیب نہیں لکہا ہے مجکو کیا حاصل تہا جو تصنیفی میں ایسی
محنت اوٹہاتا۔ اور طرح طرح کے بعض مضمون سے بیان زود خلایق ہوتا۔ اور جہوٹ
اور فریب کتاب میں درج کرجاتا جو قیامت تک ہزاروں لاکہوں خلق اللہ
کے نظر سے گزرتا۔ بعض بیماریاں ایسی ہیں جیسے بچوں کو پسلی کی بیماری ہوتی
ہے یا مرد و عورت کو کہانسی۔ ایسی بیماریوں میں قے بہی ہوتی ہے۔ اور دست بہی
ہوتے ہیں۔ اور بغیر قے اور دست کے بہی شفا پاتے ہیں۔ بعضی ریاحی بیماریوں
میں جیسے درد شکم ہوتا ہے۔ ریح میں ہوا خارج ہوتی ہے۔ بعضی بیماریوں
میں پہنسی۔ اور گرمی والے نکل آتے ہیں۔ پسینہ بہت آتا ہے۔ پیشاب آتا ہے
ناف میں درد ہوتا ہے۔ بیماری بلجاتی ہے۔ اور یہی اثر کی معلوم ہوتی ہے
زخم کا مواد اکثر منتقل ہی جاتا ہے اور کبہی تہوڑا بہت بہہ بہی جاتا ہے۔ پیشاب
میں خون آتا ہے۔ یا رنگ قارورہ بدل جاتا ہے جسکو طبیب دیکہکر ڈر جاتا ہے
یہہ سب نتیجے ہیں جو میں شروع ارشاد سے بیان کرتا آیا ہوں۔ اور ایسی ایسی اور بہت
سارے جنکا بیان نہیں ہوا مریض میں توجہ کی برکت سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور
اونکو تبدیلات اور مدارج تبادیل کہتے ہیں۔ یعنی مریض کے اصلی حالت یا کسی
حال سے دوسری حالت کیطرف بدلتی جاتی ہے۔ اور یہہ تبدیلات دو قسم کے
ہوتی ہیں۔ خوش تبدیل اور خراب تبدیل۔ خوش تبدیل وہ ہی جو صحت
کی امید دلاتی ہے۔ اور مریض کے حق میں اچہی ہوتی ہے۔ جیسے کسی نفس کے
سر میں درد لگ گیا ہو۔ اور نزلا گلے کے راہ سے چہاتی پہ گرتا ہو۔

محسوس ہو - اور ناک سے رینڈش نہ ہو - اور توجہ دینے سے ناک جاری ہو جاوے
اور رینڈش ہونٹوں کے راہ سے بہنے لگے تو یہہ خوش تبدیل ہے - جان لو کہ ناک کے
رستے نزلہ بہکر آرام ہو جاویگا - یہہ تبدیل اچھی اور مبارک ہے - اور اگر کسی کو جہان
نکلے ہو اور اسکے دانے اوبھرے ہوئے موتی کیطرح چمکتے ہوئے ہوں - اور وہ
بتن و فتہ توجہ دینے سے والی اور بیٹھ جاویں - تو سمجھو کہ یہہ خراب تبدیل ہے
اور اسمیں موت کا ڈر ہے - اسیطرح کل تبدیلات کا خیال کرلو - اگر تمہاری
علاج سے خوش تبدیل پیدا ہو تو تم اوسکو اچھا سمجھو - اور مت گھبراؤ - بلکہ اپنے یقین میں
لو بڑہاؤ - اور بیمار کو بھی تسلی دو - اور ایسی تبدیل کو ہرگز ہرگز مت روکو - نہ
اوسکی روکنے واسطے کوئی دوا دو - بلکہ یقین کرلو - کہ وہ بیشک تندرست ہو جاویگا
اور اگر کوئی خراب تبدیل ظاہر ہو تو البتہ اوسکا اندیشہ ہے اوسوقت دوا سے بھی مدد
نہ ہو بچاؤ - اور طبیب سے بھی مشورہ لی لو - اگرچہ اوسکی صلاح بموجب عمل کرو - یا
نکرو - مگر توجہ دینے سے ہمت نہارو - اور اپنی یقین کو ڈانواں ڈول نکرو -
اگر توجہ دینے والوں کو طبابت میں بھی کچھ ملکہ ہووے تو بہت ہی خوب اور نور
علی نور ہے - اسلیئے میں اطبا کو بھی رغبت دلاتا ہوں کہ ذرا اس کتاب کی طرف
بھی غور فرماویں - دیکہیں اور معلوم کریں کہ یہہ کیسا مفید اور متبرک علم ہے جو بیمار
سے بیمار کو صحت بھی بخشتا ہے - اور بدباطنوں کی باطن کو بھی سنوارتا ہے - علم و
بیش اخلاق کو بھی درست کرتا ہے ۔

ہدایت ۳۸

توجہ میں کسی طرح کا نقصان نہیں

میں نے خوب آزما چکا ہوں کہ توجہ میں کسی طرح کا نقصان نہیں پہونچتا بلکہ فائدہ ہی
ہوتا ہے ہاں البتہ نقصان جب پہونچتا ہے جب شیخ کسی سخت بیماری میں
خود مبتلا ہو۔ اور ایسی حالت میں توجہ کرے یا توجہ لینے والا نا امید ہو جاوے
اور یقین کو توڑ ڈالے۔ یا سوائے نصیحت کے اور کسی غرض نفسانی اور طمع اور رسم
و تماشے میں مبتلا ہووے یا بیماری جگہ سے ہل جاوے۔ اور پچھلی رات آدمی ایسے وقت
علاج نہیں ہو سکتی۔ یا بد ہمتی اور بد اخلاقیوں میں گرفتار ہووے۔ اور کم فائدہ
اسوقت پہونچتا ہے۔ اور صحبت میں دیر جب لگتی ہے جب شیخ بے پرواہی اور
اور کم اعتمادی سے ہر وقت بے دلی سے علاج کرے۔ یا اچھی طرح محنت نہ اوٹھاوے
یا سخت بیمار ہو تو دو تین چار منٹ کی توجہ پر اکتفا کرے۔ یا بالکل پرہیز کو
بھول جاوے۔ اور عجز و انکسار اور تکبر اور بد زبانی سے مریض کے دل کو توڑ دے۔ اور توڑتا ہے
ریاکاری میں شکوہ کیا سمجھتا ہوں کہ ایسے وقت تمہارے سوا بیمار کا کوئی تدارک
کرنیوالا۔ اور غمخوار نہیں جب تم نے ایسا اچھا کام اختیار کیا ہے تو اپنی نیت کو درست کرو اور
اوسکو انجام کو پہونچاؤ۔ اور خبردار نالایق کام ہرگز نکرو۔ ورنہ تمہاری محنت
برباد۔ اور گناہ لازم۔ پھر تم آخر کیا پاؤگے۔ بلکہ اسکی جوابدہی تمہارے
ذمہ رہیگی۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس

ہدایت ۲۶

توجہ اور لینا ہمیشہ کا کام ہے

سچ پوچھو تو توجہ دینا۔ اور بیماریکا سلب مرض کرنا خاص اولیاء اللہ اور خدا
پرستوں کا کام ہے۔ نہ کہ ایسے نااہلوں سے کہ اسکو بیمار رکھا۔ اور پرہیز کون کرے

سینہ بسینہ ہیں قبر میں چلا گیا ہے - اور دنیا سے یہہ علم و عمل کم یا کم ہو گیا ہے - اور یہ لیا
فاش ظاہر کرنیکے لایق بھی نہ تہا - جیسا میں نی اسکو واضح کر کر لکھا ہے - اور یہہ
کام میں نی اپنی نزدیک بیجا بھی نہیں کیا ہے - اور اشارات میں نی بدنیتی سے انکار ہی
کر کر شروع کیا - اور کتاب میں لکھکر ظاہر کیا ہے کیسا برا ہوتا جو یہہ علم دنیا سے
مٹ جاتا - یا بعبارت دیگر یوں بیان کیا جاوے کہ ہر چیز کا تخم دنیا میں خدا تعالی نے
قیامت تک قایم رکہا ہے - اگرچہ یہہ لوگ اسکو بہول جاتے - مگر اور لوگوں سے نہ ہوتا یہہ
لگتا - اور غیر مذہب والی - اور حکما - اور دہریہ - اور فاسق فاجر اسکو اختیار کر لیتے
پہر اونہیں کے نام سے شہرت پاتا - اور جہان میں حصول جاتا - اور وقت لینے یہہ عزت
اور لیے حرمت اور بے برکت ہو جاتا - اور صالحون کا نام مٹ جاتا - اور غیر مذہب
والی دنیوی فوائد میں اسکا استعمال کرتے - بد نتیجہ نکالتے مغرور کرتی - اور
دنیا کا حاصل لیتے اور عاقبت کو گنواتے - آخر کار پہر اونسے سیکہنا پڑتا - اور وہ
وہ باتیں جو دین اور مذہب میں بکار آمد تہیں بالکل کہو ہی جاتی - اور اس علم
کو لوگ علم حکما اور فلاسفہ خیال کر لیتے - اور انکی عزت اور حرمت بڑہا لیتے - اور
بڑا ایمان - اور انپر یقین کر لیتے - اور اولیا آگے پیٹہ لگاتے - اور انکی عجیب
اور لا علمی اور فریب اور مکر ظاہر کر لیتے - اور اسکی اصل اصول سے غافل ہوتی -
اور اپنے مذہب کو ناک سے جہتی سمجہتے ہو - اسکو جو میں نی ظاہر کر دیا اچہا کیا یا برا
فرض کیا کہ تمہارے نزدیک برائی کا - تو خیر میری نیت میرے ساتہ ہے - اور
تمہارے تمہارے ساتہ - خدا تعالی میرے نیت کو سنوارے - اور میری گناہ
بخشے اور اپنی کرم و فضل سے رحمت کرے - اور خاتمہ بخیر کر دیوے - اس علم

کرتے تھا ہنر و فن قائم کر دیتے ہیں سو ایکسا رکھنی فائدہ ہوگا ہے بہت سا درویش لوگ ایسی ہیں
جو ہمشل ہوتی ہیں۔ اپنا جیب بھر نیکی نیت سے پیشوائی طریقت بنا بیٹھے ہیں
ایسی بھی ہیں جو ہو کر لیتے ہیں۔ اور زیادہ لوگوں سے تعظیم و تواضع کروا لیتے ہیں
اور ایسے بھی نفس قبول نہیں کرتا کسی کی خدمت میں رہ کر اسکا کمال حاصل کریں
یا کچھ لوگ چاہتے ہیں۔ ایسی ہی لوگوں کو زیادہ تر حجرہ میں رہتے ہیں۔ ایسی لوگوں سے
جب کوئی غرض کرتا ہے کہ فلاں خاندان میں سلسلہ اون کا طریقہ کیسا
ہوتا ہے اور کئی بزرگوں نے سخت سخت بیماروں سے مریضوں کو شفا بخشی ہے
تب بھی بہر باوں کر کر ڈالتے شخص کا ایسی توجہ سے قلب مریض کھینچی۔ اوسوقت تا و نجاول
ہو جاتا ہے کہ جیسے یہ بات ہو گی تو وہ خود کام کر لیتے ہیں۔ یا کچھ بہانہ کر کر
کنارہ کر جاتی ہیں۔ یا جو کچھ حاصل کیا ہے نہیں لکھا ہوا ہے اوسکو دیکھ کر توجہ دیتے
ہیں۔ اور جیسا چاہیئے ویسی شفا حاصل نہیں کرا سکتی۔ ایسی ان سے لوگ بیزار
ہو جاتے ہیں۔ اور بزرگوں پر طعنہ دیتے ہیں۔ اور جھوٹا بتلاتے ہیں۔ ایسے شخص
جب اس کتاب کو دیکھینگا نہ میری طرف سے تمام اجازت پا دینگی۔ گو نسبت
حاصل نہیں کی ہو یہ طریقہ معلوم ہوا گر ہم کرتے نہ تھی۔ اب یہ میری کتاب سے سلسلہ کر
سلسلۂ عرض کا شوق کرینگے۔ اور شفا بخشینگے۔ نہ اپنے جھوٹ چا دینگے
اور سچی کہلائینگی

ارشاد دربارہ قرآن

استغراق۔ اور سکر۔ اور انتہا طالب سالک

اس کتاب میں وعدہ کر چکا ہوں کہ استغراق۔ اور سکر۔ اور انتہا طالب کا جیسا
علیحدہ ارشاد میں بقدر ضرورت کرونگا۔ سو اول میں استغراق کا بیان کرتا ہوں

ہدایت ۳

استغراق کے بیان میں

جب شدہ مریض کے اندر اپنا خیال لگا دیتا ہے۔ اور اوسکی دونون انگوٹھی پکڑ لیتا
اور زور زور دباتا ہے۔ اور مریض بھی طبیعت کو ڈھیلا چھوڑ کر معالج کے ساتھ اپنی
خیال کر جاتا ہے۔ تو مریض اسکی قابلیت اور استعداد قوی ہوتی ہے یا
دونون کی مناسبت ملجاتی ہے۔ یا بعض بیماری کی خصوصیت ہوتی ہے
تو دو چار ہی منٹ میں۔ یا دو چار دن کے بعد مریض کو آرام سا معلوم ہوتا ہے
اور اسکی آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں۔ خمار رہتا ہے۔ اور آنکھیں کھولنی کو دل
نہیں چاہتا۔ یہانتک کہ آنکھونکا کھولنا دشوار ہوتا ہے۔ نیند گھیرنے لگتی ہے
اور ظاہری طبیعت کنارہ پکڑتی ہے۔ اور باطن کے طرف کھچی جاتی ہے۔ حواس
خمسہ بیرونی سست ہوتی جاتی ہیں۔ اور اندر کے پانچون حواس ترقی
اور تیزی پکڑتے ہیں۔ اندر کا ہوش زیادہ۔ اور باہر کا کم ہوتا جاتا ہے۔
اور اوس حالت میں باہر کی طرف اسکو بالکل دل نہیں چاہتا۔ اور بے تکلف باطن
کی طرف کھچا جاتا ہے۔ مریض بیہوش سا پڑ رہتا جاتا ہے۔ اگرچہ کچھ کھٹکا ہو یا کوئی
اوس سے بات کرے تو سنتا۔ اور سمجھتا ہے۔ مگر اسطرح کہ جیسے کسی کو کہیں دنیا
کے پردہ پیچھے سے آواز آتی ہے۔ اور یہ بسبب اختلاف طبایع او مناسبت طرفین اپنا
کچھ کم و بیشی بھی ہوتی ہے۔ اور بعض بعض و علامات بھی اقسام تمام کی مریض میں
ظہور پکڑتے ہیں جنکا بیان حالات کہتا ہے۔ اس حالتکا نام فقرا کی اصطلاح میں
استغراق ہے۔ اور جسپر یہ حالت گذری اوسکو مستغرق بولتے ہیں۔ جب یہ ترقی

یا دیر میں اول ہی دن یا دس بیس روز کے بعد یہ حالت ترقی پکڑتی ہے۔
تو مریض بالکل غافل ہو کر آرام سے سو جاتا ہے۔

ہدایت ۱۳

سُکر کے بیان میں

جب مریض بالکل غافل ہو کر سو جاتا ہے تو اوسے بالکل ظاہر اور باطن کی خبر نہیں
ہوتی۔ اور بعض بعض مریض کی صورت بھی کچھ کچھ بدل جاتی ہے۔ اور بعض بعض
علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ جو دیکھنے اور تجربہ کرنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس
صورت میں عموماً مریض کے سارے جسم۔ اور خصوصاً اوسکے سر میں مرشد کا نور
زیادہ جمع ہوتا ہے۔ اگر مریض پر یہ حالت خفیف درجہ کی ہے۔ یا اول اول
پیدا ہوئی ہے۔ یا اوسکی طبیعت اوس نئی حالت کی عادی نہیں ہوئی۔ تو پکار
پکارنے۔ ہلانے اور شور و غل مچانے سے جاگ جاتا ہے۔ اور آنکھیں کھول دیتا ہے
اگر جاگ جاوے۔ تو جان لو کہ ابھی یہ حالت اپنے اوپر اچھی طرح غلبہ نہیں کیا اور
کامل فیض نہیں ہوا۔ مگر تم بہت خبردار اور ہوشیار ہو کہ اگر اول اول ایسی حالت
کسی پر شروع ہو تو خاموش طور سے توجہ دیتے رہو۔ اور غل شور بالکل نہ ہونے دو
اور چیخ بھی نہ مارو۔ اور چپکے چپکے سب کام کرو۔ اور کرختگی سے اوسے ہرگز مت جگاؤ
اگر اول اول اوسکو کرختگی سے جگا دو گے۔ تو گویا تم اوسکی بنا پر دشمنی کرو گے
اور یہ حالت دوبارہ اوسکو پیدا ہونی نہایت مشکل سے ہوگی۔ یا کم از کم ایک
دو دن محنت کرنی پڑیگی۔ جب یہ حالت رفتہ رفتہ جلد یا دیر میں۔ یا اول
ہی روز ترقی پکڑیگی تو یہ صورت ہوگی کہ اگر اوسکے بدن میں سخت چٹکی لیجاوے

یا کوئی اعضا کاٹ لیا جاوے یا کیسا ہی غل شور کیا جاوے یا اوسکی باہر لٹکا دو
سچا یا جاوے۔ تو وہ بالکل نہ جاگیگا۔ اور نہ ہوشیار ہوگا۔ نہ آنکہ کہولیگا۔
اور نہ کچھ خبر رکھیگا۔ ایسی حالت کو اصطلاح صوفیہ میں استغراق کہتے ہیں ؛

راحت ۲۲
استغراق کے بیان میں

اب استغراق کا حال معلوم کرو۔ جب مریض کو سکر کی عادت ہو جاتی ہے۔ اور اسکو
اسمیں ترقی ہوا کرتی ہے۔ تو اوسکی حواس خمسہ ظاہری بالکل بیکار۔ اور حواس
خمسہ باطنی تیز اور ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ عقل معاد اوسکے طیران میں ہو جاتی ہے
اور اوسکو روز بروز کمال کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اور عقل معاش کمی پر آجاتی ہے
اسلیے وہ دنیوی امور کے انتظام میں اوسوقت سے زیادہ عقل نہیں رکہتا۔ اور
سادہ لوح بنتا جاتا ہے۔ چنانچہ یہی خواب میں بھی ہماری عقل معاش کا حال
کم و بیش ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ اور نسبت بیداری کے رنج و راحت کی تکلیف
اور لذت زیادہ اوٹہاتا ہے مستغرق جب جاگنے لگتا ہے۔ تو اوسکا ارادہ پہلے
جاگنے کا ہوتا ہے۔ اوسیوقت جاگ پڑتا ہے۔ اسیطرح یہی خواب میں بھی
جاگتے وقت پہلے جاگنے کا ارادہ ہوتا ہے۔ تو بغیر ارادہ کی جاگ جاتا ہے
اسیطرح یہی خواب میں غلبہ کے وقت ہو یا ہو ا فنا کرتا ہے۔ اسیطرح استغراق
خواب میں ہے روح کو ہوا میں طیران ہوتا ہے۔ اور مستغرق کا دل خوش
رہتا ہے اور بہت لذت پاتا ہے۔ اور اوسوقت اوسکی چہرہ کا رنگ بشاش بھی
علیحدہ ہوتا ہے۔ بظاہر بشاشت اور خوشحالی نظر آتا ہے۔ اگرچہ اوسکی آنکھیں

بند ہوتی ہیں۔ مگر اوسکے چہرہ سے ایسا عیاں ہوتا ہے کہ یہ شخص جاگتا ہے۔ اور
سب کچھ دیکھتا بھی ہے۔ اور ہوشیاری سے دیکھتا ہے۔ اگر اوس وقت اوس سے
کچھ سوال کیا جاوے۔ یا کچھ پوچھا جاوے تو جواب دیگا۔ اور بولیگا۔ ابھی ابھی
معقول طرح پر بیٹھیگا اور ہوشیار ہوگا۔ رو دیگا۔ ہاتھ پاؤں ہلاویگا۔ اگر کہوگے تو چلے
پھریگا۔ اوٹھیگا بیٹھیگا اور سبکام بیدار لوگوں کے طرح کریگا۔ مگر اوسکی آنکھیں
بند ہونگی۔ اور گفتار بھی سنوائیگا اور کسی کی بات سنیگا۔ سبکا جواب دیگا۔ بند ہونیکا
پکڑ کر اوس وقت میں جبکہ تم دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر اوسکے ہاتھ میں پکڑا دو
اور کہوگے کہ ان سے بات کرو۔ اور دیکھو یہ کون ہے۔ اوسوقت اوسی سے کبھی
بولنے لگیگا۔ غرض اس حالت انبساط سے جب باہر آتا ہے۔ اور اپنی اصلی حالت
بیداری میں ہوتا ہے تو اوسکو بالکل یاد نہیں رہتا کہ میں کیا کیا بات کی۔ اور کیا
سوال کیا۔ اور جواب کیا دیا۔ اور کیا کیا کام کاج کیا۔ صرف اتنا جانتا ہے کہ میں
بیخبر سویا ہوا تھا۔ اب جاگا ہوں۔ اور بعضوں کو خود سمجھ۔ یا مرشد کو بتانے سے
تھوڑا بہت یاد بھی آتا ہے۔ یا یاد رہتا ہے تو مرشد کے حکم موجب ہوتا ہے
جب مریض پر ایسی حالت وارد ہوجاوے۔ تو اسکو حالت انبساط کہتے ہیں
درحقیقت یہ تینوں حالتیں جدا جدا ہیں۔ یہ تینوں استغراق ہی میں داخل
ہیں۔ مگر سمجھانے۔ اور پہچاننے واسطے استغراق کی ابتدا کو استغراق۔ اور استغراق
کی اوسط کو سکر اور انتہا کو انبساط کہتے ہیں۔ سو ان تینوں کا علیحدہ علیحدہ بیان

ہدایت ۴۳

تینوں حالتوں کا مجمل بیان

ان تینون حالتون کی تعریف اگر بتفصیل لکھی جاوے تو ایک دفتر ہو جاویگا - اور سچ
تو یہہ ہے کہ اوسکی صفت انسان کی عقل و ادراک سے باہر ہے - یہہ وہ چیز ہے
جس سے بندہ خدا کو حاصل کر سکتا ہے - یہہ وہ دولت عظمیٰ ہے جس سے عقبیٰ کا سکہ
ہے - خدا پرستی کے بنا و قایم کر سکتا ہے - اور اولیاء اللہ بنا دیتا ہے - میری کیا
مجال جو اوسکی خوبیان بیان کرون - اور مجکو کیا وقوف ہے جو ایک شمہ بھی لکھ
سکون - اوسکی لوجہہ جنکے سینہ مین یہہ دولت جوش مار رہی ہے - اور اونکی قدمون
پر جان و مال نثار کرو جنکو یہہ دولت ملی ہے - مجکو نام لیتے شرم آتی ہے بیت
انہی این عیش و عشرت ساختن * صد ہزاران جان بباید باختن * اول تو
مین اسکا وقوف نہین رکھتا - دوسرے ڈرتا ہون کہ اگر کچھہ تھوڑا بہت بیان بھی
کرون تو ایسا نہو کہ تم سپرد تاشی مین لگ جاؤ - اور دین کو گنوا دو - اور بیچارے
مریضون کے تندرستی کو التوا مین ڈالو خود بھی وبال مین پڑو - اور مجکو بھی
ڈالو تو میرے لئی تو نیکی برباد گناہ لازم والا نقشہ ہوگا - مگر لاچار ہون
البعض لبعض باتین جو اس علاج مین کار آمد ہین - اور بغیر سمجھائے اچھی طرح علاج
نہین ہو سکتا - اونکو سمجھائے بغیر چارہ نہین - اسلیئی جو جو اس علاج مین
بکار آمد ہین بقدر ضرورت بیان کرونگا *

ہدایت ۴۳

حالت استغراق اور سکر اور انبساط مین عمل و آمد کا بیان

تم خود ان تینون حالتون کو پیدا کرنیکا ارادہ نکرو - اور جو پیدا ہونی لگین
اور مریض کی طبیعت مین قابلیت ہو - اور اوسین اسکی علامتین ظاہر ہوئی

معلوم ہوویں تو البتہ تم اسکو ترقی دو۔ اور جب ترقی ہو تو اپنا فایدہ اور مطلب
اس سے نکالو۔ تاکہ تمہاری علاج میں مدد ہو۔ پہلی معلوم کرلو کہ یہ تینوں باتیں
ہر ایک مریض پر وارد نہیں ہوتی۔ بعضوں پر تو ان تین باتوں کا بالکل
ظہور نہیں ہوتا۔ اور بعضوں کو استغراق ہوتا ہے۔ اور سکر و انبساط نہیں
ہوتا۔ بعضوں کو استغراق اور سکر ہوجاتا ہے۔ مگر حالت انبساط میں نہیں
پہونچتا۔ بعضوں پر یہ تینوں حالتیں گذر جاتی ہیں۔ اگرچہ یہہ حالتیں مریض
کی شفا میں بہت مدد کرتی ہیں۔ مگر تندرستی کا ہونا ان تینوں حالتوں پر
منحصر بھی نہیں۔ بہت مریض ایسے ہوتی ہیں کہ اونپر ان حالتوں کا بالکل ظہور
بھی نہیں ہوتا اور تندرست ہوجاتے ہیں۔ البتہ استغراق۔ اور سکر مریض کو
تندرستی لاتا ہے۔ اور حالت خواب میں گویا وہ خواب ہی اوسکی لیے شفا
بنجاتا ہے۔ اور مریض کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر خارج کرتا ہے۔ مگر اسکی پیدا ہونے میں
تم نا امید مت ہوؤ۔ اور یہہ مت کہو کہ خواب تو پیدا نہیں ہوا اب شفا کیونکر ہوجاے
بلکہ اکثر اوقات یہہ ہے تو جب مریض نیند میں داخل ہوتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ صحت
بخشی جاتی ہے۔ اور مریض بالکل کوئی تاثیر معلوم نہیں کرتا۔ جب تم مریض کو
توجہ دینی شروع کروگے اور اوسکی طبیعت اس خوش درجہ تبدیل کیطرف
راغب ہوگی۔ اور اوسمیں اوسکی استعداد اور لیاقت جوش مارنگی۔ تو بیشک
ان حالتوں کا ظہور ہوگا۔ جب تم معلوم کرلو کہ بیمار کی آنکھیں بند ہوگئیں اور
وہ اب غافل ہوکر سوگیا۔ تو تھوڑی دیر اوسکو مہلت دو۔ کہ وہ اپنی آپ کو
اسی حالت میں مضبوط اور عادی کرلے۔ اور اپنی تصورات کو ترتیب

دوچلیوی ۔ اوسکی لیئے ایسی حالت میں رہنا مستعد کا ہمیشہ ضروری ہوا ۔ تم جس قدر اوس
سے آپ ہی اوس سے کرا ایسا سوال کرو جو اوسکی بیہ چیکی مشق ہو ۔ مثلا اوس سے
پوچھو کیا تم سوتی ہو ۔ میری توجہ سے تمہارا دل خوب پتہ لگا ہی ۔ میری توجہ سے
تمہاری بیماری جاتی رہیگی ۔ میں کتنی دیر تکو توجہ دوں ۔ اور تمہاری بیماری
جانا ہیں کونسی ترکیب سے توجہ دینا بہتر ہے ۔ جو تمکو صحت بخشی ۔ اور تم سے جو کہ
تمہاری بیماری ہے ۔ کونسی اعضا میں رہتا ہے ۔ اور بیماری کا سبب کیا ہے
اور اوس سبب کو میں کس ترکیب سے دور کر دوں ۔ ایسی ایسی سوال اوس سے
کرو ۔ جب تم اوس سے سوال کروگے تو تین صورتوں میں سے ایک صورت
ظاہر ہوگی ۔ یا تو تمہارے سوال سے وہ جاگ پڑیگا ۔ اور آنکھیں کہول دیگا
یا بالکل چپ ہو رہیگا ۔ اور جواب دے سکیگا ۔ اور نہ آنکھیں کہولیگا ۔ یا حالت
خواب میں تمہارے سوال کا جواب دیگا ۔ اور آنکھیں بند رکھیگا ۔ در صورت اولی
حالت انبساط سے اپنی پہلی حالت میں آویگا ۔ اور جاگ پڑیگا ۔ تو تمہارا اثر زائل
ہوگیا جواب اور جو کچھہ حالت خواب میں کہا ہوگا ۔ بالکل یاد ہوگا ۔ پہلی
صورت میں تو تم جان لو کہ اوسکو کامل استغراق نہیں ہوا ۔ نہ تو تم اوسکا
افسوس کرو ۔ اور نہ اوسکی پیدا کرنے واسطے کوئی سبب ڈھونڈو ۔ بلکہ آخر
تک اوس سے کوئی بات نکرو ۔ اور اپنی توجہ کی ترکیب اور وقت معین کو پورا
کرو ۔ دوسری صورت میں جب تم دیکھو کہ نہ تو وہ جواب دیتا ہی اور نہ منہ
سے بولتا ہی ۔ اور نہ آنکھیں کہولتا ہے ۔ تو تم دو چار منٹ اوسکو بیدار
رکھکر چہرہ کے آگے سینہ تک کچھہ دور ہی ہاتھ سے پاس کر کر اوس حالت کو ترقی دو ۔ اور زیادہ

کلام اوس سے نکرو۔ بلکہ اشارہ سے بات کرو۔ اور کہو کہ سر یا گردن سے یا اونگلی کے
اشارہ سے جواب دے۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز ہنستا ہو نہیں۔ بلکہ جس حالت میں خوش
ہو رہے ہو۔ مگر آیندہ کو شوقی ہونیکی امید رکھو۔ اور اپنی توجہ کو پورا کرو۔ امید
ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایسے شخص کو کامل استغراق ہو جاویگا۔ جو اثر مریض پر
ایک دفعہ ہو جاتا ہے تو پھر جاتا نہیں۔ اور روز بروز ترقی پاتا ہے۔ دن
بدن زیادہ ہوتا ہے اور بغیر کسی خاص سبب کے تنزل نہیں پاتا۔ یہ سب کچھ جو
اوپر کتاب میں درج کیا گیا ہے یہ پچیس برس کا میرا تجربہ کیا ہوا۔ اور آزمایا
ہوا ہے۔ پھر جس صورت میں جیسا وہ سوتا ہوا ابتدا آنکھوں سے دیکھتا ہے سوال کا جواب دے
اور جب جاگے تو اصلی حالت میں سب کچھ بھول جاوے۔ اب تم جانو کہ اوس وقت
اوسکو کامل استغراق ہے۔ اور بیکر ہوا۔ اور وہ حالت انبساط میں پہونچ گیا۔
اور جب ایک دفعہ اس حالت میں پہونچ گیا تو ہمیشہ پھر اوس حالت میں پہونچ جاویگا
اور روز بروز ترقی کریگا۔ اوس حالت میں تم ایسی ایسی دور اندیشیاں کرو۔ اوسکو
مہلت دو کہ اپنی تصورات کو پختہ کرلے اور اسی حالت کو مضبوط کرلے۔ مگر
مختصر بات کرنی اور آہستگی سے کرو۔ جب سوال کرو تو جلد جواب نمانگو
بلکہ اوسکو جواب سوچنے اور سمجھنے دو۔ اور کہ سوالوں کو درمیان میں وقفہ دو۔ جب وہ جواب
دے چکے تو ٹہر جاؤ۔ اوسکو تھکاؤ۔ اور گھبراؤ نہیں۔ طرح طرح کے سوال سے
اوسکا خیال نہ بٹاؤ۔ اور ایسے سوال نکرو جنمیں نہ مانے۔ اگر وہ کسی خیال
کسی طرف جہنی لگی تو روک دو۔ اور جیسا ہی اسطرف رجوع کرا دے۔ ہر وقت
ہوشیاری سے خیال میں لاوے۔ اور بیان کرے اور کہیں نہ بتاوے۔ بے دریغ کسی

میں مشغول ہو۔ سواے ایک ہیئت اور علاج کی اور کوئی ہیئت نہو گو اول
اول وہ بڑی تامل کے بعد بولی ہوئی زبان سے مختصر جواب دیگا۔ بلکہ ایسا ہو جاویگا
کہ مشکل سے سمجھ میں آویگا۔ لیکن جو مستغرق کی استعداد بڑہا جاتا اور مختلف
ہوتی ہے۔ مگر آخر رفتہ رفتہ جو لکنت۔ اور رکاوٹ اور غلطی وغیرہ کم ہوتی ہے مستغرق
میں ہوتی ہے سو رفع ہوتے جاتی ہے۔ اور جون جون یہ حالت استغراق ترقی
ہوتی ہے۔ مستغرق راستگو۔ صادق الوعدہ۔ خوش گفتار۔ نیک خو اور شیخ
کا فرمانبردار۔ صالح اور پرہیزگار۔ صاحب شرم و حیا۔ بات کا پورا۔ قول
کا پکا ہوتا جاتا ہے۔ اور ناشائستگی۔ اور بد اخلاقی جیسے اپنی بے
بیوفائی۔ بد معاملگی بد نظری۔ شہوت پرستی دغا و فریب وغیرہ باتون
سے نفرت کرتا ہے۔ اور کوسون بھاگتا ہے۔ یہانتک کہ اگر کسی نالائق بات کا حکم
شیخ بزرگوار بھی اوسے دیتا ہے۔ یا کسی اچھی بات سے روکتا ہے۔ تو ہرگز اوسے
قبول نہیں کرتا۔ بلکہ جواب بھی نہیں دیتا۔ اور برا جانتا ہے۔ مستغرق اصول
ادیان کا جو ہر مذہب میں اچھے اور برے ہیں۔ ایک چشم بین جاتا ہے۔ بقدر
بھلائیون سے رغبت رکھتا ہے۔ اور بقدر برائیون سے نفرت پکڑتا ہے۔ اور پاتا
ہے بھلائیاں۔ اور خوبیاں اوسکی قبول سے بے عجب و ریا بغیر تعصب اور
تنگی کے خلوص نیت۔ اور صفائی طینت سے جوش مارتی ہیں۔ جہان کو
سیراب اور شاداب کیا چاہتا ہے۔ غافلون پر افسوس کرتا ہے۔ اور
ان سب باتون کا اثر بعد بیداری بھی اوسمین کم و بیش قائم رہتا ہے۔ جتنا
مستغرق کو ایسا نالایق حکم نہ دیا جاوے تب تک اوسکی روبرو کوئی نہ آتا ہے

کلمہ کہا جاوے ہو مت ایسا خیال دل مین لایا جاوے کیونکہ وہ تمہاری اندرونی خیالات
کو جو تمہارے ذہن مین ممکن ہین آسانی سے پڑھ لیا کرتا ہے ۔ مستغرق کی ذاتی
صفت یہہ ہے کہ شیخ جو کہتا ہے وہان سچا اور دل سچا لاتا ہے ۔ اگر مرشد مستغرق کو
حکم دیوے کہ تم اتنی دیر تک سونا ۔ بعدہ خود جاگ اوٹھنا تو مستغرق اوتنی ہی دیر
بعد جاگ اوٹھیگا ۔ یہانتک کہ ایک پل اور منٹ تک کا فرق ہونے نہ دیگا ۔ شیخ
کی ہر ایک کلام جو اوسکے دل کی تاثیر سے نکلتی ہین ۔ مریض کے حافظہ اور ارادہ
پر پورا پورا اثر کرتے ہین ۔ اور وہ اوسکی سچا لانے مین مجبور ہوتا ہے اور
اوسکا بالکل اختیار نہین رہتا ۔ یہانتک کہ اگر شیخ فرماوے تم بول نہ سکوگے یا
اوٹھ نہ سکوگے ۔ یا تمہارا ہاتھ نہ اوٹھایا جاویگا ۔ یا فلانی بات بھول جاؤ
گے ۔ یا ناچ کروگے یا بے اختیار ہنسی ۔ اور رونے لگوگے ۔ یا تمکو نہایت گرمی یا
سردی معلوم ہوگی ۔ تو اوسپر حال طاری ہو جاویگا جس امر کا وہ مامور ہوا ہے
جو وعدہ کریگا پورا کریگا ۔ جو بات کہیگا سچی کہیگا ۔ دغا فریب مکر سے نفرت
کریگا ۔ نیکی[illegible] کی طرف راغب ہوگا ۔ ایسی ایسی بہت معاملون کا
ظہور ہوگا ۔ اس نسبت کی ذاتی تاثیر جب مرشد چاہیگا جاتی رہیگی ۔ اور اگر
مرشد اوس سے کوئی بات دریافت کریگا اور اوسکو معلوم ہوگی تو وہ صاف
کہیگا کہ مجکو نہین معلوم یا جانتا ہون مگر یقیناً نہین کہہ سکتا ۔ خدا جانے
یہہ بات ہو یا نہو ۔ اگر مرشد اوسی حالت استغراق مین حکم دیگا کہ تم فلانی
غذا سے پرہیز کرنا ۔ اور اتنی دن تک کہانا تو اوتنی ہی دن تک وہ غذا
بالکل نہ کہاویگا ۔ اور اصلی حالت مین اگرچہ یہہ بات اوسکو یاد نہوگی اوسکا

اثر اوسکا ظہور ضرور ہوگا۔ اگر مرشد فرماوے کہ حقہ نہ پینا۔ اور کبھی نہ کھانا۔ فلانے
جگہہ نہ جانا۔ اور فلانے دوا کہا لینا۔ اور فصد کہلوا لینا۔ اور پچہنے لگوا لینا
غرض جو کچھہ حکم دیوے۔ یا جس چیز۔ اور جس کام سے منع کریوے۔ اگرچہ بعد بیداری
اصلی حالت میں اوسکو یاد نہو۔ مگر ضرور مان لیگا۔ اور اوسی طرح کرتا ہوگا
یا باز رہیگا۔ اور اوس سے نفرت کہا ئیگا۔ اور امر اور نہی کا بلا تکلف بجا لانا
اوسپر واجب ہوگا۔ اس حالت میں اوسکی نظر بڑی بلند ہوگی۔ اور بصیرت باطنی تو
حواس خمسہ ظاہری بیکار اور حواس خمسہ باطنی بیدار اور ہوشیار اور ایسے طاقتور
ہو جاتی کہ جب پیر اوسکے خیال کو رجوع کریگا۔ بڑی صفائی اور خوبی سے دیکھہ لیگا
اگرچہ وہ چیز کتنی ہی دور ہو۔ اگر اپنی مرض اور بیماری کی طرف غور کریگا تو اوسکے
سبب اور باعث اور سبب رگ اور پٹھے عیب صواب اور بگاڑ کو بخوبی پہچان
لیگا اگر اوسکی علاج اور ادویہ کی طرف رجوع کریگا تو سب کچھہ بتلا دیگا۔ اور بہ
تفصیل کہہ دیگا۔ اگرچہ خطا سے محفوظ ہوگا مگر مطلق غلط بھی نہ کہیگا۔ اور ممکن
یقین ہوگا سچ سچ بیان کریگا۔ اپنی بیماری۔ اور علاج۔ اور بہتری اچھی
اوسکی بتا دیگا۔ اور جو اوسکی ادراک اور فہم سے باہر ہوگا صاف صاف کہدیگا کہ
میں نہیں جانتا۔ یا اتنا جانتا ہوں زیادہ نہیں پہچان سکتا۔ اس بات کو
میں یقیناً کہتا ہوں کہ ضرور ہوگی۔ اور اس بات میں میرا یہ گمان ہے جدا جدا
ہو یا نہو۔ میں پختہ طور سے بیان نہیں کرتا۔ اگرچہ ان سب باتوں میں
کچھہ شک بھی ہے۔ مگر مستغرق کا ہو گا ایسا ایسا حال ہوا کرتا ہے۔ کبھی
کبھی وہ زمانہ گذشتہ کا بھی حال بیان کردیگا۔ اور کبھی کبھی استقبال کے

خبر دیگا نہ کر تمکو خیال رہے کہ سوای اوسکے بیماری یا اوسکی علاج معالجہ کی اوسکا
خیال کہیں اور بات کی طرف ہرگز نہ جاوے۔ نہ اوس سے کوئی اور بات پوچھو۔ اوسے
جو وہ خود بخود کہیں بعد نزدیک یا کسی غیر بات کا بیان کرنے لگے۔ تو اوسکو
نہ کہو اور جہانتک ممکن ہو اوسکی اوسکی بیماری کی طرف مشغول رکہو۔ اور کبھی
ذکر مذکور کرتے رہو۔ اور جب مریض حالت انبساط میں پہونچ جاوے تو باتیں کرنا
موقوف کرو۔ مگر اوسکے طرف متوجہ رہو۔ اور نگران رہو۔ اگر تمکو مریض سے
کوئی ضروری بات پردہ کی دریافت کرنی ہو جسکا ظاہر کرنا لائق ہو۔ تو پہلی
اوسکے اشد ضرورت دیکہ لو جب دریافت کرو۔ اور اوس راز کو نہایت امانت
داری سے اپنے دل میں پوشیدہ رکہو۔ اور تادم مرگ کسی پر ظاہر نکرو۔ اور
مریض مستغرق کو اوسکے بہول جانیکا حکم دو تاکہ بعد بیداری یاد کرکے وہ شرمندہ
نہو۔ اور طرح طرح کی پیچ میں نہ پڑ جاوے۔ اور مستغرق پر حالت استغراق
کی باتیں جو کہی سنی ہوں اوسکی اصلی حالت بیداری میں بالکل ظاہر نکرو
یہ نقصان کی بات ہے۔ اگرچہ تمہاری دلکی بات اور ارادہ۔ اور امر و نہی
جو اپنے دل میں تم مضمر رکہتی ہو مستغرق بغیر کہے معلوم کر لیتا ہے۔ مگر تمکو مناسب
ہے کہ جو کچھ کہنا ہو الفاظ لسانی سے تقریر کر کے اوسکو سمجہاؤ۔ اور بشرط ضرورت
دلکا ارادہ بھی بغیر الفاظ اور تقریر زبانی کام دیگا۔ جب مستغرق استغراق
خواب سے اصلی حالت بیداری میں آجاوے۔ تو بالکل استغراقی خواب اوس سے
زائل کر دو۔ ایسا نہو کہ بیداری میں بھی تہوڑی بہت تاثیر باقی ہو جو بیہودہ
ناکامیابی کی بات ہے کیونکہ پہر اوسکو ہر وقت استغراق کی عادت ہو جاویگی تو گویا

یہ ایک نئی بیماری ٹھہری ہے مناسب ہے کہ اوسکو بالکل ہی ذہن سے بھی خالی کردو

ہدایت ۳۵

مستغرق سے سوال جواب کا طریقہ

جب تم دیکھو کہ ہمارے اول سوال کا جواب مریض نے دیا تو اول سوال شکو دوسرے اور تیسرے سوالون کے رہبری کریگا۔ اور پھر ہر روز برابر جواب سوال ہوگا اور بروز ترقی کرتا جاویگا۔ تم اول اول دن سے ایسی ایسی سوال کرو۔ تمہارا دل خوش ہے۔ اگر وہ کہے ہان تو اوسے کہو جب جاگو گے جب بھی دو تین گھنٹے توجہ کیوقت تک خوش رہنا۔ اگر وہ کہے اچھا تو دوسرے دن تک خوش و خرم رہیگا۔ اوس سے کہو اب جب مین تمپر توجہ کرون تو اتنی منٹ مین مستغرق ہوجایا کرو۔ زیادہ دیر نہ لگایا کرو۔ اور امید رکھو خدا تعالی تمکو شفا بخشیگا۔ شک نہ لایا کرو۔ ہر وقت خوش و خرم رہا کرو۔ فلانی غذا جو تمہاری بیماری کو مضر ہے اوس سے پرہیز کرنا۔ جیسی عدہ کرو۔ کہ توجہ مین بیٹھنا ناغہ نکرونگا اور توجہ مین تم اتنی دیر تک سونا بعدہ جاگ جانا۔ فلانی بات جو ہمنے تمکو حالت استغراق مین کہی ہے اپنی اصلی حالت مین یاد رکھنا یا بھول جانا۔ غرض جو جو بات اوسکے حق مین مفید ہو اوسکا حکم کرو۔ اور جو بات مضر ہو اوس سے منع کرو۔ اور اقرار و وعدہ کرالو۔ انشاء اللہ وہ اپنی وعدہ کو وفا کریگا۔ اور اپنی اصلی حالت مین تمہارا امر و حکم بجالاویگا۔ جب دیکھو کہ ہماری حکم پر عمل کرتا ہے اور جو کچھ ہم کہتے ہین اوس پر یقین رکھتا ہے تو اب اوس سے پوچھو کہ تم جانتے ہو کہ تمکو کیا بیماری ہے۔ اور کہان ہے۔ اور کس سبب سے ہے۔ اگر وہ کہے مین نہین جانتا

تو اوسکو کچھ تصور کرو - اور ڈھونڈو - اگر وہ بتلاوے کہ میرے فلانی اعضا مین
فلانا قصور ہے اور فلانے سبب سے ہے تو اب اوس سے پوچھو کہ اسکا علاج کیا ہے
ایسا علاج بتلاو جو مین توجہ سے کر سکون - اور کس ترکیب سے تمکو توجہ دون
جو وہ مرض دور ہو جاوے - اگر وہ توجہ کی ترکیب بیان کرے تو اوس سے مکرر
دریافت کرو کہ اگر اس ترکیب سے جو توجہ کرونگا تو تمہارا مرض ضرور جاتا رہیگا
تمکو کامل یقین ہے یا گمان سے کہتے ہو - اگر وہ کہے کہ مجھکو کامل یقین ہے کہ اگر
آپ اس ترکیب سے توجہ دوینگے تو مرض میرا ضرور جاتا رہیگا - تو اب تم اوس ترکیب
کو اوس سے اچھی طرح دریافت کرلو - اور یہ بھی پوچھو کہ کون کونسی تبدیلات
ظہور پاوینگے - اور کتنی دن مین اچھی ہو جاوگی - اگر وہ ٹھیک ٹھیک بیان کرے تو اوس
طرح - اور اوسی ترکیب سے بلا کم و بیشی کے اوسکو توجہ دو - ہرگز اپنی رای موجب
کام نکرو - پھر جس جس تبدیلات کی ظہور کا اوسنے پتہ بتلادیا ہے - اوسکو ظہور کے
منتظر رہو - اگر اوس ظہور مین کچھ کمی و بیشی پاؤ تو اوس سے پوچھو - تم سے جانلو
کہ جھوٹ بات نکلیگا - یا وعدہ شکنی کریگا - اوسمین جھوٹ - اور وعدہ خلافی
ہرگز نکلیگا - اگر وہ کہے کہ مجھکو تمہاری توجہ سے تو آرام نہوگا - مگر فلانی دوا کھانے
یا لگانے سے آرام ہوگا - تو تم اوس دوا کا نام اور صفت اور وزن - اور ترکیب
سب پوچھ لو - اور اوسی حالت استغراق مین وہ دوا اوسکو کھلاؤ - اور پسند
کراؤ - اور پوچھو کہ کس قدر کس ترکیب سے کھلاؤن - پلاؤن - پھر تم اوس
دوا کی تاثیر کسی طبیب دانا سے پوچھو - اور سمجھ لو معلوم کرلو - کہ وہ دوا قاتل
تو نہین ہے یا جس قدر وہ کھایا جاتا ہے اوسقدر مضر تو نہ پڑیگی اگر کچھ مضر معلوم

کو وہ یا طبیب منع کرے اور کہدے کہ فلانی مرض کو یہہ بالکل مفید ہوگی تو تم بہی
اوس سے بچکر رہنا تم اپنا شکایات رفع کرو جب سب طرح وہ تمکو شفا ہونیکا یقین دلاوے
تو پہر بہتیک یا دیتی۔ اوسی ترکیب سے اوسکو کہلاوے۔ اوسکا کہنا اور بتلانا ہرگز
غلط نہ پڑیگا۔ اور وہ سچا ہوگا۔ اور جو کہہ نہ کہا دیگا۔ یہہ سب سوال و جواب
وہ تمسے اوسی حالت استغراق مین کریگا۔ اور جبتک انکہہ کہلے سب کچہہ دیکہہ لیگا
اگر اوس دوا کا ملنا دشوار ہو یا جس ترکیب سے وہ توجہ کرینکو سمجہاوے۔ اور تمہاری
سمجہہ وہ ترکیب عمل مین لانا مشکل معلوم پڑے۔ یا تمسے اوس طرح نہ بالکل ہوسکے تو
سبب باتین بیان کرکر اوس سے عذر کردے۔ اور کہو کہ اسکے بدلے اور کوئی علاج
ایسا تجویز کرے جو ہوسکے۔ او مشکل نہ پڑے سو وہ یہہ بہی بتلاویگا کہ فلانی فلانے
تبدیل پہیر کرینگی۔ اور ایسا ایسا ظہور ہوگا۔ اور اتنے دن بعد مین تندرست ہوجاونگا
یہہ عارضہ مجکو پہر بالکل نہوگا۔ یا اتنے دنون بعد تہوڑا یا بہت پہر ہوجاویگا۔ بعضی
اپنے مرنیکا وقت بتلادیتے ہین۔ اور بیماری کی شدت کا وقت بتلاتی ہین
یہہ بہی کہدیتی ہین کہ فلانے روز مین کوٹہے سے گر جاؤنگا۔ چہوٹ لگیگی۔ اور میرے
یا پاؤن ٹوٹ جاویگا۔ یا کنوئین مین گر جاؤنگا۔ اگر ایسی کوئی بات مستغرق
بتلاوے تو اوسکو حکیم و دیگر اسباب کو بالکل بہول جانا تاکہ گہبرا نہ جاوے مگر
جو اسکا بندوبست کرلینا۔ ایسی ایسی ہزارون باتین کامل مستغرق بتلاتی ہو
یا پائی ہین۔ مین کہانتک بیان کرون سنیے اور تمہارا مقصود تو صرف
بیماری کے علاج کرنیکا ہے سو تم اوسی حد کے اندر رہو۔ اور باہر ہرگز

ہدایت ۱۴۳

مریض مرشد کی بیماری نہیں بتلا دیتا ہے

بعض شخص جسکو اپنی حالت میں کمال حاصل ہے مریضوں کو چیلوں بلا دیکھتا
کہ تمکو فلانی بیماری ہے - اور تمہاری فلانے عضو میں فلانا قصور ہے اسکا جلد
علاج کرلو - ورنہ فلانے دن فلانی بیماری ہو جاویگی اور ایسا ایسا زور دیگی
اور اتنے دن رہیگی - اور فلانے علاج سے رفع ہوگی - یا فلانی بیماری
جو اب تمہارے اندر ہے فلانے دن تک رہیگی پھر خود بخود چلی جاویگی فلانا فلانا
کام تمہارے حق میں بہتر ہوگا - اور فلانا فلانا کام تمکو نقصان دیگا - اسوقت
فلانا فلانا شخص فلانے مکان میں بیٹھے ہیں - اور یہہ یہہ کام کر رہے ہیں
اور ایسا ایسا مذکور کر رہے ہیں - اگر تم مریض کی رغبت ایسی باتوں کیطرف دیکھو
تو تاکید اوسکو منع کرو - اور جبراً روکو - ورنہ اوسکی شفا میں خلل پڑجاویگا
اگر ایسی ایسی سیر تماشوں میں پڑ جاوینگے یا اوسکو ڈالینگے - تو بیشک تم اپنی
مقصد مطلب سے محروم رہوگے - اور نقصان اوٹھاؤگے جیسے ترسم کہ نرسی بکعبہ
اے اعرابی * کین رہ کہ تو میروی بترکستانست * اوسکو لازم بلکہ واجب
ہے کہ ہمیشہ ہر روز مریض کا حال بخوبی پوچھتے رہو اور اوسکو یہی ضرور بتاتے رہو
الہی کم و کاست بیان کیا کرے - اور کچہہ نہ چھپاوے - اور معالج کو اپنا بڑا مونس
اور غمگسار خیرخواہ - بہتر تدارک کرنیوالا سمجھے - اور اپنے تئیں بالکل
اوسکی سپرد کردے - اور اعتقاد - اور اعتقاد نیک رکھے *

ہدایت ۱۴۴

ود ر موشنٹ بہر درپیش آئی کہ تمہاری لذلر ا
دیدا ثیقات

الغرض تم دونوں بیماروں کا علاج کرتے ہو۔ اور اونمیں ایک تو مریض ہے مستغرق آپنے
کمال کا پورا۔ اور اپنی باتکا سچا تمہاری تدبیر علاج ہے۔ اور اوسکی صفت اور
دوسرا بیچ کو تم آزما چکے ہو۔ تو اون دونوں مریضوں میں سے پہلا اور جسکو تم نے ابھی
ساتھ رابطہ دو یعنی اوس مریض کا ہاتھ پکڑ کر مستغرق کے ہاتھ میں پکڑا دو
اور پوچھو کہ اسکا حال بیان کرو۔ جو اسکی تم اوسکی بیماری یا تکلیف
کا مستغرق کو نہ بتاؤ۔ اور پھر اوس مستغرق سے بیماری یا اوس مریض کی
بیماری کی تکلیف کی بابت ایسی بات کوئی زبان سے نکالو جو مستغرق تمہاری بات
کو پکڑ کر اوسیطرح کہنے لگے۔ اور تمہارے خوش کرنیکی خاطر سے کہ ہاں سچ
کہتے ہو۔ یا اسیطرح ہوگا جسطرح تم کہتے ہو۔ بلکہ کل حال اوسی سے
دریافت کرو۔ اور غور کرو تاکہ وہ سوچ سمجھکر اپنی معلومات سے تمکو جواب
اور سب باتیں بتلاوے۔ جب وہ مریض بیمار کی بیماری کا حال ہو بہو بیان کرے
اور سچ سچ جو واقعی امر ہے بتلاوے۔ تو بیماری۔ اور بیمار کا سبب۔ اور اسکا
علاج اور تدبیرات اور صحت کا عرصہ دریافت کرلو۔ اگر اوسکو اپنی دریافت
میں سچا پاؤ۔ تو بالکل اسیطرح عمل درآمد کرو جسطرح وہ بتلاتا ہے بیشک
تم کامیاب ہوگے۔ اور جلد شفا بخش ہوگے۔ مستغرق جھوٹ بات کبھی نہیں کہیگا
مستغرق اپنی لئے جھوٹا علاج بتلاویگا۔ نہ اپنے نفس پر کسیکی اراده کریگا تو
ہمیشہ ایسی ایسی حالات بتلانے میں کامیاب ہوگا۔ بعض اوقات اوسکی طبیعت
بالکل طیران پر نہیں ہوتی۔ اور نہ اوسکو بلند نظری ہوتی ہے نہ غائب کی

بتا سکتا ہے مگر وہ صاف صاف کہتا ہے کہ میں اسوقت یا احساسات کو
نہیں بتا سکتا اور یہ بھی یاد رکھو کہ مریض مستغرق آپکے سوا دوسرا یاد نہیں
پھر رہتا بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر مریض کو کئی بیماریاں ہوں تو سخت بیماری کو
سب سے سخت تر بیماری کی طرف رجوع کراؤ ۔

ہدایت ۸۳

اپنی بیماری کا آپ علاج کرنا

ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے بیماری کا آپ علاج کرے مگر اسمیں چند باتیں
ہیں جنکا سمجھنا ضروریات سے ہے جیسا تم معلوم کرچکے کہ بیمار آدمی بیمار کے
علاج کرنیکے لائق نہیں کیونکہ بسبب بیماری اوسکا نفس بھی مکدر ہو جاتا ہے
اور جبتک وہ اپنے ارادہ سے اپنے اثر کو دوسرے مریض میں داخل کرتا ہے تو وہ مکدر
بھی اپنی بیماری کی صحبت دوسرے میں جاتا ہے۔ اور اوسکو بیماری پیدا کرتا ہے
پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوس مکدر نفس سے اپنی بیماری کا آپ علاج کر سکے۔ اور
اوسکی طبیعت بھی بسبب بیماری کی پریشان اور مضطر ہوتی ہے۔ اور ایسی حالت
میں خود علاج نہیں بن پڑتا ہے البتہ یہ اوسوقت ہو سکتا ہے کہ کوئی خفیف
بیماری اوسکو ہو جسمیں اوسکو گھبراہٹ اور پریشانی نہ ہووے یا کسی خاص
عضو میں کوئی پھوڑا یا پھنسی۔ یا درد۔ زخم وغیرہ ہووے اور طبیعت
اوسکی ٹھکانے رہتی ہے۔ تو اوسوقت وہ اونگلیوں سے اوس بیماری کی
جگہ پر توجہ کرے۔ اور پھر اون سے خالی کرے اور اپنا وہم کیا ہوا پانی پیا
کرے۔ تا پھر تندرست ہو جاوے۔ بہتر یہی ہے کہ دوسرے شخص سے

توجہ مین بیٹھکر علاج کرا دیو - مگر بعض بعض لوگون کو اسواسطے جو اپنی آپکو شیخ
سمجھتا اور صاحب عزت خیال کرتے ہین یہہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ اونکا
نفس بالکل اسبات کو گوارا نہین کرتا کہ دوسرے سے خصوصاً درجے جو اپنا
خادم ہو توجہ لین - اور تندرستی پاوین - یہہ ایک ویسہ لا علاج بیماری
ہے جسکا خدا ہے علاج کرے ایسی لوگون واسطے یہہ بندوبست بہتر
ہے کہ وہ اپنی خادمون مین سے ایسی خادم کو ڈھونڈین جسپر استغراق
اور انبساط کی حالت آسانی سے پیدا ہو جاتی ہو ایسی خادم پر اول وہ
خود توجہ کرین اور اوسکو حالت انبساط مین لاوین - جب اوسپر حالت
انبساط بخوبی طاری ہو تو اوسکو حکم دیوین کہ ہمکو توجہ دو اور ہماری
بیماری کو دور کرو - اور جب تلک ہمکو صحت نہو ہر روز اسیطرح توجہ کیا کرو
اور اس توجہ دینے کو اپنی اصلی حالت مین بہول جانا - اور بالکل کبھی
یاد نکرنا - ہر روز اوسکو یہی حکم دیا کرین اور اوسکے توجہ مین بیٹھا کرین
بیشک وہ صحت پاوینگے - اور اس بات سے جسکو وہ رسوائی اور بے عزتی
سمجھے بیٹھے تھے بے فکر ہو جاوینگے اول جب اوسکو حالت انبساط مین لاوین
تو حکم دین کہ بغیر ہمارے جگائی تم نہ جاگنا یا گھنٹہ دو گھنٹہ کا جتنی دیر مین
وہ اپنی توجہ سے فراغت پاوے جاگنے کا وعدہ کرالین وہ توجہ بہی دیگا -
اور مرض بہی دور کریگا - اور کبھی اوسکو یہہ خیال بہی نہوگا کہ مینے انکو توجہ
دی ہے - یا سلب مرض کیا ہے - مگر تم اوسکی حالت بیداری مین اوس
سے اسبات کا ذکر نکرو - نہ اوسکے استغراق کا حال اوسپر کہولو - بلکہ

ہر ایک مستغرق ہو اوسکے استغراق کی باتیں بیان نکرو - ایک ترکیب اور
بھی ہے - اگر تمہارے کسی خاص اعضا میں بیماری ہووے - اور اوسکو گھبراہٹ
اور پریشانی ہو - اور جو تو تمہاری بیٹی ہیں ایک بڑا آئینہ آنکھ کے آگے رکھو - اور اپنے
عکس کو دیکھکر جو ترکیب مناسب ہو اوس ترکیب سے علاج کرو - خیال اوس
عکس کی طرف جماؤ - اور اوس آئینہ کی صورت پر پاس کرو - انشاء اللہ
شفا پاوگے - بعض بعض خاص بیماری واسطے خاص شغل بھی ہیں
مگر بخوف طوالت نہیں لکھ سکتا - البتہ روبرو سمجھا سکتا ہوں *

ہدایت ۳۹

مغرور لوگ جو نفس امارہ کی مقید ہیں میری کتاب پڑھ
کرینگی اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر عیب لگاوینگے - اور جو شخص لطف
اور حق پسند اور صداقت پسند ہیں وہ خوش ہونگے
اور داد دینگے

میں سچ کہتا ہوں کہ اس کتاب میں فضول بات کوئی نہیں ہے - اور وہی لکھا ہے
جسکا تجربہ کر لیا ہے - اور چھبیس برس کے عرصہ کا آزمایا ہوا ہوں - اور میں یقینا
کہتا ہوں کہ اگر میری تجربہ پر لوگ کماحقہ عمل کرینگے تو جو کچھ میں لکھ رہا
ہوں بعینہ آزماینگے - اور جب مشق کرینگے تو بڑے بڑے فوائد اوٹھاوینگے - مگر میں یہ بھی جانتا
ہوں کہ مغرور متکبر لوگ جو نفس امارہ کے بندے ہیں میری کتاب پڑھ کر حسد کرینگے
اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر عیب لگاوینگے - اور طرح طرح کی باتیں بناوینگے جو انکے
پیر کے وہم و خیال میں بھی نہیں - اور بے خبر یہی کہتا ہے کہ بیہودہ ہونگے

عیب جسد ہی جسمیں ہم خود مبتلا ہیں - اور رات دن لیے آپ جدا کرتے ہیں
خدا تعالی اونکے دلمیں ہدایت ڈالے - اونکو پرہیزگاری - اور انصاف دیوے ہم
اسلیے دنیا میں آئے ہیں کہ رب کی بندگی کریں - خلقت کو نفع پہونچاویں
عاقبت کی خوبیاں کماویں - نہ یہ کہ ایک دوسرے پر حسد کریں - اور فساد
ڈالیں - لوگوں پر ظلم کریں - اپنے عیبوں کو چھپاویں - دوسروں کے
عیب جوئی کریں - اگر خدا تعالی عقل دے تو وہ کام کرو جو عاقبت میں
اچھا پھل دے - میری نصیحت ہے کم فہمی اور بیجا فکر دور کرو - آزمالو
مصیبت زدوں کا دکھ درد دور کرو - حق شناسی کرو - مجھے بھی دعا خیر سے یاد رکھو
اور بخشش چاہو - اور جو لوگ شریف اور حق پرست ہیں - اونسے امید ہے کہ وہ
ضرور اس کتاب کو پسند کرینگے - خوش ہونگے - وہ اور بھی خلقت کو
نفع پہونچاوینگے - جو کوئی مجھے یاد کرینگے - اسکا صلہ دینگے - اور دلاوینگے

ارشاد آٹھواں

متفرقات مضامین میں

اس کتاب میں بہت ایک مضمون کو کئی کئی جگہہ مکرر لکھدیا ہے ہر چند کہ
یہہ فصاحت اور بلاغت کے نزدیک معیوب ہوتا ہے مگر چونکہ میرا ارادہ
خلق اللہ کو عام فایدہ پہونچانیکا ہے - نہ اپنی فصاحت - بلاغت - اور
علم جتلانیکا - اور نہ مجھکو علم ہے نہ وقوف - یہ بات تکرار کے ساتھ جگہہ جگہہ
اسلیے لکھا ہے کہ طالب علم اگر ایک جگہہ نہ سمجھ سکے تو دوسری جگہہ سمجھ
جاویگا - اگر بھول گیا تو اوسکو تمام کتاب میں ڈھونڈنا اور ٹٹولنا نہ پڑیگا

میں تکرار میں بہت فایدہ حاصل ہوگا - اور ہر جگہہ اپنا مطلب نکال لیگا
ہمارا اصل مقصود تو صحبت زدہ کی صحبت تا الٹی کا ہے - یہ صحبت کی
اور چون و چرا کرنے کا ثبت تو کہ بیدردی ہی اندیشہ ان پر نسبت
کیا ہے و ہم ورا ایسی فکر میں ہیں

ہدایت ۱۴

جسطرح مریض تبدیلی تاثیر اپنی اوپر معلوم کرتا ہے اسی
طرح بعض مرشد کو بھی یہ اثر محسوس ہوتا ہے
جب شیخ بزرگوار توجہ دینے کی مشق کرتا ہے - اور بے خیال ہو کر مریض کے
طرف متوجہ ہوتا ہے - اور اپنی ذات سے یہ تحریک لوٹ نکالتا ہے تو وہ بھی
اول ول جا بسا چھایا جاتا ہے - رفتہ رفتہ ایسی حالت میں پڑ جاتا ہے جسکا
بیان تحریر اور تقریر میں نہیں آتا اور اقسام اقسام کا اثر محسوس کرتا ہے -
بعض بعض شیخ اپنی فراغت اور ذکر کے وقت سے اپنی اندر ایسا الہام معلوم کرتا
ہے کہ صحبت اور مدارج تبدیل کا وقت - اور بیماری کی جگہہ - اور اوسکی حقیقت
اور شدت کو معلوم کر لیتا ہے - مگر یہ اون لوگوں کو معلوم ہوتا ہے جنہوں نے
بڑی سرگرمی سے اسکی مشق کو بڑہا لیا ہے - اور کمال شوق اور درد سے
اسکو اپنا کلی مقصود ٹھہرا لیا ہے - مجکو تو اتنا اس بات میں حصہ نہیں ملا
اسلئے کہ جب میں کمال بے خیالی سے متوجہ ہوتا ہوں تو مجکو خود استغراق
ہو جاتا ہے اور پھر خیال اور بات کے طرف ہٹ جاتا ہے - جسکو بیماری
سے تعلق ہوتا ہے - اور باطنی لذتیں مل پھنس جاتا ہے مثلا جاگے

پھر تنزل کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے - اسلئی مین یہی تاثیر معلوم ہونے
سے محروم رہ جاتا ہون - اور اسکا ذکر اسلئی لکھتا ہون - کہ شاید کسیکو
اسکا شوق ہووے تو وہ اسکو آزما سکتا ہی - اور طرح طرح کی نتایج نکال
لیتا ہے - اور قطعی دلایل اور امتحان سی علمی طور پر اپنی خادمون اور طالبون
مین رواج دے سکتا ہے - بعض بعض ایسی جسمانی خواص ہین جو مرشد کو
قطعی یقین دلائینگے کہ اوسنے رابطہ قایم کر لیا ہی اور توجہ کی تاثیر مریض پر پہنچ سے
ڈالتا ہے مرشد کی ہاتھہ اکثر پاس کرنیسے گرم ہو جاتی ہین - اس سے یہہ ظاہر
ہوتا ہی کہ شفا بخش تاثیر اوسمین سی نکلتی ہے - مرشد کی ہاتھہ پاس کرتے
وقت جب بیماری کی جگہہ کے مقابل آجاتی ہین - یا تشانہ کرتے وقت
مقابل ہوتے ہین تو وہ اپنی ہاتھون مین ایک قسم کا درد اور تکلیف پاتے
ہین جو کہنی سے بازو کیطرف چڑھتا جاتا ہے - کبھی ہاتھہ بھی سن - اور
سن اور سست ہو جاتا ہے - اور اوسپر وزن ہو جاتا ہی - اور اپنی
طبیعت مین بھی بیماری کا مزہ معلوم کر لیتی ہین - اور یہ تاثیر بیماری کی
کمی کے ساتھہ کم ہوتی جاتی ہے - اور جب شفا ہوتی ہی تو یہہ بھی جاتی رہتی
ہے - اور اوسکی موقوفی سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے - اور ظاہر ہوتا ہی کہ اب جو
کمی یا صحت مریض مین ہے - بعد شفا استغراق بھی جاتا رہتا ہی یا کم ہو جاتا ہی
کبھی کبھی جب مرشد اپنا ایک ہاتھہ شکم پر اور دوسرا پشت پر رکھتا ہے
تو دونون مین ایک توصل سا معلوم کرتا ہے - اس سے یہہ ثبوت پہنچتا
ہے کہ یہہ لہو مریض مین پہونچتا ہے - اور کچھ جی گہیرتا ہے - تین باتین

جسم میں جو بیماری کی بیماری کی سبب بہت شدید اثر کرتے ہیں۔ تم بیمار
کے سامنے ایسا مقابل ہو کر بیٹھو کہ تمہارا ہر عضو اسکی ہر عضو کے مقابل
ہو۔ اور پھر پانچ منٹ پیچھا لینے اسکی انگوٹھی پکڑو۔ ایسا کہ ایک
ہاتھ تالیب ہو اور بعدہ آہستہ آہستہ پیشانی سے پاؤں تک ایکدو
انچ کے فاصلے سے انگلیوں کو تھوڑا خمیدہ کیے ہوئے پاس کرو۔ اور ہاتھوں
کا فقط اتار و چڑھاؤ کرو جتنا ہاتھوں کے برداشت کرنے کے لائق ہو
اور ان تمام عضووں کی جانچنے میں مصروف رہو۔ ان تینوں
عجیب یا تو نہیں بلکہ ایک تو یہ ہی کہ تم اپنی ہاتھوں یا انگلیوں یا ہتھیلیوں
میں مخالف تاثیر معلوم کرو گے جبکہ وہ مریض کو عضو بیماری کی آگے سے
پاس کرینگے گزرینگی۔ اور وہ خواص اور تاثیر یہ ہے۔ یا تو ہاتھ بہر
سرد معلوم کرو گے یا حرارت اور سوزش پاؤ گے یا سوئیاں سے
چبھینگے یا ہلکا ہلکا درد ہوگا یا ہاتھ سن ہو جاوینگے۔ ان
خواص سے تم تو خاص بیماری کی جگہ معلوم ہوگی جس عضو کے مقابل
کوئی اثر ہوگا یہ وہی بیمار حصہ ہوگا جسپر تمکو تو پھیرنا اور پاس کا جاری
رکھنا۔ اور ہاتھوں کا ٹھہرنا ضرور ہوگا۔ اس سے تمکو موضع بیماری کی
معلوم ہو جاویگا۔ اور تو جمع کرنا بھی سہل ہو جاویگا۔ دوم تم اپنے جسم
کی اندرونی عضو میں درد یا تکلیف معلوم کرو گے مطابق اس عضو
مریض کے جہاں کہ بیماری مریض کے عضو میں ہوگی۔ اور یہ شدید
کی دلسوزی اور تمہارا تکلم کا سبب ہوگا۔ جو تمکو بیماری کی جگہ اور عضو بیمار

تشخیص کرا دیگا۔ اگر ایسی صورت واقع ہووے تو تفصیل حسب ذیل ہے کہ ایسے
معلومات کے یقین بڑہانے واسطے تم اپنی ہتھیلیں مریض کے نزدیک
کرو اور دیکھو کہ وہ اثر زیادہ ہوتا ہے۔ بعدہ تم اپنی ہتھیلیں قدرے رفتہ رفتہ مریض سے
دور کرتے جاؤ۔ اور اپنی ہتھیلیں ہٹاؤ۔ یہانتک اگر ڈیڑھ گز تک پیچھے ہی سر کو
اور اتنی ہی دوری پاس کرو۔ پہر آزماؤ کہ وہ اثر اب بھی تمہارے عضو
مقابل میں تاثیر کرتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر کم اثر ہوتا ہو۔ یا ہوتا ہی نہ ہو تو
یقین جانو کہ بیشک تمنے بیماری کی جگہہ کو تشخیص کر لیا۔ پہر تم خاص اس
اوسی جگہہ پر توجہ دو۔ اور مشغول رہو۔ تب تم خاص یہہ دیکھو کہ تم ایسے
کا نورانی بخار۔ اور ہوا ان مریض کے بعض بعض عضو سے اوٹہتا ہوا۔ اور
بعض بعض طرف جاتا ہوا معلوم کروگے۔ یا تو تمہاری ناک کے ذریعہ سے محسوس
کریگا۔ یا دیکھا دیگا جو خود بخود ایک جگہہ سے دوسری جگہہ کی طرف جاتی ہو
راغب ہوگا۔ اور تیرے ہشیار رہنے کا۔ لیکن تم مطلقا اوسکے اطاعت
کے لئے اپنے ہاتھوں کو سست اور ڈہیلا چھوڑ دو۔ اور جدہر جائیں
جانے دو۔ اور زور نہ لگاؤ۔ ورنہ اونکو ہٹاؤ۔ اس خواص کے حاصل اور
معلوم کرنیکی طاقت کچھ عرصے کے بعد جو کم یا زیادہ ہوگا تمکو پیدا ہوگی۔
اور جب ایکدفعہ معلوم ہو گئی تو تم بذاتہ اوسکی پیروی ہو سکوگے۔ اور گویا کہ
عقل پہیرائی۔ اور الہام ربانی سے توجہ دوگے اور اونکو آرام دوگے
نفع پہنچیگا جو بیان سے باہر ہوگا۔ پہر تم اپنے مریض سے اوسکو ترقی دوگے
یا کم کروگے۔ یہہ بخار تمکو جو تبدیل اور اوسکے اختتام کا وقت معلوم

کرانیکی ہے اور وہ جو اعتدال کے قایم ہو جانیکا بھی موقع ہے مثلاً وہ جسکے پہر تم
توجہ چہوڑ دوگے - اور مریض کی طرف کوئی کوشش اور دہیان معلوم نکروگے
تم بیماری کی مخصوص علامتیں ہرگز کو بہی دریافت کرسکوگے اور اونہی تنکو علاج
معالجہ کا طریقہ بھی دریافت ہوگا - اسکا بیان بہت طوالت رکہتا ہے
اسلئے یہان اسکا مفصل بیان نہین کرتا اور اوسکی معلومات پر شفا کا ہونا
منحصر ہے نہین اور اسکی بیان مین طرح طرح کا امر اظہار کرنا پڑتا ہے
یا اثنا مین معالج کو بڑی خطر مین ڈالتا ہے - اور اوس فن کی مفید مقصود
سے جسکا نام صحت اور شفا ہے - وہ دور ڈالتا ہے - اسلئے اسی پر اکتفا کیا
گیا ہے - اگر شوق رکہتے ہو تو نیک نیتی سے کسی کامل کے سینہ سے حاصل کرو

ہدایت ۱۴

بیماری کی جگہہ نور کا بہرنا - اور ہر ہر عضو پر پاس کرنا کیا
واجبات سے ہے

سوال

شاید تم یہہ سوال کرو کہ تم شروع کتاب مین لکھ چکے ہو کہ سلب امراض کے
نہایت طریقے ہین - اور اون کل طریقون سے مریض کو فایدہ پہونچ سکتا ہے
اور یہان تو کسی مین بھی نور جمع کرنے اور ہر ہر عضو پر پاس کرنیکا ذکر نہین
معلوم ہوتا - تم تو جو ترکیب تمام کتاب مین لکہتے ہو ہر ایک عضو پر نور
جمع کرنے اور پاس کرنیکا ذکر کرتے ہو گویا مدار اسی پر کہا گیا ہے - کیا
یہہ پاس کرنے واجبات سے ہین - اور ہر عضو پہ نور کا جمع کرنا !

پڑتا ہے۔ بغیر اوسکے کیا شفا کا ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ اگر یہہ کام کرین
تو کیا بیمار تندرست نہین ہوتا۔ جواب اللہ تعالی نے دنیا کی جمیع امور کو
پر قائم رکہا ہے۔ اور بے سبب اور واسطہ کی کوئی کام سرانجام نہین کیا جاتا
جو جو طریقے سلب مرض کے بزرگون نے اختیار کئے ہین کل مین سبب اور وسیلہ
پایا جاتا ہے۔ جو لوگ نفی اثبات سے مرض کو ہٹاتے ہین انہون نے اسیکو
واسطہ بنایا ہے جب لا الہ کہتے ہین تو خیال سے مرض کو بدن سے نکالتے ہین۔
اور جب الا اللہ کہتے ہین مرض کو زمین پر ڈالکر شفا کا یقین کرتے ہین۔ جو
چاہرون اخلاط جنکو بہری کی راہ سے نفوذ کرتے ہین۔ انہون نے اسیکو سبب
اور واسطہ ٹہرالیا ہے۔ بعضون نے دعا کو صحت کا باعث قرار دیا ہے۔ بعضون
نے اسم ذات کو تندرستی کا وسیلہ بنایا ہے۔ غرض کوئی ایسا طریقہ نہین
جو سبب سے خالی ہو۔ اسیطرح ہر ایک شخص نے کسی نہ کسی سبب کو اختیار
کرلیا ہے۔ لیکن رکن اعظم ہمین مریض کے ساتھ ملاپ ہونی اور یقین سے خیال کا
جمانا۔ اور صحت کی امید رکہنا ہے۔ اگر یہہ نہو تو کوئی طریقہ والا ہی کامیاب
نہین ہو سکتا۔ اسیطرح نور کا جمع کرنا اور پاس کرنا بہی خیال سے جمانے
اور صحت کا سبب اور واسطہ قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ ہم لوگون کا اعتقاد
اور یقین اسپر لگ گیا ہے اور بزرگون سے سینہ بسینہ چلا آیا ہے۔ اور
بارہا اسکا تجربہ بہی کیا گیا ہے۔ اسلئے ہم اسکو زیادہ موثر سمجہتے ہین۔
جسوقت اپنی عمل مین لاتے ہین۔ ان باتون سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اسمین
اثر کا بہید واجبات سے نہین ہے۔ اور نہ نور کا جمع کرنا امر واجبات۔ اور نہ بیا

سے ہو وہ تو خیال کا کام نہیں ہے - اب شیخ بزرگوار کو اختیار ہی - اپنی پسند اور اپنی تجربہ بموجب جو طریقہ چاہے جاری کریں لیکن قاعدہ عام کی خلاف کیا ہی - ہمیشہ نہایت عقل سے ابعید دکہلائی دیتا ہی - کہ کوئی شخص یا کوئی کیسے ہی تھوڑی چہاتی پر ہاتھہ دہرنے سے اچھی کر سکتا ہی - نہ ہر ایک مرشد صرف اپنی ہمت اور رضا سے ایک بیماری کو دور کر سکتا ہی - اور نہ اوسکو نیچی لا سکتا ہے - نہ خون کے دور کو تیز کر سکتا ہی - نہ وجہ اعتدال قایم کر سکتا ہے - بعضی صورتیں ایسی ہیں کہ گھٹنوں پر ہاتھہ رکھنے سے فایدہ ہوتا ہے اور اگرچہ اوسی صورت میں پیٹ پر ہاتھہ دہرا جاوی تو بہت نقصان ہوتا ہے - غنودگی - کہانت - فاسد خیال سر میں بہت بہر جاتے ہیں - اور بے طور اثر کرتے ہیں - پس ضرور ہوا کہ نشست کی خاتمہ پر پاؤن کے راہ سے اوس نور کو خارج کریں - تاکہ جس عضو میں بہت بہر گیا ہو خالی ہو جاوے - اگر کسی کامل بزرگ کا کوئی خاص طریقہ میری ترکیب سے زیادہ یا برابر موثر ہو اور وہ اوسکی تجربہ میں ہو تو اوسیکو کیی جاوی مقصود ہی ہے جسطرح فایدہ دیکہیں عمل در آمد رکھیں - لیکن نار ہوکر ایجاد اپنی نفس پیروی ہی بے اجازت نہ نکالیں - اور جو اصول بزرگوں نے مقرر کردیئے ہیں اونکی خلاف نہ کریں ⁂

ہدایت ۱۴

میں اس کتاب کے مضامین اپنی نزدیک بخوبی حل کر چکا ہوں اگر اب بھی کچھ سمجھہ میں نہ آوین تو بعد قرار داد

چند شرائط میں اسکو سبقاً پڑہا بھی دونگا - اور تجربہ
بھی کرا دونگا ؛

میں اس کتاب میں ہر ایک ترکیب اور ہدایت کو بخوبی واضح کر چکا ہوں
اور اپنے نزدیک ایسا سلیس - اور آسان کر بیٹھا ہوں کہ مجھکو بخوبی امید
ہی کہ شایق - اور طالب اس کتاب کا بخوبی تجربہ کر لیگا - اور آسانی سے
آزمالیگا - مگر یہہ قاعدہ کی بات ہی کہ انسان سہو و خطا کا بہرا ہوا ہے
خطا بھی کر بیٹھتا ہے - اور بہول بھی جاتا ہی - اور زیادہ تر یہہ کہ جو بات
زبانی اور روبرو سمجہائی جاتی ہے ویسی ہرگز تحریر میں نہیں آسکتی -
شاید کسیکی استعداد - اور علم کم ہووے - اور اسکی سمجہہ میں اوسکو اپنی وقت دیدار
تجربہ نہ کر سکے - یا خاص اجازت اور سند چاہی - اور شبہہ بات - اور
اشکال کو دل سے نکالے - تو میں یہہ بھی وعدہ دیتا ہوں کہ میری زندگی
اور تندرستی - اور فرصت میں بعد قرارداد - اور منظوری چند شرائط کی
جو روبرو بیان کیجاوینگے - یا لکھکر دیجاوینگے - مہینے دو مہینے واسطے
میرے پاس آجاوے - تو میں سبقاً سبقاً یہہ کتاب پڑہا بھی دونگا - اور شبہات
بھی جہاں تک مجھکو تحقیق - اور معلوم ہی حل کر دونگا - بلکہ بشرط موقع
تجربہ بھی کرا دونگا - کیونکہ بہر حال مجھکو اسکا شایع کرنا - اور پہیلانا - اور
خلق کو نفع پہونچانا - اور عاقبت کی خوبی ڈھونڈنا مد نظر ہے ؛

ھذا آخرت ۱۳۲۴

میں دیکھتا ہوں کہ خاص ہے اور عام خلائق کا رایہ
اس اول دفتر کی تصنیف پورا کیا ہے۔ اور دوسرے میں
بیان ہے۔ بعدہ دونوں دفتر جو باقی ہیں اونکی چھپوائی کا
بندوبست کیا جاویگا

الحمد للہ کہ اول دفتر کتاب جامع علوم عرفانی کا جسکا نام وصف معانی
ہے بتاریخ پانزدہم جمادی الثانی ۱۲۹۰ ہجری کو شہر لدہیانہ میں اختتام
پہنچ گیا۔ اب دوسری اور تیسرے دفتر کا تصنیف کرنا اور چھپوانا باقی رہا
اونکی چھپوائی سے پہلی مجکو چند باتوں کا ضرور اظہار کرنا پڑا۔ اول تو
یہ کہ اس اول دفتر کی تصنیف پر خاص اور عام لوگوں کا رایہ دیکھتا ہوں
لوگ اسکو دیکھکر کیا راے دیتے ہیں۔ عیب لگاتے ہیں۔ یا پسند کرتے
ہیں۔ اعتراض نکالتے ہیں۔ اور مجکو تیر ملامت کا نشانہ بناتے ہیں۔ بد دعا
ہیں۔ یا قدردانی کرتے ہیں۔ خوش ہوتے ہیں۔ اور مجکو دعا دیتی
ہیں۔ یا میرے بدخواہ بن جاتے ہیں۔ خلق اللہ کو کچھ اس سے نفع
ہو پہنچا ہے۔ یا ضرر اوٹھاتے ہیں۔ میری نظر تمام وقت۔ اور دو
قدردانی پر بھی ہے۔ اور اسکی صلہ کا امیدوار ہوں۔ خلقت مردہ
پرست ہے کہ میری زندگی میں لوگ [illegible] پہچان کریں مگر میری بعد کسی
زمانہ میں اس کتاب کو انشاء اللہ تعالی وہ فروغ ہوگا کہ عالم [illegible] اسکی
[illegible] پڑہینگے۔ اور بہت پسند کرینگے۔ اور بڑی قدر پہچانینگے۔ [illegible]
اللہ تعالی مجکو زندگی [illegible] اور تندرستی۔ فرصت۔ اور ہمت عنایت کرے

اور دونون دفترون کی تصنیف مین میری ہر طرح مدد کی ہے۔ اور اِس بات ل
ہم پہونچا دی ہے۔ تیسرے ۳ مین ایک بی بضاعت اور بی استطاعت محتاج
عاجز آدمی ہون روزینہ خفیفہ۔ سالانہ وظیفہ۔ جمع مال کو دولت پاس
موجود نہین رکھتا۔ نہ کچھ ملکیت ہی۔ نہ کرایہ آتا ہے۔ نہ زمین زراعت سے
گھر گھر۔ گانون گانون پھرتا ہون۔ نہ کچھ کسب کرتا ہون۔ صرف جل شانہ
کے بھروسے پر کام چلتا ہے۔ خرچ بہت ہے۔ اور آمدنی کم ہو رہی ہین۔ صرف
خدا واسطے لوگ جو خدمت کر دیتے ہین اونکی توجہ سے گزارہ چلی
جاتا ہے۔ بہرحال خدا تعالی کا شکر کرتا ہون کہ اِس نالایق کا کام نہین اٹکاتا
دس شخص لاتی ہین۔ چار کہا جاتے ہین۔ چار ملکر لاتے ہین دس کہا جاتے ہین
میرے پاس اتنا روپیہ کہان کہ فی الفور اون دونون دفترونکو چھپوا دون
مشکل سے قرض فام کر کر اسی دفتر کے چھپوانیکا بندوبست ہوگا۔ اِسکی فروخت
ہونیکا منتظر ہون۔ اگر یہ بک جاوین اور کچھ بندوبست روپیہ کا ہو جاوے
تو انشاء اللہ وہ دونون دفتر بھی چھپوائی جاوینگے۔ چوتھی ایک عرصہ
کے بعد بڑی التجا۔ اور ادائی نماز استخارہ جناب باری۔ اور بزرگون کی
روح سے اِس دفتر کے رواج دینے کی توفیق ملی ہے۔ اسیطرح اون دونون
دفترون کے تالیف مین عنایت اور موہبت الہی کا ملتجی ہون۔ جب اشارہ
غیبی۔ اور مدد الہی پہنچینگے۔ انشاء اللہ تصنیف ہو کر ہدیہ ناظرین کرونگا

تمام شد ۱۲۹۹ھ